اوم

رام چرت مانس

عرف

تلسی رامائن

تیسرا بھاگ

1984

مترجم

پنڈت ست پال بھاردواج عارف

Ram charit
Manas
Jalander

اوم

رام چرت مانس

یا

تلسی رامائن

ہندوستانی بھاشا میں

تیسرا بھاگ

1984

انوادک

ست پال بھاردواج عارف بی اے آنرز ایل ایل بی

پرکاشک

بھاردواج دھرم ارتھ ٹرسٹ ملاپ چوک جالندھر شہر

659

لنکا کانڈ
چھٹا سوپان

کامدیو کے دشمن - شوجی جن کی سیوا کرتے ہیں - سنسار کے بھئے کو دور کرنے والے - کال روپی مست ہاتھی کے لئے شیر کے سمان - یوگیوں کے سرتاج - گیان دوارہ جاننے کے قابل - گنوں کے ساگر

کسی سے نہ ہارنے والے ۔ نرگن ۔ سب دکانوں سے رہت ۔ مایا سے پرے ۔ دیوتاؤں کے سوامی ۔ دشٹوں کو مارنے والے ۔ برہمنوں کے ایک ماتر دیوتا ۔ بادلوں کی طرح شیام سندر ۔ کمل جیسی آنکھوں والے ۔ اور پرتھوی کے پتی روپ میں دیوتا ۔ شری رام جی کی بندنا کرتا ہوں ۔

شنکھ اور چندرما کی طرح چمکنے والے ۔ حد سے زیادہ سندر شریر والے ۔ شیر کی کھال پہننے والے ۔ بڑے بڑے کالے سانپوں کے زیور ڈالنے والے ۔ گنگا اور چندرما سے پریم کرنے والے کاشی کے سوامی کلجگ کے سب پاپوں کا ناش کرنے والے ۔ کلیان کرنے میں کلپ برکش کے سمان ۔ پاربتی جی کے پتی ۔ گنوں کے بھنڈار اور کام دیو کو بھسم کرنے والے مانئیہ شری شنکر جی کو میں پرنام کرتا ہوں ۔ جو سنت پرشوں کو بہت درلبھ موکش دے دیتے ہیں اور دشٹوں کو دنڈ دینے والے ہیں ۔ وہ کلیان کرنے والے شو جی مہاراج میرے کلیان کو بڑھائیں ۔

لو ۔ نمیش ۔ پرمانو ۔ برس ۔ یگ ۔ اور کلپ جن کے تیز بان ہیں اور کال جن کا دھنش ہے ہے من ۔ تو ان شری رام چندر جی کا بھجن کیوں نہیں کرتا ۔

سمندر کے بچن سن کر شری رام جی نے منتریوں کو بلا کر کہا اب دیر کس لئے ہو رہی ہے ۔ پل تیار کرو ۔ تاکہ سینا پار جا سکے ۔ جامونت نے ہاتھ جوڑ کر کہا ۔ ہے سورج کل کے بھنڈار روپی شری رام جی ۔ سنئے آپ کا نام ہی ایک ایسا ہے جس کا ...

لوگ بھوسا گر کو پار کر جاتے ہیں۔ پھر اس چھوٹے سے سمندر کو پار کرنے میں کیا دیر لگے گی۔ یہ سنکر شری ہنومان جی نے کہا کہ آپ کے پرتاپ روپی بھاری بڑوانل نے سمندر کے جل کو پہلے ہی سکھا ڈالا تھا۔ پر آپ کے دشمنوں کی استریوں کے رونے سے جو جل کی دھارا بہہ نکلی۔ اسی سے یہ سمندر پھر بھر گیا۔ اور اسی کارن یہ کھارا بھی ہو گیا ہے۔ ہنومان جی کا یہ بچن سنکر سب بانر شری رام جی کی طرف دیکھ کر بہت خوش ہو گئے۔

جاموونت نے نل اور نیل دونوں بھائیوں کو بلا کر سب کتھا سنا دی اور کہا۔ کہ شری رام جی کے پرتاپ کا من میں سمرن کر کے پل تیار کرو۔ اس میں تمہیں کچھ محنت بھی نہیں کرنی پڑے گی۔ پھر انہوں نے بانروں کے سموہ کو بلا کر کہا۔ کہ آپ لوگ میری بینتی سنیئے۔ شری رام جی کے چرن کملوں کو ہردے میں دھارن کر کے سب ریچھ اور بندر پل کا ایک تماشہ کرو۔ تم سب دوڑ کر جاؤ اور برکشوں اور پربتوں کو اکھاڑ کر لے آؤ۔

یہ سنکر بانر اور ریچھ ہو ہو کرتے ہوئے اور شری رام جی کی جے جے کار بلاتے ہوئے چل پڑے۔ وہ بہت اونچے پربتوں اور برکشوں کو کھیل ہی کھیل میں اٹھا کر نل اور نیل کو دینے لگے۔ اور وہ ان کو اچھی طرح ٹکا کر پل بنانے لگے۔ بانر بڑے بڑے پربت لا کر دے رہے تھے۔ اور نل و نیل ان کو گیند کی طرح پکڑ لیتے تھے۔

پل کی سندر بناوٹ دیکھ کر دیا کے ساگر شری رام جی ہنس کر کہنے لگے۔ یہ بھومی بہت سہاونی اور پوتر ہے۔ اس کی مہا اتھاہ ہے۔

جو درنن نہیں ہو سکتی۔ میرے من میں یہ مہان سنکلپ ہے کہ یہاں
پر شو جی کی یادگار قایم کروں۔ یہ سنکر بانروں کے راجہ سگریو نے بہت
سے دوت ادھر ادھر بھیج دیے۔ جو سب سرلشٹ منیوں کو بلا کر لے
آئے۔ شولنگ قایم ہو گیا۔ تو ودھی کے انوسار اس کی پوجا کی گئی
اور شری رام جی کہنے لگے۔ شو جی کے سمان مجھے اور کوئی پیارا نہیں
جو شو جی سے دویہ کرتا ہے اور میرا بھگت کہلاتا ہے۔ وہ منش مجھ کو
سوپن میں بھی نہیں پا سکتا۔ شو جی سے نمکھ ہو کر جو میری بھگتی
چاہتا ہے۔ وہ موڑکھ نرک میں جائے گا۔ اس کی بدھی ٹھیک نہیں
جو شو جی کے بھگت ہیں۔ اور مجھ سے دویہ کرتے ہیں۔ یا شو جی سے دویہ
کرتے ہیں۔ اور میری بھگتی کرتے ہیں۔ ایسے لوگ کلپ بھر تک گھور
نرک میں پڑے رہتے ہیں۔ اور جو لوگ انھو رامیشور کا درشن کریں
گے وہ شریر کو چھوڑنے پر میرے لوک بیکنٹھ میں چلے جائیں گے اور
جو لوگ گنگا جل لا کر اس شولنگ پر چڑھائیں گے وہ برہم میں
سما کر موکش کو پراپت ہو جائیں گے۔ جو نشکام بھاو سے سب
چھل کپٹ چھوڑ کر رامیشور کی سیوا کریں گے۔ ان کو شو جی میری بھگتی
دے دیں گے۔ اور جو میرے بنائے ہوئے اس پل کا درشن بھی
کریں گے۔ وہ بلا کسی محنت کے بھو ساگر کو تر جائیں گے۔
شری رام جی کے بچن سب کے من کو بہت اچھے لگے۔ اور منی
لوگ اپنے اپنے آشرموں کو چلے گئے۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی
شری رگھو ناتھ جی کی یہ ریتی ہے۔ کہ وہ شرناگت پر سدا پریم کرتے
ہیں۔ چترنل اور نیل نے پل باندھا۔ اور شری رام جی کی کرپا سے

اس کا لیش سب طرف پھیل گیا۔ جو پتھر آپ ڈوب جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی ڈبا دیتے ہیں۔ وہ پتھر ہی جہاز کے سمان ہو گئے ہیں۔ نہ تو سمندر کی مہما ہے۔ نہ پتھروں کا گن ہے اور نہ ہی بانروں کی لیاقت ہے۔ شری رام جی کے پرتاپ سے پتھر سمندر پر تیرنے لگے۔ وہ لوگ مورکھ ہیں۔ جو ایسے شری رام جی کو چھوڑ کر کسی دوسرے سوامی کا بھجن کرتے لگتے ہیں۔

پل باندھ کر نل اور نیل نے اس کو بہت پکا بنا دیا۔ جس کو دیکھ کر شری رام جی من میں بہت خوش ہو گئے۔ پل پر سے بانروں کی سینا ایسے چلنے لگی۔ جس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ بانروں کے سموہ سب گرج رہے تھے۔ جب دیالو شری رام جی پل کے اوپر چڑھ کر سمندر کا پھیلاؤ دیکھنے لگے۔ تو جل میں رہنے والے سب جانور جل کے اوپر نکل آئے۔ مگرمچھ۔ گھڑیال۔ انیک پرکار کی مچھلیاں اور سانپ ایسے تھے جن کے شریر چالیس سو میل کے قریب بڑے بڑے تھے۔ جن سے وہ بہت ڈرتے تھے۔ وہ سب شری رام جی کو دیکھ رہے تھے۔ اور ٹالنے سے بھی نہیں ٹلتے تھے۔ سب اپنے من میں خوش اور سکھی تھے۔ ان جانوروں کے نیچے سمندر کا پانی نظر نہیں آتا تھا۔ وہ سب شری رام جی کا روپ دیکھ کر بہت خوش تھے۔

پھر سوامی شری رام جی کی آگیا پا کر بانروں کی سینا چلنے لگی بانروں کی اس سینا کی گنتی کون کر سکتا ہے۔ پل کے اوپر بہت بھیڑ ہو گئی۔ اور کچھ بانر آکاش میں اڑنے لگے۔ دوسرے کچھ بانر سمندر میں رہنے والے جانوروں کے اوپر چڑھ چڑھ کر سمندر کے پار جاتے

گئے۔ شری رام جی اور لکشمن جی ایسا تماشہ دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ وہ سینا کے ساتھ سمندر کے پار پہنچ گئے۔ بانروں کی سینا پتیوں کی اتنی بھیڑ تھی کہ اُن کی گنتی نہیں ہو سکتی۔

شری رام جی نے سمندر کے پار جا کر ڈیرہ ڈال دیا اور سب بانروں کو آگیا دی کہ تم لوگ جا کر سُندر پھل اور مول کھاؤ۔ یہ سُنتے ہی ریچھ اور بانر ادھر اُدھر دوڑ گئے۔

شری رام جی کے لابھ کے لئے سب برکش پھل دینے لگے۔ موسم اور بےموسم کا وچار کر کے اُن سب میں پھل لگ گئے۔ بانر میٹھے پھل کھانے لگے۔ ڈالوں کو ہلانے لگے۔ اور پربتوں کے شکھر اکھاڑ اکھاڑ کر لنکا کی طرف پھینکنے لگے۔ جہاں تہاں گھومتے پھرتے وہ جب کسی راکشس کو دیکھتے تھے۔ تو اُس کو پکڑ کر وہ خوب ناچ نچاتے تھے۔ وہ راکشسوں کے ناک اور کان کاٹ کر اُن کو شری رام جی کا یش سُنائے بنا نہیں چھوڑتے تھے۔ جن راکشسوں کے ناک اور کان کاٹے گئے۔ اُنھوں نے جا کر راون کو سب حال سُنا دیا۔ سمندر کے اوپر پُل بن جانے کی خبر پاتے ہی راون گھبرا گیا۔ اور دسوں مُکھوں سے ایک ساتھ کہنے لگا۔ کیا رام چندر نے بن ندھی۔ نیر ندھی۔ جلدھی۔ سندھو۔ باریش۔ توئے ندھی۔ کمپتی۔ اُددھی۔ پیودھی۔ ندیش کو سچ مچ باندھ لیا ہے۔ پھر اپنی گھبراہٹ کی وجہ سے ہنسنے کو بھلا کر راون سنت ہوا؟ اپنے محل کو چلا گیا۔ مندودری نے جب سُنا کہ شری رام جی کھیل ہی کھیل میں سمندر پر پُل باندھ کر آ گئے ہیں۔ تو ہاتھ جوڑ کر وہ راون کو اپنے محل میں لے گئی۔ اور اُس کے چرنوں

میں سر جھکا کر اور آنچل پھیلا کر بہت منوہر بانی میں کہنے لگی۔ ہے
پریتم غصہ کو چھوڑ کر میری بنتی سُنیئے۔ ہے ناتھ۔ ویر اُسی کے ساتھ
کرنا چاہیئے۔ جس کو بُدھی اور بل سے جیت سکیں۔ آپ میں اور شری
رام جی میں یقیناً اتنا ہی فرق ہے۔ جتنا ایک جگنو اور سورج میں
ہے۔ جنہوں نے بے حد بلوان مدھو اور کیٹبھ نام کے راکشسوں
کو مار دیا۔ اور مہابلی دِتی کے پُتروں ہرنیہ کشیپ اور ہرناکش کو
جان سے مار ڈالا۔ جنہوں نے راجہ بلی کو باندھ لیا اور سہسر باہو
کو مار ڈالا۔ انھوں نے ہی پرتھوی کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے اوتار
لیا ہے۔ ہے ناتھ۔ اُن سے ویر مت کرو۔ جن کے ہاتھ میں کال۔
کرم اور سب جیو ہیں۔ شری رام جی کے چرنوں میں سر نوا کر سیتا جی
اُن کو واپس کر دو۔ اور پتر کو راج دیکر آپ بن میں جا کر شری
رام جی کا بھجن کیجیئے۔ ہے ناتھ۔ شری رام جی بہت دیا کرنے
والے ہیں۔ سامنے آنے پر تو باگھ بھی نہیں کھاتا۔ آپ نے جو کچھ
کرنا تھا سب کر چکے۔ دیوتا۔ راکشس اور سب چراچر کو آپ نے جیت
لیا ہے۔ سنت لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں۔ کہ راجہ کو چوتھے پن میں
بن میں چلے جانا چاہیئے۔ ہے سوامی۔ آپ اُن کا بھجن کریں۔ جو
سرشٹی کو رچ کر اُس کا پالن کرتے ہیں اور پھر اُس کا سنگھار
بھی کرتے ہیں۔ شرناگت پر پریم کرنے والے یہ وہی شری رام جی ہیں
ہے ناتھ۔ آپ سب ممتا چھوڑ کر اُن کا بھجن کیجیئے۔ جن کے لئے مُنی
لوگ جیون بھر اپائے کرتے رہتے ہیں۔ اور راجہ لوگ راج چھوڑ کر
ویراگ پراپت کر لیتے ہیں۔ وہی اجودھیا کے سوامی شری رام جی تم

پرچیا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اگر آپ میری نصیحت مان لیں گے تو تینوں لوک میں آپ کا پوتر یش پھیل جائے گا۔

ایسا کہہ کر آنکھوں میں آنسو بھر کر اور پتی کے چرن پکڑ کر مندودری نے کانپتے ہوئے پھر کہا۔ ہے ناتھ۔ آپ شری رام جی کا بھجن کیجئے۔ تاکہ میرا سہاگ اٹل رہے۔

یہ سُنکر راون مندودری کو اٹھا کر اُس کو اپنی شان بتانے لگا۔ کہ ہے پریا۔ تم فضول ہی ڈر رہی ہو۔ سنسار میں میرے سمان اور کون یودھا ہے۔ ورن۔ کوبیر۔ وایو۔ یمراج۔ کال اور سب دگ پالوں کو میں اپنی بھجاؤں کے بل سے جیت چکا ہوں۔ دیوتا راکشس اور منش سبھی میرے بس میں ہیں۔ پھر تم کس کارن ڈر رہی ہو۔

اس طرح مندودری کو سمجھا بجھا کر راون پھر جا کر دربار میں بیٹھ گیا۔ مندودری نے من میں سمجھ لیا کہ کال کے بس میں ہونے کے کارن سوامی کو ابھیمان ہو گیا ہے۔ راون نے دربار میں جا منتریوں سے پوچھا کہ دشمن کے ساتھ کس طرح یدھ کرنا ہے۔ منتریوں نے کہا کہ ہے راکشسوں کے راجہ۔ ہے پربھو۔ آپ بار بار کیا پوچھتے ہو۔ کہئے تو ایسا کیا ڈر ہے۔ جس کے بارے میں وچار کرنا ہے۔ منش۔ بانر اور بھالو تو ہمارا بھوجن ہیں۔ ان کے بچن سُنکر راون کا بھائی وبھیشن ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔ ہے پربھو۔ نیتی کے خلاف کچھ بھی نہیں کرنا چاہئے۔ ان منتریوں کی بدھی تھوڑی ہے۔ یہ منتری آپ کی خوشامد کر رہے ہیں۔ ہے ناتھ۔ ان باتوں سے

کام نہیں بنے گا۔ ایک بانر سمندر کو لانگھ کر آیا تھا۔ اور اس کا چرتر سب اب تک من میں گا رہے ہیں۔ اُس کے نگر جلاتے سمے کیا تم لوگوں کو بھوک نہ تھی۔ اُس وقت اُس کو پکڑ کر کیوں نہ کھا گئے۔ یہ منتری آپ کو ایسی رائے دے رہے ہیں۔ جو سننے میں تو اچھی جان پڑتی ہے۔ پر آگے چل کر دُکھ ہی دے گی۔ جنہوں نے کھیل ہی کھیل میں سمندر پر پل باندھ لیا اور جو سینا کے ساتھ سُبیل پربت پر آ گئے ہیں۔ تم کہتے ہو کہ وہ منش ہیں اور تم اُنکو کھا جاؤ گے۔ ارے بھائی۔ تم یہ باتیں گال بجا کر ہی کہہ رہے ہو۔ ہے تات میری باتوں کو دھیان دیکر سُنیئے۔ مجھ کو کائر مت سمجھئے سنسار میں ایسے بہت لوگ ہیں۔ جو میٹھے بچن ہی بولتے اور سُنتے ہیں۔ پر ہے سوامی۔ سُنیئے۔ پیش سخت پر آخر میں کلیان کاری بچن سننے اور کہنے والے بہت کم لوگ ہیں۔ سُنیئے۔ نیتی کے انوسار پہلے دوت بھیجئے۔ اور ہو سکے تو سیتا جی کو واپس بھیج کر شری رام جی سے میل کر لیجئے۔ اگر وہ اپنی استری کو پا کر لوٹ جائیں۔ تو جھگڑا نہ بڑھائیں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو لڑائی کے میدان میں ان سے ڈٹ کر مقابلہ کیجئے۔ ہے پربھو۔ اگر آپ میری یہ رائے مان لیں گے تو سنسار میں دونوں طرح سے آپ کا یش پھیل جائے گا۔

یہ سنکر راون غصہ میں آکر اپنے پتر کو کہنے لگا۔ ارے دُشٹ تجھے ایسی بدھی کس نے سکھائی ہے۔ ابھی سے تیرے من میں شک ہو رہا ہے۔ ارے پتر۔ تو بانس کی جڑ میں لگنے والا کیڑا ہے۔ راون کے بہت سخت اور گندے بچن سنکر پرہست سختی سے

یہ کہتا ہوا گھر چلا گیا۔ آپ کو بہت کی رائے اسی طرح اچھی نہیں
لگتی جیسے کال کے بس میں ہوئے بیمار کو دوائی اچھی نہیں لگتی۔
یہ سنکر راون شام کا سمے جان کر اپنی بیٹیوں سمجھاؤں کو دیکھتا
ہوا محل کو چلا گیا۔

لنکا کی چوٹی پہ ایک محل تھا۔ جہاں بہت عجیب اکھاڑا
لگتا تھا۔ راون اسی محل میں جاکر بیٹھ گیا۔ کنّر اس کا گن گان کرنے
لگے۔ گندھرو تال - پکھاوج اور بینا وغیرہ بجنے لگیں۔ اور اپسرائیں
ناچ کرنے لگیں۔ راون اس پرکار سو اندر کی طرح سکھ بھوگ
رہا تھا۔ اگرچہ بہت بلوان دشمن سر پہ سوار تھا۔ پھر بھی اُسے
نہ کوئی چنتا تھی نہ ڈر۔

اُدھر شری رام جی سبیل پربت پہ سینا کی بڑی بھیڑ بھاڑ
کے ساتھ آگئے۔ پربت کی بہت اونچی چوٹی دیکھ کر جو بہت سندر
ہموار اور سہاونی تھی۔ لکشمن جی نے وہاں اپنے ہاتھوں سے
درختوں کے کومل پتے اور سندر پھول سجا کر بچھا دئے۔ اور اس
کے اوپر سندر اور کومل مرگ شالا بچھا دی۔ شری رام جی اُس
آسن پہ بیٹھ گئے۔ شری رام جی سگریو کی گود میں سر رکھ کر لیٹے
ہیں۔ انہوں نے بائیں طرف دھنش اور دائیں طرف ترکش رکھا
ہوا تھا۔ اپنے دونوں ہاتھوں سے وہ بان سدھار رہے تھے۔
اور بھبیشن اُن کے کان کے پاس منہ لیجا کر کچھ صلاح دے رہے
تھے۔ بڑے خوش قسمت انگد اور ہنومان جی انیک پرکار سے شری
رام جی کے چرن کملوں کو دبا رہے تھے۔ شری رام جی کے پیچھے لکشمن

جی کمر میں ترکش باندھے اور ہاتھوں میں دھنش بان لئے دیہ
آسن پر بیٹھے تھے۔ اس طرح کر یا۔ روپ اور گن کے بھنڈار شری
رام جی وہاں براجمان تھے۔ وہ لوگ دھنیہ ہیں۔ جو اس طرح کے
دھیان میں سدا مست رہتے ہیں۔

شری رام جی نے پورب دشا کی طرف دیکھا۔ تو چندرما کو
نکلے ہوئے دیکھ کر وہ سب سے کہنے لگے۔ چندرما کو دیکھو۔ یہ شیر
کی طرح کتنا نڈر ہے۔ یہ پورب دشا روپی پربت کی گپھا میں نواس
کرتا ہے۔ یہ بہت پرتاپ والا۔ تیج والا۔ اور بل کا بھنڈار
ہے۔ اندھکار روپی ہاتھی کے مستک کو چیر کر یہ چندرما روپی شیر
آکاش کے بن میں نڈر ہو کر پھر رہا ہے۔ آکاش میں بکھرے ہوئے
تارے مانو اس ہاتھی کے مستک سے نکلے ہوئے گج مکتا ہیں۔ جو
رات روپی سندری کا شرنگار ہیں۔ ہے بھائیو۔ چندرما میں
جو کالا دھبہ ہے۔ یہ کیا ہے۔ اپنی اپنی بدھی کے انوسار بتاؤ۔

سگریو نے کہا۔ ہے شری رام جی۔ چندرما میں یہ پرتھوی
کا سایہ پڑ رہا ہے۔ اور وہی یہ کٹ سو رہا ہے۔ کسی نے کہا
کہ جب راہو نے چندرما کو مارا تھا۔ اسی چوٹ کا کالا داغ
چندرما کی چھاتی پہ پڑا ہوا ہے۔ کسی نے کہا کہ جب برہما نے کام دیو
کی استری رتی کا مکھ بنایا تھا اسی وقت انہوں نے چندرما کا
کچھ حصہ نکال لیا تھا۔ یہ وہی سوراخ چندرما کی چھاتی میں
ہے۔ اور اس سوراخ میں سے یہ آکاش کی کالی چھایا نظر آتی ہے
پربھو شری رام جی کہنے لگے۔ زہر چندرما کا بھائی ہے۔ یہ دونوں

سمندر میں سے نکلے تھے۔ بہت پریم ہونے کی وجہ سے چندرما نے زہر کو اپنے ہردے میں لب یا ہوا ہے۔ اسی لئے چندرما زہر بھر کر انہیں پھیلا کر جُدا رہنے والے استری اور پرشوں کو جلایا کرتا ہے۔ نرن کے پتر ہنومان نے کہا۔ کہ پربھو۔ سُنیئے۔ چندرما آپ کا پیارا سیوک ہے۔ آپ کی مورتی اُس کے ہردے میں نواس کرتی ہے۔ یہ آپ کے اسی شیام رنگ کی چھایا دیکھ پڑتی ہے۔

لنکا کانڈ کا چھٹا سوپان سماپت

نواں پارائن ۔ ساتواں وِشرام

تب شری رام جی ہنومان کے بچن سُنکر ہنس پڑے ۔ اور کچھ
دکشن کی طرف دیکھ کر کہنے لگے ۔ ہے بھبھیشن ۔ دیکھو ۔ دکشن د
میں گھنگھور گھٹا چھا رہی ہے ۔ بجلی چمک رہی ہے ۔ اور دھیما نک با
میٹھی میٹھی گرج کر رہے ہیں ۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ سخت اولوں
ورشا ہوگی ۔ بھبھیشن نے کہا ۔ ہے دیالو شری رام جی ۔ سُنیئے ۔ یہ
بجلی ہے اور نہ ہی بادلوں کی گھٹا چھا رہی ہے ۔ یہ لنکا کی چوٹی
پہ ایک محل ہے ۔ جہاں راون اکھاڑا دیکھ رہا ہے ۔ سے اُچھ
نس نے بادلوں کی طرح کالا چھتر جو سر پہ دھارن کیا ہوا ہے
ہی مانو بہت کالے بادلوں کی گھٹا ہے ۔ مندودری کے کانوں
میں جو کرن پھول ہیں وہی مانو بجلیاں چمک رہی ہیں ۔ اور وہاں
ے الونیم تال اور مردنگ بج رہے ہیں ۔ وہی بادلوں کی میٹھی گرج
کی طرح سُنائی دیتے ہیں ۔

راون کا ابھیمان دیکھ کر شری رام جی مسکرانے لگے ۔ اور
اُنہوں نے دھنش پر چڑھا کر ایک تیر چلا دیا ۔ اُن کے ایک ہی
تیر نے راون کے چھتر اور مکٹ اور مندودری کے کرن پھول کاٹ
گرا دئے ۔ جو سب کے دیکھتے دیکھتے پرتھوی پہ گر پڑے ۔ پر اُن کے
گرنے کا کارن کسی کو نہ جان پڑا ۔ یہ کھیل کر کے شری رام جی کا تیر
پھر ترکش میں آ گیا ۔ اُدھر راون کی سبھا میں [illegible]

دیکھ کر لوگ وہم میں پڑ گئے۔ نہ کوئی بھونچال آیا اور نہ کوئی
آندھی چلی۔ اور نہ ہی کوئی استر شستر دکھائی پڑا۔ اس لیے سب
راکشس من میں سوچنے لگے۔ کہ یہ کوئی بھاری اشگُن ہُوا ہے۔ سراون
نے جب دیکھا کہ سب لوگ ڈر گئے ہیں۔ تو وہ دلیل سے کام لیکر
کہنے لگا۔ جس کے مستک گرنے سے بھی سدا بھلا ہوتا ہے اُس کے مکٹ
گر جانے سے کیا اُشگُن ہو سکتا ہے۔ تم لوگ اب اپنے گھر جا کر سو جاؤ۔
یہ سنکر سب راکشس سر جھکا کر اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ جب
سے کانوں کے زیور پرتھوی پر گرے تھے۔ مندودری کے من میں چنتا
گھر کر رہی تھی۔ وہ آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہاتھ جوڑ کر
کہنے لگی۔ ہے پران ناتھ۔ میری پرارتھنا سنو۔ ہے سوامی۔ شری
رام جی سے وَیر کرنا چھوڑ دو۔ انہیں منش سمجھ کر من میں اس طرح
ہٹ نہ کیجئے۔ رگھوونش کے سرتاج شری رام جی وِشو روپ بھگوان
ہیں۔ آپ میرے بچنوں پر وشواس کریں۔ وید ان کے انگ انگ میں
سارے برہمانڈوں کی رچنا بتاتے ہیں۔ جن کے چرنوں میں پاتال لوک،
مستک میں برہم لوک۔ اور دوسرے انگوں میں باقی لوک ہیں۔ جن کی
بھرکٹی کا پھرنا ہی بھیانک کال ہے۔ سورج جن کی آنکھیں اور بادل
جن کے بال ہیں۔ اشونی کمار جن کی ناک ہے۔ جن کی پلکیں مارنے
سے دن رات بنتے ہیں۔ اور دسوں دشاؤں کو ویدوں نے جن
کے کان بتایا ہے۔ پون جن کا سانس ہے۔ اور وید جن کی اپنی بانی
ہے۔ لوبھ جن کے ہونٹ ہیں۔ یم راج جن کے بھیانک دانت
ہیں۔ جن کی ہنسی مایا ہے۔ دگ پال جن کی بھجائیں ہیں۔ اگنی جن کا

مُکھ ہے - وان جن کی جیبھا ہے۔ اور سنسار کی سرِشٹی - پالن اور پرلے جن کا شغل ہے۔ اسنکھ برکش وغیرہ جن کے روم ہیں - پربت جن کی ہڈیاں ہیں۔ ندیاں جن کی نسیں ہیں - سمندر جن کا پیٹ ہے - نرک جن کی گدا ہے۔ شوجی جن کا اہنکار ہے برہما جن کی بدھی ہے۔ چندرما جن کا من ہے۔ اور مہا تتو جن کا چیت ہے۔ وہ بھگوان شری رام جی منش وغیرہ چر اور اچر سب میں نواس کرنے والے وشو روپ ہیں۔ بہت کیا کہا جائے - وہ سچ مچ وشو روپ ہیں - ہے پران ناتھ سنو اپ وچار کر شری رام جی سے ویر چھوڑ کر ان کے چرنوں سے پریم کرو - تا کہ میرا سہاگ بنا رہے -

اپنی پتنی کے بچن سُنکر راون ہنسنے لگا - اور بولا - اہو - موہ کی مہا بلوان ہے - کویوں نے استریوں کے سبھاؤ کے بارے میں ٹھیک ہی کیا ہے کہ ان کے ہردے میں آٹھ اوگن سدا موجود رہتے ہیں۔ بنا وچار کے کام کرنا - جھوٹ بولنا - چنچل ہونا - مایا - ڈر - اگیان - گندے رہنا اور بےدردی ہونا - اسی لئے تو نے دشمن کا سب یش گایا ہے - اور بہت ڈر پیدا کرنے والی باتیں مجھے سُنائی ہیں - ہے پریا - اب تیرے سمجھانے سے میری سمجھ میں آ گیا ہے کہ یہ سب چراچر جگت میرے بس میں ہے - میں نے تیری چترائی جان لی ہے - اسی بہانے تو نے میرے پرتاپ کو ورنن کیا ہے - ہے مرگ نینی - تیری بات چیت بہت گوڑھ ہے - وہ سمجھانے پر سُکھ دینے والی اور سُننے میں بھے کو دور کرنے والی ہے -

راون کی باتیں سُنکر مندودری کو وشواس ہو گیا کہ کال کے

لبن ہونے کی وجہ سے میرے پتی کی بدھی خراب ہو گئی ہے۔ اس طرح
شغل کی باتیں کرتے رات کو سویرا ہو گیا۔ اور صبح ہی ڈر اور ابھیمان
کے کارن اندھارا دن اپنے دربار میں چلا گیا۔ بادل امرت کی بھی ورشا
کرے تو بھی بیت پھولتا پھلتا نہیں۔ ایسے ہی اگر برہما کے سمان بھی
گورو مل جائے تو موڑھ کے من میں گیان نہیں ہوتا۔

اُدھر سویرا ہوتے ہی شری رام جی جاگے۔ تو سب منتریوں کو بلا کر
اُن کی رائے پوچھی۔ کہ جلدی بتاؤ۔ اب کیا کرنا چاہیئے۔ اور جامونت
نے ان کے چرنوں میں سر دھر کے کہا۔ ہے سروانتریامی اور سب کے
ہردے میں نواس کرنے والے پربھو۔ ہے بدھی۔ بل۔ تیج۔ دھرم اور
گنوں کے بھنڈار۔ سُنیئے۔ میں اپنی بدھی کے انوسار رائے دیتا ہوں
کہ بالی کے پتر انگد کو دوت بنا کر بھیجنا چاہیئے۔

یہ رائے سب کو اچھی لگی۔ اور کرپا ندھان شری رام جی نے
انگد سے کہا۔ ہے بدھی۔ بل اور گنوں کی کھان انگد۔ ہے تات۔ تم
میرا کام کرنے کے لیئے لنکا جاؤ۔ میں تم کو کیا سمجھاؤں گا۔ میں جانتا ہوں
کہ تم بہت چتر ہو۔ دشمن سے وہی بات چیت کرنا۔ جس سے ہمارا کام
بن جائے۔ اور تمہارا کلیان ہو۔

پربھو شری رام جی کی آگیا کو سر پر چڑھا کر اور اُن کو پرنام
کر کے انگد اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ ہے سوامی شری رام جی۔ آپ
جس پر کرپا کریں۔ وہی گنوں کا سمندر ہو جاتا ہے۔ آپ کے سب کام
اپنے آپ ہی سدھ ہو جاتے ہیں۔ یہ تو آپ نے مجھے عزت بخشی ہے
یہ کہتے کہتے انگد کے شریر میں روماتچ ہو گیا۔ اور اس کا من خوش

ہو گیا۔ شری رام جی کے چرنوں کی بندنا کر کے۔ اُن کے پرتاپ کا دھیان کر کے اور سب کے آگے سر جھکا کر انگد چل پڑا۔ پربھو کے پرتاپ کو برڑے میں دھارن کرنے کی وجہ سے یودھا بالی کا پُتر انگد سبھاوسے ہی نڈر تھا۔ لنکا میں داخل ہوتے ہی راون کے ایک پُتر سے جو کھیل رہا تھا اُس کی بھینٹ ہو گئی۔ اور باتوں ہی باتوں میں جھگڑا بڑھ گیا۔ ایک تو دونوں بلوان تھے۔ دُوسرے دونوں نوجوان تھے۔ اُس نے انگد کو مارنے کے لئے لات اُٹھائی۔ تو انگد نے اُس کی لات پکڑ کر اُسے گھما کر پرتھوی پر پھینک دیا۔ جہاں یودھا انگد کو دیکھ کر راکشس ادھر اُدھر بھاگ گئے۔ ڈر کی وجہ سے وہ پُکار بھی نہ کر پائے وہ ایک دُوسرے سے بھید کی بات نہیں کرتے تھے۔ اور راون کے پُتر کی موت پر سب چپ تھے۔ شہر میں کولاہل مچ گیا۔ کہ جس بانر نے لنکا جلائی تھی وہ پھر آ گیا۔ سب راکشس ڈر گئے اور سوچنے لگے کہ نہ جانے اب وہ ودھاتا کیا کرے گا۔ وہ بلا پُوچھے ہی انگد کو راستہ بتا دیتے تھے۔ اور انگد جس کی طرف دیکھ لیتا تھا وہی ڈر کے مارے سوکھ جاتا تھا۔ شری رام جی کے چرنوں کا سمرن کرتے ہوئے انگد راون کے دربار کے پاس جا پہنچا۔ وہ دھیرج والا بلوان انگد شیر کی طرح اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ اُس نے ایک راکشس کو اندر بھیج کر راون کو اپنے آنے کی خبر دے دی۔ سُنتے ہی راون ہنس کر کہنے لگا۔ بُلا لاؤ اُسے۔ کہاں کا بانر ہے یہ۔ آ گیا پا کر بہت سے راکشس دوڑے۔ اور سر لیٹے انگد کو بُلا کر لے گئے۔ انگد نے راون کو دیکھ کر ایسے سمجھا جیسے کوئی کاجل کا زندہ پربت ہو۔ اُس کی بھجائیں برکشوں

کے سمان۔ مستک پربتوں کی چوٹی کے سمان۔ اور روم مانو انیک پرکار کی بیلوں کے سمان۔ اُس کے مُکھ۔ ناک۔ آنکھیں اور کان پربتوں کی گپھاؤں اور کھوہوں کے سمان تھے۔

مہابلی بانکا ویر انگد دربار میں آ گیا۔ اُس کے من میں ذرا سی بھی ہچکچاہٹ نہ تھی۔ اُس کو دیکھ کر سب سبھاسد اُٹھ کھڑے ہوئے۔ جسے دیکھ کر راون کو بہت غصّہ آ گیا۔ جیسے متوالے ہاتھیوں کے جھنڈ میں شیر چلا جاتا ہے۔ ویسے ہی شری رام جی کے پرتاپ کا دھیان کر کے انگد سر جھکا کر سبھا میں بیٹھ گیا۔

راون نے کہا۔ ہے بندر تُو کون ہے۔ انگد نے کہا۔ ہے دس سروں والے راون۔ میں شری رام جی کا دوست ہوں۔ میرے پتا کے ساتھ تمہاری دوستی تھی۔ ہے بھائی۔ اسی لئے تمہارے ہت کے لئے میں یہاں آیا ہوں۔ تمہارا کُل اُتّم ہے۔ اور تم پُلستیہ رشی کے پوترے ہو۔ تم نے شوجی اور برہما کی بہت پوجا کی ہے۔ ان سے وردان پاکر تم نے سب کام کر لیا اور سب دگپالوں اور راجاؤں کو جیت لیا۔ راج کی مستی اور موہ کے بس ہو کر تم جگت ماتا سیتا جی کو ہر لائے ہو۔ اب تم میری کلیان کرنے والی نصیحت سنو۔ پربھو شری رام جی تمہارے سب قصور معاف کر دینگے۔ تم دانتوں میں گھاس دبا کر۔ گلے میں کلہاڑی ڈال کر اپنے پریوار کو ساتھ لیکر اور اپنی استریوں کو ساتھ لیکر آدر پُوروک سیتا جی کو آگے کر کے سب ڈر کو تیاگ کر شری رام جی کے پاس چلو اور کہو۔ ہے شرناگت کا پالن کرنے والے رگھوونش کے سرتاج شری رام جی اب میری رکشا

بھیجئے - رکشا کیجئے - یہ دُکھ بھری پُکار سُنتے ہی پربھو تُم کو کشما کر دیجئے

راون بولا - ارے بندر کے بچے۔ سنبھل کر بول - ارے مورکھ
کیا تو نہیں جانتا کہ میں دیوتاؤں کا دُشمن ہوں۔ ارے بھائی اپنا
اور اپنے پتا کا نام تو بتا۔ تو کس ناطے سے دوستی بتاتا ہے۔

انگد نے کہا - میرا نام انگد ہے۔ میں بالی کا پُتر ہوں - اس
سے کبھی تمہاری بھینٹ بھی ہوئی ہوگی - انگد کی بات سُنکر راون
کچھ جھجک گیا - اور کہنے لگا - ہاں میں جانتا ہوں - بالی نام کا ایک
بانر تھا - ارے انگد - کیا تو ہی اُس کا بیٹا ہے - ارے کُل کا ناشن
کرنے والے - تو تو اپنی کُل کے لئے اگنی روپ ہی پیدا ہُوا - تو گربھ
میں ہی کیوں نہ مر گیا - تو فضول ہی پیدا ہُوا - جو اپنے مُنہ سے
تپسیوں کا دُوت کہلایا - اب بالی کی کُشل تو بتا - کہ وہ کہاں ہے۔

انگد نے ہنس کر کہا - دس دِن بیتنے پر تم ہی اپنے دوست
بالی کے پاس جا کر اُن کو چھاتی سے لگا کر کُشل پُوچھ لینا - شری رام
جی کے ساتھ ویر کرنے سے جیسی کُشل ہوتی ہے - وہ سب تم کو وہ
آپ سُنا دیں گے - ارے دُشٹ - بھید اُن کے من میں ہو سکتا ہے
جن کے ہردے میں شری رام جی نہ ہوں - سچ ہے - میں کُل کا ناش
کرنے والا ہوں - اور تم کُل کا پالن کرنے والے ہو - اندھے اور بہرے
بھی ایسی بات نہیں کہتے - تمہاری تو بیس آنکھیں اور بیس کان
ہیں - شو جی - برہما - دیوتا اور منی لوگ جن کے چرنوں کی سیوا
کرتے ہیں - اُن کا دُوت ہو کر میں نے کُل کو ڈبو دیا - ایسی بُدھی پانے
پر تیرا ہردے پھٹ کیوں نہ گیا -

انگد کی کڑوی باتیں سنکر راون آنکھیں لال کر کے کہنے لگا۔
ارے دُشٹ۔ میں تمہارے سب کڑوے بچن سہار رہا ہوں۔ کیونکہ
میں نیتی اور دھرم جانتا ہوں۔

انگد نے کہا۔ تمہاری دھرم کی عادت تو میں نے بھی سُنی ہے۔
تم نے پرائی استری کی چوری کی ہے۔ اور دُوت کی رکشا بھی میں نے
اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔ ایسے دھرم کا برت کرنے والے تم
ڈوب کیوں نہیں مرتے۔ بنا ناک اور کان کی اپنی بہن کو دیکھ کر
تم نے دھرم کے وچار سے ہی کشما کر دیا تھا۔ تمہاری دھرم کی
نیتی کو تو سارا سنسار جانتا ہے۔ میں بڑا خوش قسمت ہوں۔ کہ مجھ
کو تمہارے درشن ہو گئے ہیں

راون بولا۔ ارے مورکھ جیو بانر۔ فضول بکواس مت کر۔ ارے
دُشٹ۔ میری بھجائیں تو دیکھ۔ جو لوک پالوں کے بہت بل روپی چندر
کو گرسنے کے لئے راہو کے سمان ہیں۔ آکاش روپ سرور میں میری
بھجاؤں روپی کملوں پر نواس کر کے شوجی سمیت کیلاش پربت راج
ہنس کی طرح شوبھا پا چکا ہے۔ ہے انگد۔ سُن تمہاری سینا میں ایسا
کونسا یودھا ہے جو میرے ساتھ لڑے گا۔ تیرا سوامی تو استری کی
جدائی کے کارن کمزور ہو چکا ہے۔ اور اس کا بھائی اسی کے دُکھ
کی وجہ سے دُکھی اور اداس رہتے۔

تم اور سگریو دونوں ندی کے کنارے والے برکش ہو۔ جن کو
گرانا بہت آسان ہے۔ رہا میرا چھوٹا بھائی بھبھیشن۔ سو وہ بھی
بڑا ڈرپوک ہے۔ منتری جامونت بہت بوڑھا ہو چکا ہے۔ وہ

میں کیا لڑے گا اور نل اور نیل بیچارے تو پتھروں کو جوڑنے وغیرہ کا کام ہی کر سکتے ہیں۔ ہاں۔ ایک بانر ضرور بلوان ہے۔ جس نے پہلے آ کر لنکا جلا دی تھی۔

یہ سنتے ہی انگد بولا۔ ہے راکشس راج۔ سچ سچ کہو۔ کیا اس بانر نے سچ مچ ہی لنکا کو جلا دیا تھا۔ راون جیسے ساری دنیا کو جیت لینے والے کے شہر کو ایک چھوٹا سا بندر جلا دے۔ اس کا کس کو وشواس ہو سکتا ہے۔ ہے راون۔ تم نے جس کو بہت یودھا کہہ کر اس کی اتنی تعریف کی ہے وہ تو سگریو کا ایک چھوٹا سا دوت ہے۔ جو بہت چلتا ہو وہ بلوان نہیں ہو سکتا۔ ہم نے تو اسے یہاں خبر لینے کے لئے بھیجا تھا۔ کیا سچ ہی اس نے سوامی کی آگیا پائے بنا تمہارے شہر کو جلا دیا تھا۔ شاید اسی ڈر کی وجہ سے وہ کہیں چھپ گیا ہے۔ کیونکہ پھر لوٹ کر وہ سگریو کے پاس نہیں آیا ہے راون۔ تم نے سچ ہی کہا ہے۔ جسے سنکر مجھے غصہ نہیں آیا۔ ہماری سینا میں کوئی ایسا نہیں جو تم سے لڑ کر شوبھا پائے۔ نیتی یہ ہے کہ پریم اور ویر برابر والے سے ہی کرنا چاہئے۔ جانوروں کا راجہ شیر اگر مینڈکوں کو مار دے۔ تو اسے کون بھلا کہے گا۔ اگرچہ تم کو مارنے میں شری رام جی کا چھوٹا پن ہے۔ اور بڑا دوش بھی ہے۔ تو بھی ہے راون۔ کشتری جاتی کا کرودھ بڑا کٹھن ہوتا ہے۔

انگد نے دلیل روپی دھنش سے بچن روپی بان مار کر دشمن راون کا ہردے جلا دیا۔ بہادر راون ان بانوں کو مانو جواب روپی چمٹے سے نکالنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس نے ہنس کر کہا۔ بانر میں یہ ایک

بڑا گن ہے - کہ جو اُس کا پالن پوشن کرے وہ اُس کے نمت کے لئے انیک اُپائے کرتا ہے - بندر دھنیہ ہیں جو اپنے سوامی کا کام کرنے کے لئے ادھر اُدھر ناچتے پھرتے ہیں - وہ ناچ کود کر اور لوگوں کو رجھا کر اپنے سوامی کا ہت کرتے ہیں - یہ اُن کے دھرم کی خوبی ہے ہے انگد - تمہاری جاتی ہی سوامی کی بھگت ہوتی ہے - پھر تم اپنے سوامی کی تعریف اس طرح کیوں نہ کرو - میں گنوں کو پسند کرتا ہوں - اور بہت چتر ہوں - اس لئے تمہاری کڑوی باتوں پر دھیان نہیں دیتا -

انگد نے جواب دیا - تم گنوں کو پسند کرتے ہو - یہ بات تو مجھے ہنومان نے بھی بتائی تھی - اُس نے تمہارے اشوک بن کو اجاڑ دیا - تمہارے پتر کو مار دیا اور تمہارے شہر کو جلا دیا - پر پھر بھی تم نے اُس کی کوئی برائی نہیں کی - ہے راون - تمہارا یہی اچھا سبھاو وچار کر میں نے کچھ ڈھٹائی کیا ہے - جو کچھ ہنومان نے کہا وہ سب میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا - تم میں شرم - کرودھ اور لپشچاتاپ کچھ بھی نہیں ہے -

راون بولا - ہے بانر - تیری ایسی بدھی تھی - تبھی تو تو اپنے پتا کو کھا گیا - یہ کہکر راون ہنسنے لگا - تو انگد نے کہا - پتا کو کھا کر میں تم کو بھی کھا جاتا - پر مجھے ابھی کچھ اور سمجھ پڑا ہے - ارے ابھیامانی - اپنے پتا بالی کے نرمل لیش کا پاتر جان کر ہم تم کو نہیں مارتا ہے - تو بتا دنیا میں کتنے راون ہیں - میں نے اپنے کانوں سے جتنے راون سنے ہیں - وہ سن - ایک راون تو راجہ بلی کو جیتنے کے لئے پاتال

میں آگیا تھا۔ اور کچھ لڑکوں نے اُس کو باندھ کر طویلے میں بند کر دیا تھا۔ وہ لڑکے کھیلتے تھے۔ اور جا جا کر اُس کو مارتے تھے۔ راجہ بلی کو دیا آگئی۔ تو اُس نے اُسے چھڑا دیا۔ پھر ایک راون کو سہسر باہو نے دیکھا۔ تو اُس نے دوڑ کر اُس کو اس طرح پکڑ لیا۔ جیسے کوئی کسی خاص جانور کو پکڑ لے۔ کھیل ہی کھیل میں وہ اُس کو اپنے گھر لے گیا۔ اور پھر پلستیہ رشی نے جا کر اُس کو چھڑا دیا۔ ایک راون کی بات کہتے ہوئے تو مجھے شرم آتی ہے۔ وہ میرے پتا بالی کی بغل میں کا ماس تک پڑا رہا۔ غصہ کو چھوڑ کر سچ سچ بتاؤ۔ ان میں سے تم کون سے راون ہو۔

راون بولا۔ ارے دُشٹ بس۔ میں وہ بلوان ہوں۔ جس کی بھجاؤں کی لیلا کو کیلاش پربت جانتا ہے۔ جس کے بل کو اُما پتی شوجی جانتے ہیں۔ جن کی پوجا میں نے اپنے مستک روپی پھول چڑھا کر کی تھی۔ میں نے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے مستک روپی کملوں کو اُتار اُتار کر اسنکھ بار شوجی کی پوجا کی تھی۔ ارے موڑکھ۔ میری بھجاؤں کے بل کو دگپال جانتے ہیں۔ جن کے ہردے میں وہ اب بھی چبھ رہی ہیں۔ میرے ہردے کی مضبوطی کو دشاؤں کے ہاتھی جانتے ہیں۔ کیونکہ میں نے جا کر جب جب اُن سے لڑائی کی اُن کے بھیانک دانت میری چھاتی میں کبھی نہ گھس پائے۔ بلکہ میری چھاتی سے لگتے ہی وہ مولی کی طرح ٹوٹ گئے۔ جس کے چلتے سمے پرتھوی اس طرح ڈگمگانے لگتی ہے۔ جیسے متوالے ہاتھی کے چڑھنے سے ناؤ ڈگمگا جاتی ہے۔ ہے انگد۔ سارے وشو میں مشہور پرتاپی وہی راون ہوں۔ ارے جھوٹ بولنے والے۔ کیا تو نے میرے بارے میں کبھی سنا

اُس راون کو تو چھوٹا کہتا ہے۔ اور ایک منش کی تعریف کرتا ہے۔ ارے بے شرم۔ نیچ اور دُشٹ باز۔ اب میں نے تیرا گیان جان لیا۔

یہ سُنکر انگد بڑے کرودھ میں آ کر کہنے لگا۔ ارے نیچ اگیانی راون۔ زبان سنبھال کر بول۔ جن کا کلہاڑا سہسر باہو کے بھجا روپی اپار گھنے بن کو جلانے کے لئے اگنی کے سمان ہے۔ جن کے کلہاڑا روپی سمندر کی تیز دھارا میں اسنکھ راجے بہت بار ڈوب گئے۔ اُس پرشو رام کا غرور جن کو دیکھتے ہی بھاگ گیا۔ وہ منش کیسے ہو سکتے ہیں۔ ارے موُرکھ۔ شری رام جی منش کس طرح ہیں۔ کام دیو کا دھنش بان کیا کوئی سادھارن دھنش بان ہے۔ گنگا جی کیا کوئی سادھارن ندی ہے۔ کام دھینو کیا ایک سادھارن پشو ہے کلپ برکش کیا ایک سادھارن برکش ہے۔ ان دان کیا کوئی سادھارن دان ہے۔ امرت کیا ایک سادھارن رس ہے۔ گرُڑ جی کیا ایک سادھارن پکشی ہیں۔ شیش ناگ کیا ایک سادھارن سانپ ہے۔ چنتا منی کیا ایک سادھارن پتھر ہے۔ ارے موُرکھ۔ بیکنٹھ کیا ایک سادھارن لوک ہے۔ اور شری رام جی کی اکھنڈ بھگتی کا لابھ ایک سادھارن لابھ ہے۔ ارے دُشٹ۔ تیری سینا سمیت تیرے اجیان کو نشٹ کر کے بن کو اُجاڑ کر۔ شہر کو جلا کر اور تیرے پُتر کو مار کر جو آرام سے واپس چلا گیا۔ وہ ہنومان کیا ایک سادھارن بندر ہے۔ ارے راون حیرانی چھوڑ کر سُن۔ تو دیا کے ساگر شری رام جی کا بھجن کیوں نہیں کرتا۔ ارے دُشٹ۔ اگر تو شری رام جی سے ویر کریگا

تو تجھے برہما اور شو جی بھی نہیں بچا سکیں گے ۔ ارے مورکھ ۔ جھوٹے
ہی گال مت بجا ۔ شری رام جی سے ویر کرنے سے تیری وہ دشا ہوگی
کہ اُن کے بان لگتے ہی تیرے سب سر کٹ کر بازوؤں کے آگے پرتھوی
پر گر جائیں گے ۔ ریچھ اور بانر تیرے اُن گیند کے سمان سروں کو اٹھا
کر چوگان کھیلیں گے ۔ جب یدھ کے میدان میں وہ کرودھ میں آ
کر اسنکھ تیز بان چھوڑیں گے ۔ اُس وقت کیا یہ تیری ڈینگ
چلے گی ۔ یہ سوچ کر تو دیالو شری رام جی کا بھجن کر ۔

انگد کے یہ بچن سُنکر راون بہت جل اٹھا ۔ جیسے جلتی
ہوئی آگ میں گھی پڑ گیا ہو ۔ وہ کہنے لگا ۔ کمبھ کرن جیسا میرا
بھائی ہے ۔ اور اندر کا دُشمن میگھ ناتھ میرا مشہور بیٹا ہے ۔
میں سارے چراچر جگت کو جیت چکا ہوں ۔ ابھی تو نے میری مہان
طاقت سُنی ہی کہاں ہے ۔ ارے دُشٹ ۔ بندروں کی مدد سے رام جی
نے سمندر پر پل باندھ لیا ۔ بس یہی بہادری ہے ۔ ارے مورکھ بانر
سُن ۔ سمندر کو تو بہت سے پکشی بھی پار کر جاتے ہیں ۔ پر اُن کی
گنتی یودھاؤں میں نہیں ہوتی ۔ میری بھجاؤں کا سمندر بل روپی جل
سے بھرا ہوا ہے ۔ جس میں بڑے بڑے یودھا ۔ دیوتا اور منش ڈوب
چکے ہیں ۔ ایسا کون یودھا ہے جو میرے ان اتھاہ اور اپار بیسوں
سمندروں کو پار کر سکے ۔ ارے دُشٹ ۔ میں نے دِگپالوں سے بھی
پانی بھروایا ہے ۔ اور تو مجھے ایک سادھارن راجہ کا یش سناتا ہے
تو بار بار جس کے گُنوں کی کتھا کہہ رہا ہے وہ تیرا سوامی اگر بہت
بلوان ہے تو وہ دُوت کس لئے بھیجتا ہے ۔ کیا دُشمن کے ساتھ پیار

کرتے اُسے شرم نہیں آتی - ارے دُشٹ بانر - پہلے کیلاش کو اُٹھانے والی میری بھجاؤں کو دیکھ - پھر اپنے سوامی کی تعریف کرنا - راون کے سمان اور کون یودھا ہے - جس نے اپنے ہی ہاتھوں سے سر کاٹ کاٹ کر بڑی خوشی سے اُن کو بہت بار اگنی میں ہون کر دیا - اس کے گواہ شوجی آپ ہیں - سروں کے جلتے سمے جب میں نے اپنے ماتھے پہ جب ہونے برہما کے لکھے ہوئے اکشر دیکھے تو منش کے ہاتھ سے اپنی موت کا ہونا پڑھ کر میں برہما کے بچن کو جھوٹ سمجھ کر میں ہنس رہا تھا - اس بات کو سمجھ کر بھی میرے من میں ڈر نہیں ہوا - کیونکہ میں جانتا ہوں - کہ بوڑھے برہما نے بدھی کے بھرم سے ایسے لکھ دیا ہے - ارے دُشٹ تو شرم اور مریادا چھوڑ کر میرے سامنے دُوسرے یودھا کا بل بتا رہا ہے -

انگد نے کہا - ہے راون - سنسار میں تیرے سمان شرم کرنے والا اور کوئی نہیں - اگر تو سبھاؤ سے ہی شرم کرنے والا ہوتا - تو اپنے مونہہ سے اپنے گنوں کا ورنن کبھی نہیں کرتا - سر کاٹنے اور کیلاش کو اُٹھانے کی کتھا تیرے دل میں گھر کر چکی ہے - اسی لئے تو نے اس کو بیسیوں بار دوہرایا ہے - بھجاؤں کے اُس بل کو تو نے ہردے میں ہی چھپا رکھا ہے - جس سے سہسر باہو - راجہ بلی اور بالی کو جیتا تھا - ارے مورکھ - اب بس کر - کیا سر کاٹنے سے کوئی بہادر بن جاتا ہے - اِندر جال رچنے والوں کو بہادر نہیں کہا جاتا - اگرچہ اپنے ہاتھوں سے وہ اپنا سارا شریر کاٹ ڈالتے ہیں - تو سمجھ کر دیکھ - پتنگے موہ کے بس ہو کر آگ میں جل کر مر جاتے ہیں - اور انیک گدھے بوجھ ڈھوتے

دیتے ہیں - پر وہ بہادر نہیں کہلاتے - ہے دُشٹ - اب بات کو زیادہ نہ بڑھا - میرے بچن سُن - اور ابھیمان چھوڑ دے - ارے دس مکھ راون میں دُوت بن کر نہیں آیا ہوں - شری رام جی نے ایسا وچار کر مجھے بھیجا ہے - وہ بار بار ایسا کہتے ہیں - کہ گیدڑ کو مارنے سے شیر کو یش نہیں ملتا - ارے پاپی - شری رام جی کے پالیسے بچن سُنکر ہی میں نے تیرے کڑوے بچن سہار لئے ہیں نہیں تو میں تیرا سر توڑ کر سیتا جی کو لیجاتا - ارے نیچ راون - تیرا بل تو میں نے تبھی جان لیا - جب تو پرائی استری کو چُرا کر لے آیا - تو راکشسوں کا راجہ ہے - اور تجھے ابھیمان بھی بہت ہے پر میں شری رام جی کے سیوک سُگریو کا دُوت ہوں - اگر مجھے شری رام جی کا ڈر نہ ہوتا تو دیکھتے ہی دیکھتے ایسا کھیل کر دُوں کہ تجھ کو پرتھوی پر پٹک کر - تیری سینا کو مار کر اور تیرے نگر کو چوپٹ کر کے تیری استریوں سمیت سیتا جی کو لیجاؤں - پر اگر میں ایسا کروں تو بھی کوئی بڑائی نہیں - مرے ہوئے کو مارنے میں کیا بہادری ہے بام مارگی - کامی - کنجوس - مورکھ بہت نردھن - بدنام اور بہت بوڑھا - سدا بیمار رہنے والا - ہمیشہ کرودھ کرنے والا - وشنو سے بمکھ - وید اور سنت پُرشوں کا ویری - اپنا ہی پیٹ بھرنے والا دوسروں کی نندا کرنے والا - اور پاپوں کی کھان - یہ چودہ پرکار کے پرانی جیتے جی ہی مُردے کے سمان ہیں - ارے دُشٹ - ایسا سوچ کر میں تجھ کو نہیں مارتا - اب تو مجھ کو اور غصہ نہ دلا -

یہ سُنکر راکشس راج راون دانتوں سے ہونٹوں کو دبا کر

اور ہاتھ ملتے ہوئے کہنے لگا۔ ارے پنچ بانر۔ اب تو تو مرنا ہی
چاہتا ہے۔ کیونکہ چھوٹا منہ ہوتے ہوئے تو بڑی بات کر رہا ہے
ارے مورکھ بندر۔ جس کے بل پہ تو کروڑوں بچن بک رہا ہے۔ اس
میں بل۔ پرتاپ۔ بدھی اور تیج کچھ بھی نہیں ہے۔ ان کو کمزور
اور مورکھ جان کر ہی پتا نے بنباس دے دیا ہے۔ ایک تو اس کا
یہ دکھ اور دوسرے استری کی جدائی۔ اور تیسرے انھیں کو رات دن
میرا ڈر لگا رہتا ہے۔ ارے مورکھ۔ ہٹ کو چھوڑ کر تو سمجھ لے کہ
جس کے بل پہ تو گھمنڈ کر رہا ہے۔ ایسے انیک منشیوں کو تو راکشس
دن رات کھاتے رہتے ہیں۔

جب راون نے شری رام جی کی نندا کی تو بانر سریشٹ انگد کو
بہت غصہ آ گیا۔ کیونکہ وشنو اور شو جی کی نندا جو کانوں سے
سنتا ہے اس کو گئو ہتیا کا پاپ لگتا ہے۔ اس لئے انگد بہت
زور سے کٹکٹایا اور اس نے تھک کر اپنے دو گھٹنوں کو پرتھوی پہ
دے مارا۔ جس سے پرتھوی ڈگمگانے لگی۔ سبھاسد لوگ گر پڑے
اور ڈر دونی ہوا کی وجہ سے بھاگنے لگے۔ راون گرتے گرتے سنبھل
گیا۔ پر اس کے بہت ہی سندر مکٹ پرتھوی پہ گر گئے۔ ان
میں سے کچھ تو اس نے اٹھا کر سروں پہ رکھ لئے۔ اور کچھ کو
انگد نے شری رام جی کے پاس پھینک دیا۔ ان مکٹوں کو آتے دیکھ
کر بانر گھبرا گئے۔ وہ من میں کہنے لگے کہ ہے بدھاتا۔ کیا دن میں
ہی تارے ٹوٹ کر آ رہے ہیں۔ یا راون نے کرودھ میں آ کر چار
بجر چلا دئے ہیں۔ جو اتنی تیزی سے چلے آ رہے ہیں۔ سوامی شری

رام جی نے ہنس کر کہا۔ تم ڈرو مت۔ یہ نہ ٹوٹے ہوئے تارے ہیں۔ اور نہ بجر ہیں۔ نہ کیتو ہیں نہ راہو۔ یہ راون کے مکٹ ہیں۔ جو بالی کے پتر انگد کے پھینکے ہوئے یہاں آ رہے ہیں۔ پون پتر ہنومان نے اچھل کر انہیں ہاتھوں میں پکڑ لیا۔ اور لا کر شری رام جی کے پاس رکھ دیا۔ سب ریچھ اور بانر اُن کا تماشا دیکھنے لگے۔ اُن کا پرکاش سورج کے سمان تھا۔

ادھر غصہ میں آ کر راون سب سے کہنے لگا۔ ارے۔ اس بندر کو پکڑ لو۔ اور پکڑ کر مار ڈالو۔

انگد یہ سُن کر مسکرانے لگا اور راون پھر بولا۔ اس کو مار کر سب یودھا دوڑ کر جاؤ اور ریچھ بانروں کو جہاں پاؤ۔ وہیں کھا لو۔ پرتھوی کو بانروں سے خالی کر دو۔ اور جا کر دونوں تپسویوں کو زندہ پکڑ کر لے آؤ۔

یوواج انگد غصہ میں آ کر بولا۔ تجھے ڈینگیں مارتے شرم نہیں آتی۔ ارے بے شرم کُل گھاتک۔ اپنا گلا کاٹ کر مر جا۔ میرا بل دیکھ کر بھی کیا تیری چھاتی نہیں پھٹی۔ ارے پرائی استری کو چرانے والے بُرے راستہ پہ چلنے والے۔ دُشٹ۔ پاپی۔ مورکھ اور کامی۔ تجھے سنتاپ کا روگ ہو گیا ہے۔ سبھی گالیاں دے رہا ہے۔ ارے دُشٹ راکشس راون۔ تو کال کے بس میں آ گیا ہے۔ اس کا پھل تو آگے جا کر بھوگے گا۔ جب بانروں اور بھالوؤں کے طمانچے لگیں گے ارے بھیا تو "رام منش ہے" یہ کہتے ہوئے تیری جیبھ کیوں نہیں گر پڑی۔ یہ تیری جیبھ مستکوں کے ساتھ

یدھ کے میدان میں گرے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ ارے راون
جنہوں نے بالی کو ایک ہی بان سے مار ڈالا۔ وہ منش کیسے ہو سکتے
ہیں۔ ارے مورکھ۔ تو بیس آنکھیں ہوتے ہوئے بھی اندھا ہے۔
تیرے جنم کو دھکار ہے۔ شری رام جی کے بان تیرے خون کے پیاسے
ہیں۔ ارے کڑوا بکواس کرنے والے نیچ راکشس اسی وجہ سے
نہیں تجھ کو چھوڑ دیتا ہوں۔ میں تیرے دانت توڑ سکتا ہوں۔
پر کیا کروں۔ مجھے شری رام جی نے ایسا کرنے کی آگیا نہیں دی۔
مجھے ایسا غصہ آ رہا ہے کہ تیرے دسوں مکھ توڑ ڈالوں اور لنکا
کو سمندر میں ڈبو دوں۔ تیری لنکا برہما کے برکش کے پھل گولر کے
سمان ہے۔ جس میں تم سب کیڑے نڈر ہو کر نواس کر رہے ہو
میں بانر ہوں۔ مجھے ایسے پھل کھانے میں دیر نہیں لگتی۔ پر کیا
کروں۔ مجھے شری رام جی نے آگیا نہیں دی۔

انگد کی مثال سنکر راون مسکرانے لگا۔ اور بولا۔ ارے مورکھ
اتنا جھوٹ بولنا تو نے کہاں سے سیکھا ہے۔ بالی نے تو کبھی ایسی
شیخی نہیں ماری تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ تپسیوں کے ساتھ رہنے
کی وجہ سے تجھ کو گپیں مارنا آ گیا ہے۔

انگد نے کہا۔ ارے بیس بھجاؤں والے راون۔ اگر میں نے تمہارے
دسوں جیبھوں کو نہیں اکھاڑ ڈالا۔ تو میں سچ مچ گپ مار رہا
ہوں گا۔ شری رام جی کے پرتاپ کا سمرن کر کے انگد غصہ سے تلملا اٹھا
اور راون کی سبھا میں پرتگیا کر کے اس نے اپنا پاؤں پرتھوی پر جمایا
اور کہا۔ ارے دشٹ۔ اگر تو یا اور کوئی راکشس میرے پاؤں کو

ہلا سکے گا تو شری رام جی لوٹ جائیں گے۔ اور میں سیتا جی کو ہار جاؤں گا۔

راون کہنے لگا۔ ہے بہادر یودھاؤ۔ سنو۔ اس کے پاؤں کو پکڑ کر اس بانر کو پرتھوی پر دے مارو۔ میگھ ناتھ وغیرہ انیک بہادر یودھا خوش ہو کر جہاں تہاں سے اُٹھے۔ وہ بہت بل اور اُپائے کر کے انگد پر جھپٹتے تھے۔ پر جب اس کے پاؤں کو نہ ہلا سکتے تھے تو اپنی جگہ پر جا بیٹھتے تھے۔ کاگ بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی۔ وہ راکشس پھر اُٹھ کر جھپٹتے تھے۔ پر انگد کا پاؤں ویسے ہی نہیں ہلتا تھا۔ جیسے وشے بھوگی پرش موہ روپی برکش کو نہیں اکھاڑ سکتے۔ میگھ ناتھ جیسے کروڑوں بلوان یودھا خوش ہو کر اُٹھے اور جھپٹے۔ پر انگد کے پاؤں کو نہ ہلا سکے۔ تب وہ سر نیچا کر کے بیٹھ گئے جیسے کروڑوں وگھن پڑنے پر بھی ست پرشوں کا من نیتی کو نہیں تیاگتا۔ ویسے ہی انگد کا پاؤں پرتھوی کو نہیں چھوڑتا تھا۔ یہ دیکھ کر دشمن کا ابھیمان چورا چورا ہو گیا۔ انگد کا ایسا بل دیکھ کر سب راکشس ہمت ہار بیٹھے۔ اور پھر انگد کے للکارنے پر راون آپ اُٹھا۔ اس کے پاؤں کو چھوتے ہی انگد کہنے لگا۔ میرے پاؤں پکڑنے سے تمہارا اُدھار نہیں ہو گا۔ ارے دشٹ تو جا کر شری رام جی کے پاؤں کیوں نہیں پکڑتا۔

یہ سنکر راون من میں بہت شرمندہ ہو کر لوٹ گیا۔ اس کا تیج جاتا رہا۔ اور اس کی سب شوبھا ویسے ہی جاتی رہی۔ جیسے دوپہر کے سمے چندرما کا پرکاش پھیکا پڑ جاتا ہے۔ وہ سر نیچا کر کے سنگھاسن

پر جا بیٹھا۔ جیسے اُس نے اپنا سب کچھ کھو دیا ہو۔ شری رام۔ جی جگت کے آتما ہیں۔ اُن سے ومکھ ہونے والے پُرش کو شانتی کیسے مل سکتی ہے۔

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاروتی۔ جن شری رام جی کی بھوؤں کے اشارے سے یہ سنسار پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر نشٹ ہو جاتا ہے جو تنکے کو بجر اور بجر کو تنکا بنا سکتے ہیں۔ اُن کے دوت کا پرن کیسے ٹل سکتا ہے۔ انگد نے پھر انیک پرکار سے نیتی سمجھائی۔ پر راون نہ مانا۔ کیونکہ اُس کا کال نزدیک آ پہنچا تھا۔ دشمن کے غرور کو چکنا چور کر کے اُس نے پھر شری رام جی کا یش سنایا اور یہ کہہ کر وہاں سے چل دیا۔ ہے راون۔ جب تک یدھ کے میدان میں کھیل کھلا کر میں تجھ کو نہ ماروں۔ میں اپنی بڑائی کیا کروں۔

انگد اُس کے پُتر کو پہلے ہی مار چکا تھا۔ یہ سُن کر راون بہت دکھی ہو گیا۔ اور انگد کی پرتگیا کو دیکھ کر سب راکشس بہت ویاکل ہو گئے۔ دشمن کے بل کو چور چور کر کے بل کے بھنڈار بالی پُتر انگد نے واپس آ کر خوشی خوشی شری رام جی کے چرن پکڑ لئے۔ اُس کے شریر میں رومانچ ہو رہا تھا۔ اور اُس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھر رہے تھے۔

شام ہونے پر راون من ہی من میں دکھی ہوتا ہوا اپنے محل کو چلا گیا۔ مندودری نے راون کو پھر سمجھا کر کہا۔ ہے سوامی۔ تم من میں سوچ کر یہ غلط بدھی چھوڑ دو۔ شری رام جی کے ساتھ تمہارا یدھ شوبھا نہیں دیتا۔ اُن کے چھوٹے بھائی لکشمن نے ایک چھوٹی سی ریکھا کھینچی

تھی۔ تم اُس کے پار بھی نہ جا سکے۔ کیا یہی تمہارا پرتاپ رہا ہے
ہے پربھو۔ کیا تم یُدھ میں اُن کو جیت پاؤ گے۔ جن کے دُوت کا یہ
کارنامہ ہے۔ کھیل ہی کھیل میں سمندر کو پار کر کے بانروں میں شریشٹھ
ہنومان تمہاری لنکا میں نڈر ہو کر آ گیا۔ اُس نے رکھوالوں کو مار کر
اشوک باٹکا اُجاڑ دی۔ تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے اُس نے اکشے کمار
کو مار ڈالا۔ اور سارے نگر کو جلا کر بھسم کر دیا۔ اُس وقت تمہارا بل
اور ابھیمان کہاں چلا گیا تھا۔ ہے پتی دیو۔ اب شیخی مت مارو۔ میرے
کہنے پر من میں کچھ تو وچار کرو۔ ہے سوامی۔ شری رام جی کو سادھارن
راجہ نہ جانو۔ اُن کو سارے چراچر جگت کے سوامی اور بل کا بھنڈار
مانو۔ ماریچ اُن کے بان کے پرتاپ کو جانتا تھا۔ پر مُورکھ ہونے کی
وجہ سے تم نے اُس کا کہنا بھی نہ مانا۔ راجہ جنک کی سبھا میں بے شمار
راجے تھے۔ اور اُن میں بہت بلوان اور یودھا تم بھی تھے۔ وہاں
شری رام جی نے شوجی کے دھنش کو توڑ کر سیتا کو پا لیا تھا۔ تم
نے اُس وقت اُن کو یُدھ میں کیوں نہ جیت لیا۔ اندر کے پُتر جینت
کو اُن کے بل کا تھوڑا سا پتہ ہے۔ اُس کی ایک آنکھ پھوڑ کر شری رام
جی نے اُس کو جیتا چھوڑ دیا۔ تم سُروپ نکھا کی حالت بھی دیکھ چکے
ہو۔ پھر بھی تمہارے سر دے میں تم کو شرم نہیں آتی۔ جنہوں نے
ویرادھ اور کھر دُوشن کو مار کر کھیل ہی کھیل میں کبندھ کو مار ڈالا
اور بالی کو ایک ہی تیر سے مار دیا۔ تم ان کی مہما کو سمجھو۔ جنہوں
نے کھیل ہی کھیل میں سمندر پر پُل باندھ دیا۔ اور جو اپنی سینا کے ساتھ
سُبیل پربت پر آ کر ڈیرہ لگا بیٹھے ہیں۔ اُن دیالو۔ سورج ونش کے

شرومنی پر بھو رام جی نے تمہارے ہت کے لئے دوت کو بھیجا تھا
اُس دوت نے سبھا کے بیچ آ کر تمہارا بل اِس طرح ختم کر دیا جیس
طرح ہاتھیوں کے جھنڈ میں آ کر شیر اُن کو بھگا دیتا ہے۔ انگد
اور ہنومان جیسے بلوان یودھا جن کے سیوک ہیں۔ ہے پتی۔ اُن
کو تم بار بار منش کہہ رہے ہو۔ تم بیکار ہی مان۔ ممتا اور ابھیمان
کا بوجھ اُٹھا رہے ہو۔ ہے پریتم۔ تم شری رام جی سے ویر کر رہے
ہو۔ اور کال کے بس ہونے کی وجہ سے تمہارے من میں گیان نہیں پیدا
ہو رہا تھا۔ کال کسی کو ڈنڈا لیکر نہیں مارتا۔ وہ تو دھرم۔ بل۔
بدھی اور وچار کو ہر لیتا ہے۔ ہے سوامی۔ جس کا کال نزدیک آجاتا
ہے۔ اُس کو تمہاری طرح ہی بھرم ہو جاتا ہے۔ تمہارے دو پتر
مارے گئے۔ اور نگر جلا دیا گیا۔ اب بھی اُس بھول کو سدھار لیجئے
یا اب بس کیجئے۔ ہے ناتھ۔ اب دیالو شری رام جی کا بھجن کر کے
نرمل یش کو پراپت کرو۔

اپنی استری کے بان کے سمان بچن سُنکر راون سویرا
ہوتے ہی اُٹھ کر سبھا میں چلا گیا۔ اور سب بھئے کو بھلا کر بڑے
گھمنڈ سے پھول کر سنگھاسن پر جا بیٹھا۔

ادھر شری رام جی نے انگد کو بُلایا۔ تو اُس نے آ کر چرنوں میں
سر جھکا دیا۔ انہوں نے اُس کو بڑے آدر سے پاس بٹھا کر اُس سے
ہنس کر پوچھا۔ ہے بالی کمار انگد۔ ہے تات مجھ کو بہت حیرانی ہے
جبھی میں تم سے پوچھتا ہوں۔ سچ سچ کہو۔ راون راکششوں کے
کُل کا شرومنی ہے۔ جس کی بھجاؤں کا اتھاہ بل سنسار بھر میں مشہور

ہے۔ تم نے اُن کے چار مکٹ اِدھر بھیج دئے۔ ہے ناتھ بتاؤ۔ تم
کو وہ کیسے مل گئے۔

انگد نے جواب دیا۔ ہے ناتھ - وید کہتے ہیں۔ کہ سام۔ دام۔
ڈنڈ اور بھید- یہ چاروں گُن راجاؤں کے ہردے میں موجود ہوتے
ہیں۔ اور یہ چاروں دھرم کے سُندر چرن ہیں۔ جن میں آپ جان کر
وہ چاروں راون کو چھوڑ کر آپ کے پاس آ گئے۔ راون میں دھرم
نہیں رہا۔ وہ آپ سے بمُکھ ہے اور کال کے بس میں ہے۔ ہے رگھو
ناتھ جی - اسی لئے وہ گُن راون کو چھوڑ کر آپ کے پاس چلے آئے ہیں

انگد کی چتر باتیں کانوں سے سُنکر شری رام جی ہنسنے لگے اور
انگد نے لنکا کی سب بات چیت اُن کو سُنا دی۔ جب شری رام جی نے
دُشمن کی سب خبر پائی۔ تو انہوں نے منتریوں کو اپنے پاس بُلا کر کہا۔
لنکا کے چار بڑے بڑے دروازے ہیں۔ اُن پر کس طرح حملہ کیا جائے۔
یہ سب وچار کر بتاؤ۔

تب سگریو- جاموَنت اور ببھیشن نے ہردے میں سورج کُل
کے شرومنی شری رام جی کا سمرن کر کے ایکا فیصلہ کر لیا اور بانروں کی
سینا کے چار دل بنا دئے۔ ہر ایک دل کے لئے ایک قابل سینا پتی
چُن لیا گیا۔ اور ہر ایک دل کو شری رام جی کا پرتاپ سمجھا دیا گیا
یہ سُنکر سب بانر شیر کی طرح گرجنے لگے۔ وہ سب یودھا شری رام
جی کے چرنوں میں سر جھکا کر پربتوں کے شکھر ہاتھوں میں لیکر دوڑ
رہے تھے۔ اور شری رام جی کی جے کے جیکارے پکارتے ہوئے سب
ریچھ اور بانر گرج گرج کر للکار رہے تھے۔ یہ جانتے ہوئے بھی

کہ لنکا کا قلعہ بہت مضبوط ہے۔ بانر شری رام جی کے پرتاپ سے
نڈر ہو کر چل پڑے۔ انہوں نے گھنگھور گھٹا کی طرح لنکا کو چاروں
طرف سے گھیر لیا۔ اور مکھ سے ہی ڈنکا بجانے لگے۔ شری رام جی کی
جے۔ لکشمن جی کی جے۔ بانرراج سگریو کی جے۔ اس طرح جے جے کار
بلاتے ہوئے بے بہا بل والے ریچھ اور بانر شیر کی طرح گرج رہے تھے
لنکا میں بھاری کولاہل مچ گیا۔ اسے سنکر بہا ابھیمانی راون
بولا۔ بانروں کا ڈھیٹ پن دیکھو۔ ایسا کہتے ہوئے اس نے راکشسوں
کی سینا کو بلا کر کہا۔ یہ بانر کال کی پریرنا سے چلے آئے ہیں۔ میرے
راکشس بھی بھوکے ہیں۔ ودھاتا نے ان کو گھر بیٹھے ہی بھوجن دے
دیا۔ یہ کہکر دشٹ راون پھر زور سے ہنس کر کہنے لگا۔ ہے یودھا
سب لوگ چاروں طرف جاؤ۔ اور ریچھ اور بانروں کو پکڑ پکڑ کر
کھا جاؤ۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی۔ راون کو ایسا ابھیمان تھا۔
جیسے ٹیٹہری پکشی کو ہوتا ہے۔ جو پنجے اوپر کو اٹھا کر سوتی ہے
اور سوچتی ہے کہ اگر آکاش گرے تو وہ اس کو پنجوں پر روک لیگی۔
وہ راکشس آ گیا پا کر ہاتھوں میں اچھے اچھے بھنڈی پال۔
سانگ۔ تومر۔ مدگر۔ تیز پرگھ۔ ترشول۔ تلوار۔ پھرسے۔ اور پربتوں
کے ٹکڑے لیکر چل پڑے۔ جیسے لال پتھروں کے ڈھیر کو دیکھ کر
دشٹ ماس ہاری پکشی دوڑتے ہیں۔ اور چونچ ٹوٹنے کا دکھ
محسوس نہیں کرتے۔ وہ بے سمجھ راکشس ایسے ہی دوڑ پڑے۔ اس
طرح انیک پرکار کے استر شستر اور دھنش بان دھارن کئے ہوئے
کروڑوں بلوان اور شور ویر راکشس یودھا لنکا کے قلعہ کے کنگوروں پر

چڑھ گئے۔ وہ قلعے کے کنگوروں پر ایسے شوبھا پا رہے تھے۔ جیسے سمیرو پربت پر بادل چھا رہے ہوں۔ یدھ میں ڈھول اور ڈنکے بجنے لگے۔ جن کو سنکر یودھاؤں کے من میں جوش بھر گیا بہت سے نگارے اور نفیریاں بجنے لگیں۔ جن کا شور سنکر کائروں کے ہردے پھٹنے لگے۔ انہوں نے جا کر بانروں کے جھنڈ دیکھے۔ جن میں بہت ہی مہان بل والے بھالوؤں کے بڑے بڑے یودھا تھے وہ دوڑ رہے تھے۔ اونچے نیچے ستھانوں کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ اور پربتوں کو توڑ کر راستہ بنا لیتے تھے۔ کروڑوں یودھا کٹکٹا رہے تھے۔ اور گرج رہے تھے۔ اور اپنے ہونٹ چبا کر اچھل رہے تھے۔

ادھر راون کی اور ادھر شری رام جی کی دہائی سنی رہی تھی دونوں طرف سے اپنے اپنے سوامیوں کے جے جے کار کے ساتھ لڑائی چھڑ گئی۔ راکشس پربتوں کے شکھر اٹھا کر نیچے گرا رہے تھے۔ اور بانر اچھل کر ان کو پکڑ لیتے تھے۔ اور الٹے گھما کر ان کو راکششوں پر پھینک دیتے تھے۔ بہادر بانر اور ریچھ پربتوں کے ٹکڑے لے لیکر قلعے کے اوپر پھینک رہے تھے۔ وہ جھپٹ کر راکششوں کے پیر پکڑ کر انہیں پرتھوی پر پٹک کر بھاگ آتے تھے۔ اور ان کو پھر للکارنے لگتے تھے۔ بڑے پھرتیلے۔ جوان اور پرتاپی بانر گرجتے ہوئے اچھل کر قلعہ پر چڑھ گئے۔ اور ادھر ادھر محلوں پر چڑھ کر شری رام جی کا یش گانے لگے۔ ایک ایک راکشس کو پکڑ کر ایک ایک بندر بھاگ جاتا تھا۔ اوپر آپ اور نیچے راکشس اس طرح وہ قلعہ سے پرتھوی پر آ گرتے تھے۔

شری رام جی کے پرتاپ سے بلوان بندروں کے جھنڈ راکشسوں کے جھنڈوں کو مسل مسل کر مار رہے تھے۔ بانر پھر سب طرف سے قلعہ پر چڑھ گئے۔ اور پرتاپ میں سورج کے سمان شری رام جی کی جے بلانے لگے۔ راکشسوں کے جھنڈ ویسے ہی بھاگ گئے۔ جیسے تیز ہوا کے جھونکوں سے بادلوں کے دل بکھر جاتے ہیں۔ لنکا میں گھور ہا ہا کار مچ گیا۔ بالک استریاں اور بیمار رونے لگے۔ کہ وہ کہاں جائیں۔ وہ سب مل کر راون کو گالیاں دینے لگے۔ کہ راج کرتے ہوئے اسی نے موت کو بلا لیا جب راون نے اپنے کانوں سے سنا کہ اس کی سینا گھبرا گئی ہے تو اپنے یودھاؤں کو واپس یدھ بھومی میں لوٹا کر وہ بڑے غصہ سے کہنے لگا۔ یدھ سے سمجھ ہو کر واپس آنے کی بات میں جس کے بارے میں سنونگا اس کو میں اس تیز تلوار سے مار ڈالونگا میرا سب کچھ کھاتے رہے اور انیک پرکار کے سکھ بھوگتے رہے اب یدھ کے میدان میں اپنے پرانوں سے پیار ہو گیا۔

یہ کڑوے بچن سنکر سب ڈر گئے۔ اور شرمندہ ہو کر یودھا لوگ غصہ میں آکر پھر یدھ کے میدان کو لوٹ گئے۔ یدھ میں مر جانے سے ہی یودھا کی شان ہے۔ یہ سمجھ کر انہوں نے پرانوں کا موہ تیاگ دیا۔ سب یودھا بہت سے استر شستر لیکر للکار للکار کر یدھ کرنے لگے۔ اور انہوں نے ریچھوں اور بانروں کو ترشولوں سے مار مار کر انہیں ویاکل کر دیا۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی۔ اگرچہ آگے جا کر وہ جیت جائیں گے۔ پر اس سمے تو ڈر سے گھبرا کر بانر بھاگنے لگے۔ کوئی کہتا تھا۔ انگد اور ہنومان کہاں

ہیں۔ اور کوئی کہتا تھا نل نیل اور بلوان دوِوِد کہاں ہیں۔
بلوان ہنومان جی نے جب اپنی سینا کو بھاگتے ہوئے سُنا۔ اُس وقت
وہ پشچم والے دروازے میں تھے۔ جہاں میگھ ناتھ یدھ کر رہا تھا۔
وہ دروازہ ٹوٹا نہیں تھا۔ اور بہت مشکل ہو رہی تھی ہنومان
جی کو بہت غصہ آگیا۔ اور وہ بلوان کال کی طرح گرجنے لگے۔ وہ
کود کر لنکا کے قلعے کے اوپر چڑھ گئے۔ اور پربت اُٹھا کر میگھ ناتھ
کی طرف دوڑے۔ انہوں نے اُس کا رتھ توڑ ڈالا۔ سارتھی کو
مار دیا۔ اور میگھ ناتھ کی چھاتی میں لات ماری۔ دوسرا سارتھی میگھ
ناتھ کو بیاکل جان کر دوسرے رتھ میں ڈال کر اُسے گھر لے گیا۔
جب انگد نے سُنا کہ ہنومان جی قلعے پر اکیلے ہی گئے ہیں۔ تو
وہ بندروں کے کھیل کی طرح کود کر قلعے کے اوپر چڑھ گئے۔ یدھ میں
راکششوں کا مقابلہ کرتے ہوئے دونوں بانر غصہ کھا گئے۔ ہردے
میں شری رام جی کے پرتاپ کو یاد کر کے دونوں دوڑ کر راون کے محل
پر چڑھ گئے۔ اور شری رام جی کی دہائی دینے لگے۔ انہوں نے
کلسوں سمیت محل کو گرا دیا۔ یہ دیکھ کر راون ڈر گیا۔ استریاں
ہاتھوں سے چھاتی پیٹنے لگیں۔ اور کہنے لگیں کہ اب کی بار دونوں
شرارتی بانر اکٹھے آگئے ہیں۔ دونوں بانر لیلا کر کے اُن کو ڈرانے لگے۔
اور شری رام جی کا یش سنانے لگے۔ پھر سونے کے ستونوں کو ہاتھ
میں لے کر وہ کہنے لگے۔ کہ شرارت شروع کی جائے۔ وہ گرج کر دشمن
کی سینا کے بیچ کود پڑے۔ اور اپنی بھاری بھجاؤں کے بے پناہ
بل سے راکششوں کو مارنے لگے۔ کسی کو لات سے اور کسی کو تھپڑ

سے مار مار کر وہ کہنے لگے - کہ تم شری رام جی کا بھجن نہیں کرتے -
اُس کا پھل پاؤ - وہ ایک راکشس کو دُوسرے سے رگڑ کر اُن کو مار
ڈالتے تھے - اور اُن کے سر توڑ کر نیچے پھینک دیتے تھے - وہ سر راون
کے آگے گر کر اسی طرح پھوٹ جاتے تھے - جیسے دہی کے کونڈے پھوٹ
رہے ہوں - جن بڑے بڑے مکھیا راکشسوں کو پکڑ پاتے اُن کے
پیر پکڑ کر اُن کو پربھو شری رام جی کے پاس پھینک دیتے تھے -
بھبھیشن اُن کا نام بتا دیتے اور شری رام جی اُن کو بیکنٹھ میں بھیج دیتے
وہ ہنسی سے بھرے ہوئے پوتر بھجن بولا - ہے تات - کچھ میری نصیحت
بھی سُن لو - جب سے تم سیتا جی کو ہر کے لائے ہو - تب سے
اتنے اشگن ہو رہے ہیں کہ کہے نہیں جاتے - وید اور پرانوں نے
جن شری رام جی کا یش گایا ہے اُن سے سمجھ ہو کر کسی نے سکھ نہیں
پایا - بھائی ہرنیہ کشیپ سمیت ہرنیاکش اور بلوان مدھو اور کیٹبھ
راکشسوں کو جنہوں نے مارا ہے - اُن ہی دیالو بھگوان شری رام
جی نے اوتار لیا ہے -

ماس پارائن چھبیسواں وشرام

جو شری رام جی کال کا رُوپ ہیں - دُشٹ رُوپی بن کے لئے جو
اگنی کے سمان ہیں - جو گنوں کے بھنڈار - اور گیان کی مورت ہیں -
اور شو جی اور برہما جی بھی جن کی سیوا کرتے ہیں - اُن سے ویر کیسا
اس لئے تم ویر چھوڑ کر اُن کو سیتا جی واپس دے دو - اور سب سے

نیم کرتے والے کرپا ندھان شری رام جی کا بھجن کرو۔

اُس کے بچن راون کو بان کے سمان لگے۔ اور وہ کہنے لگے۔ ارے بدقسمت۔ تو مُنہ کالا کر کے یہاں سے بھاگ جا۔ تو بوڑھا ہو گیا ہے۔ ورنہ میں تجھ کو مار ڈالتا۔ اب تو میری آنکھوں کے سامنے مت آنا۔ یہ سُنکر مالیہ وان اپنے من میں سوچنے لگا کہ شری رام جی اب راون کو مارنا ہی چاہتے ہیں۔ اور راون کو گالیاں دیتا ہوا وہاں سے اُٹھ کے چلا گیا۔

پھر میگھ ناتھ غصہ میں آ کر کہنے لگا۔ کل سویرے میں وہ کام کر کے دکھاؤں گا۔ جس سے تم حیران ہو جاؤ گے۔ میں بہت کچھ کروں گا۔ تھوڑا کیا کہوں۔

پُتر کے بچن سُنکر راون کو کچھ دھیرج ہو گیا۔ اُس نے میگھ ناتھ کو پریم سے گود میں بٹھا لیا۔ سوچتے سوچتے سویرا ہو گیا۔ اور بانر پھر چاروں دروازوں پر آ کر ڈٹ گئے۔ انہوں نے غصہ میں آ کر قلعے کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ نگر میں بڑا کولاہل مچ گیا۔ راکھشس انیک پرکار کے استر شستر لیکر دوڑے۔ اور انہوں نے قلعے کے پربتوں کے شکھر ڈھانے شروع کر دئے۔ انہوں نے پربتوں کے کروڑوں شکھر ڈھا دئے۔ جس پر انیک پرکار کے گولے چلنے لگے۔ وہ گولے بجر پات کی طرح گھنگھور شبد کرتے تھے۔ اور پرلے کال کے بادلوں کی طرح گرجتے تھے۔ بلوان بانر یودھا لڑتے تھے۔ کٹتے تھے۔ اور شریر کے چھلنی پر بھی وہ پیچھے نہیں ہٹتے تھے۔ وہ ان ہی پربتوں کو اُٹھا اُٹھا کر قلعے کے اوپر پھینک دیتے تھے۔ جس سے راکھشس جہاں تہاں

مر جاتے تھے۔ بانروں نے آکر پھر قلعے کو گھیر لیا اور یہ خبر پاکر بہادر میگھ ناتھ قلعے سے نیچے اُتر آیا۔ وہ گھونسا بجاتا ہوا بانروں کے سامنے چلا گیا اور پکار کر بولا۔ سب لوگوں میں مشہور دھنش دھارن کرنے والے اجودھیا کے راجہ دونوں بھائی رام اور لکشمن کہاں ہیں۔ بھائی کا دشمن بھبیشن کہاں ہے۔ میں آج سب کو اور اُس دُشٹ کو ضرور مار دوں گا۔ میگھ ناتھ بانروں پر بان اس طرح چھوڑنے لگا جیسے بے شمار پروں والے سانپ اڑتے آرہے ہوں۔ ہر جگہ بانر گرتے نظر آنے لگے۔ اس وقت کوئی میگھ ناتھ کے سامنے نہ آسکتا تھا۔ ڈر کے مارے گھبرا کر بانر اور بھالو ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ سب کی یدھ کی اچھیا جاتی رہی۔ یدھ کے میدان میں کوئی ایسا بانر یا بھالو نہ رہا۔ میگھ ناتھ نے جس کا پران چھوڑ کر باقی بل نہ ختم کر دیا ہو۔ اُس نے سب کو دس دس بان مارے جس سے بہادر بانر یودھا پرتھوی پر گر پڑے۔ پھر بلوان اور دھیرج وان میگھ ناتھ شیر کی طرح گرجنے لگا۔ اپنی سینا کو بیاکل دیکھ کر پون پتر ہنومان جی غصہ میں آکر اس طرح دوڑے جیسے کال آپ دوڑ رہا ہو۔ انہوں نے فوراً ایک بھاری پربت اکھاڑ کر بڑے غصے سے میگھ ناتھ پر دے مارا۔ اس پربت کو آتے دیکھ کر میگھ ناتھ تو آکاش میں چلا گیا۔ پر اُس کا رتھ۔ سارتھی اور گھوڑے سب نشٹ ہو گئے۔ ہنومان جی نے اس کو بار بار للکارا۔ پر وہ اُن کے سامنے نہ آیا۔ کیونکہ اُس کو اُن کے بل کا پتہ تھا۔

پھر میگھ ناتھ شری رام جی کے پاس جا کر اُن کو طرح طرح کی

گالیاں دینے لگا۔ اُس نے سب پرکار کے استر شستر اور دوسرے ہتھیار اُن پر خوب چلائے۔ پر شری رام جی نے اُن سب کو کاٹ کر نشٹ کر دیا۔ شری رام جی کا ایسا پرتاپ دیکھ کر مُورکھ میگھ ناد ہو گیا۔ اور اسی طرح مایا کرنے لگا۔ جیسے کوئی سانپ کا چھوٹا بچہ گرڑ کو پکڑ کر ڈرانے اور اُس کے ساتھ کھیل کرے۔ شیو جی اور برہما اور دوسرے سب چھوٹے بڑے جن کی بلوان مایا کے بس میں ہیں۔ اُن شری رام جی کو مُورکھ میگھ ناتھ اپنی مایا دکھا رہا تھا۔ آکاش پر چڑھ کر وہ بہت سے انگارے برسانے لگا۔ پرتھوی سے جل کی دھارائیں پرکٹ ہونے لگیں۔ اور بھوت پریت اور پشاچ عجیب انداز سے ناچ ناچ کر "مارو کاٹو" کی بولی بول رہے تھے۔ وہ کبھی تو خون - بال اور ہڈیاں برساتا تھا۔ اور کبھی بہت پتھر پھینک دیتا۔ پھر اُس نے دھول برسا کر ایسا اندھیرا کر دیا۔ کہ اپنا ہی ہاتھ نظر نہ آتا تھا۔ اُس کی مایا دیکھ کر بانر دیا کل ہو گئے۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ اب سب کی موت ہونے والی ہے۔

یہ عجیب حالت دیکھ کر شری رام جی مسکرانے لگے۔ اُن کو پتہ لگ گیا کہ سب بانر ڈر گئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایک ہی بان سے میگھ ناتھ کی سب مایا اس طرح کاٹ ڈالی جس طرح سورج اندھیرے کو ختم کر دیتا ہے۔ شری رام جی نے جب اُن پر دیا کی درشٹی ڈالی تو سب بانر اور ریچھوں کا بل اتنا بڑھ گیا۔ کہ وہ یدھ میں روکنے سے بھی نہ رُکتے تھے۔ پھر شری رام جی کی آگیا پا کر انگد وغیرہ بانروں کو ساتھ لیکر ہاتھ میں دھنش بان لئے لکشمن جی بڑے غصہ میں چلے

اُن کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔ اُن کی چھاتی چوڑی اور اُنکی بھجائیں
بی تھیں اور اُن کا شریر ہماچل پربت کے سمان تھا۔ کچھ کچھ لالی لئے ہوئے
گورے رنگ کا تھا۔

ادھر راون نے بھی مہان یودھا بھیج دئے۔ جو انیک پرکار
کے استر شستروں سے لیس ہو کر دوڑ پڑے۔ اُن کو دیکھ کر شری
رام جی کی جے بلاتے ہوئے بانر ہاتھوں میں پربت۔ ناخن اور برکش
روپی استر لیکر دوڑنے لگے۔ وہ سب اپنی اپنی جوڑی کے یودھاؤں
سے ٹکر لینے لگے۔ دونوں ہی طرف جیتنے کی خواہش موجود تھی۔
جیت پانے والے بانر گھونسوں اور لاتوں سے راکشسوں کو مارتے
تھے۔ دانتوں سے کاٹتے تھے۔ اور مار مار کر اُن کو پچھاڑ ڈالتے
تھے۔ "مارو۔ مارو۔" "پکڑو۔ پکڑو۔" "پکڑ کر مارو"۔ سر توڑ دو" بھجائیں
اکھاڑ دو۔ ایسے شبد تو کھنڈوں میں چھا رہے تھے۔ اور بہت سے
ادھر ادھر گر پڑتے تھے۔

دیوتا لوگ آکاش سے اس ڈراونے یدھ کو دیکھ رہے تھے
کبھی ڈر جاتے تھے۔ اور کبھی خوش ہو جاتے تھے۔ یدھ کے میدان
میں خون گڑھوں میں بھر بھر کر جم گیا تھا۔ اور اس پر دھول اس
طرح اُڑ رہی تھی جیسے انگاروں کی ڈھیری پر راکھ چھا رہی ہو۔ گھائل
یودھا اس طرح شوبھا پا رہے تھے۔ جیسے پھولے ہوئے ڈھاک
کے برکش ہوں۔ میگھ ناتھ اور لکشمن جی دونوں مہا بلی بہت غصہ
سے آپس میں لڑ رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو جیت نہیں سکتے
تھے۔ راکشس میگھ ناتھ جب چھل بل اور چالاکی کرنے لگا لکشمن جی نے

غصہ میں آکر اُس کے سارتھی کو مار ڈالا۔ اور اُس کے رتھ کو توڑ دیا۔ وہ میگھ ناتھ پھر کئی طرح کا رستے حملہ کرنے لگے۔ اور میگھ ناتھ کے صرف پران ہی باقی رہ گئے۔ میگھ ناتھ اپنے من میں سوچنے لگا۔ کہ اب تو بھاری مصیبت آپڑی ہے۔ لکشمن میرے پران ہر لیگا۔ یہ سوچ کر اُس نے ویروں کو مارنے والی شکتی چلا دی۔ جو تیج کے بھنڈار لکشمن جی کی چھاتی میں جا لگی۔ شکتی کے لگنے سے لکشمن جی کو مورچھا آ گئی۔ اور میگھ ناتھ نڈر ہو کر اُن کے پاس آ گیا۔ میگھ ناتھ کے سمان کروڑوں یودھا لکشمن جی کو اُٹھانے لگے۔ پر جگت کے آدھار شیش ناگ کے اوتار کو وہ کیسے اُٹھا سکتے تھے۔ اور وہ شرمندہ ہو کر چلے گئے شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی۔ جن کے کرودھ کی اگنی چودہ لوکوں کو ایک کشن میں جلا دیتی ہے اور دیوتا۔ منش اور سب چراچر جن کی سیوا کرتے ہیں۔ اُن کو یدھ میں کون ہرا سکتا ہے۔ اِس لیلا کو وہی سمجھ سکتا ہے جس پر شری رام جی کی مہر ہو۔

شام ہوتے ہی دونوں طرف کی سینائیں لوٹ گئیں۔ اور سیناپتی اپنی اپنی سینا کو سنبھالنے لگے۔ سروویاپک۔ برہم۔ کبھی نہ ہارنے والے سب لوکوں کے سوامی اور دیا کے بھنڈار شری رام جی نے پوچھا۔ لکشمن کہاں ہے۔ اتنے میں ہنومان جی اُن کو وہاں لے آئے۔ چھوٹے بھائی لکشمن جی کو اس حالت میں دیکھ کر شری رام جی بہت دُکھی ہو گئے۔ جاموتنت نے کہا۔ لنکا میں سکھین وید رہتا ہے۔ اُسے لانے کے لئے کسے بھیجا جائے۔ یہ سنکر ہنومان جی چھوٹا سا روپ دھارن کر کے گئے۔ اور سکھین وید کو اُس کے گھر سمیت اُٹھا لائے۔ سکھین

وشیشٹ نے آ کر شری رام جی کے چرنوں میں نمسکار کیا۔ اور پربت اور
اوشدھی کا نام بتا کر کہا۔ کہ ہے پون کے پتر ہنومان۔ تم پیا اوشدھی
لینے جاؤ۔ شری رام جی کے چرن کملوں کو ہردے میں دھیان کر اور اپنا بل
درشن کر کے ہنومان جی چل پڑے۔

ادھر لنکا کے ایک دوت نے جا کر یہ ساری بات راون کو بتا
دی۔ یہ سنکر راون نے کال نیمی راکشس کے گھر جا کر اس کو سب بات
سنا دی اور اس کو ہنومان کا راستہ روکنے کے لئے کہا۔ کال نیمی نے
بار بار اپنا سر پیٹ کر کہا۔ تمہارے دیکھتے دیکھتے جس نے لنکا جلا دی
اس کا راستہ کون روک سکتا ہے۔ ہے ناتھ۔ آپ شری رام کا بھجن
کر کے اپنا کلیان کیجئے۔ اب جھوٹی ڈینگیں مارنا چھوڑ دو۔ آنکھوں کو
آنند دینے والے کمل کے سمان ان کے شیام سندر شریر کا ہردے
میں دھارن کیجئے۔ اہنکار۔ ممتا اور مد کو چھوڑ دو۔ تم موہ روپی
نیند سو رہے ہو۔ اٹھو اور جاگو۔ جو کال روپی سانپ کو کھا جاتا ہے
کیا سوپن میں بھی اس کو کوئی جیت سکتا ہے۔

یہ سنکر راون کو بڑا غصہ آ گیا۔ کال نیمی نے سوچا۔ کہ شری
رام جی کے دوت کے ہاتھوں ہی مروں تو اچھا ہے۔ یہ دشٹ تو پاپ
کی مورت ہے۔ من میں یہ سوچ کر وہ وہاں سے چل پڑا۔ اور اس
نے راستہ میں مایا رچ دی۔ اس نے ایک تالاب مندر اور سندر
باغ وہاں بنا دیا۔ ہنومان نے اس سندر آشرم کو دیکھ کر من میں
سوچا۔ کہ منی کی آگیا پا کر جل پی لوں۔ تا کہ تھکاوٹ دور ہو جائے
کال نیمی وہاں پر منی کا بھیس دھارن کئے ہوئے بیٹھا تھا۔ وہ چھلیا

اپنی مایا سے مایا کے سوامی شری رام جی کے دوُت کو موہت کرنا چاہتا تھا۔ ہنومان جی نے اُس کے پاس جا کر نمسکار کیا۔ تو وہ کپٹی منی شری رام جی کے گنوُں کا ورنن کرنے لگا۔ وہ کہنے لگا۔ راون اور شری رام جی میں جو یدھ ہو رہا ہے اُس میں شری رام جی کی جیت ہوگی اس میں کوئی شک نہیں۔ ہے بھائی۔ میں یہاں رہتے ہوئے بھی سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ مجھ میں گیان کی درشٹی کا بہت بل ہے ہنومان نے پینے کے لئے جل مانگا۔ تو اُس نے اپنا کمنڈل دے دیا۔ ہنومان جی نے کہا۔ میری پیاس تھوڑے جل سے نہیں بجھے گی۔ تب اُس منی نے کہا۔ تالاب میں اشنان کر کے تم جلدی واپس آؤ۔ تو میں تم کو منتر دے دوں گا۔ جس سے تم کو سب گیان ہو جائے گا۔

تالاب میں داخل ہوتے ہی ایک مگر مچھ کی استری نے گھبرا کر ہنومان جی کا پاؤں پکڑ لیا۔ اور ہنومان جی نے اُس کو جھٹ مار ڈالا تب وہ دیوتاؤں کا شریر دھارن کر کے بمان پر سوار ہو کر آکاش کی طرف جا کر بولی۔ ہے بانر۔ آپ کا درشن کر کے میرا شاپ جاتا رہا۔ ہے تات۔ درباسا رشی نے مجھ کو جو شاپ دیا تھا وہ مٹ گیا۔ ہے بانر یہ منی نہیں بلکہ ایک راکشس ہے۔ میری بات سچ مانو۔ ایسا کہہ کر جوں ہی وہ اپسرا چلی گئی۔ ہنومان کال نمی راکشس کے پاس چلے گئے اور کہنے لگے۔ ہے منی۔ پہلے گورو دکشنا لے لو۔ پھر مجھے منتر دے دینا۔ انہوں نے کال نمی کو اپنی پونچھ میں لپیٹ کر اُسے پچھاڑ کر نیچے گرا دیا۔ مرتے سمے کال نمی نے اپنا اصلی روپ پرکٹ کر دیا اور رام رام کہتے ہوئے پران چھوڑ دئے۔ یہ دیکھ کر ہنومان جی خوش ہو کر

آگے چل پڑا ہے۔

وہاں جا کر ہنومان جی نے پربت تو دیکھ لیا۔ پر وہ اوشدھی کو نہ پہچان سکے۔ اس لئے انہوں نے اچانک پربت کو ہی اُکھاڑ لیا۔ پربت کو اُٹھا کر ہنومان جی رات ہی رات میں آکاش مارگ سے دوڑنے لگے۔ اور جب وہ اجودھیا کے اوپر سے گذرے تو بھرت جی نے یہ سمجھ کر کہ یہ کوئی راکشس ہے کان تک دھنش کھینچ کر بنا پھل والا بان چھوڑ دیا۔ بان لگتے ہی ہنومان جی رام رام کہتے ہوئے پرتھوی پر گر پڑے۔ اور اُن کے پیارے بچن سُنکر بھرت جی فوراً دوڑ کر اُن کے پاس آ گئے۔ انہوں نے ہنومان جی کو ویاکل دیکھ کر اُن کو چھاتی سے لگا لیا۔ اُس نے اُن کو کئی پرکار سے جگانے کی کوشش کی پر وہ نہ جاگے۔ تب بھرت جی بہت اداس ہو گئے۔ اور وہ من میں بہت دُکھی ہو گئے۔ وہ آنکھوں میں جل بھر کر کہنے لگے۔ جس ودھاتا نے مجھے شری رام جی سے بمکھ کیا۔ اسی نے یہ بھاری دُکھ دے دیا۔ اگر من۔ بچن۔ اور کرم سے میں شری رام جی سے نِشکام پیار کرتا ہوں۔ اور اگر شری رام جی مجھ پر خوش ہیں تو ہے بانر۔ تمہاری تھکاوٹ اور درد جاتا رہے۔ ان شبدوں کے سُنتے ہی ہنومان جی اجودھیا ناتھ شری رام جی کی جے ہو کہتے ہوئے اُٹھ بیٹھے۔ بھرت جی نے اُن کو ہردے سے لگا لیا۔ اُن کے شریر میں رومانچ آ گیا۔ اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ شری رام جی کو یاد کر کے اُن کے من میں پریم نہیں سماتا تھا۔

بھرت جی نے کہا۔ ہے تات۔ چھوٹے بھائی لکشمن اور ماتا سیتا جی سمیت سُکھ کی کھان شری رام جی کی کشل کہو۔ ہنومان جی نے تھوڑے

شبدوں میں سب حال بتا دیا۔ جسے سُنکر بھرت جی بہت دُکھی ہوکر
پچھتانے لگے۔ ہا دیو۔ میں نے سنسار میں کیوں جنم لیا۔ میں شری
رام جی کے ایک بھی کام نہ آیا۔ پھر بُرا وقت دیکھ کر اور من میں دھیرج
دھر کر انھوں نے ہنومان جی سے کہا۔ ہے تات۔ تمہیں جانے میں
دیر ہو جائیگی اور سویرا ہوتے ہی کام بگڑ جائے گا۔ تم پربت سمیت
میرے بان پر بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں ابھی شری رام جی کے پاس بھیج دیتا ہوں۔
یہ سُنکر ہنومان جی کے من میں ابھیمان پیدا ہو گیا۔ کہ میرے
بوجھ سے بان کیسے چلے گا۔ اور شری رام جی کے سبھاؤ کو وچار کر
بھرت جی کے چرنوں میں نمسکار کرتے ہوئے کہنے لگے۔ ہے پربھو۔ ہے
ناتھ۔ آپ کے پرتاپ کو من میں رکھ کر میں فوراً وہاں چلا جاؤنگا
ایسا کہکر بھرت جی کے چرنوں میں نمسکار کر کے اور ان کی آگیا پاکر
ہنومان جی چل پڑے۔ وہ من میں بھرت جی کے بل۔ شیل۔ گُن اور
سوامی شری رام جی کے چرنوں سے اپار پریم کی بار بار تعریف کرتے
جا رہے تھے۔

ادھر شری رام جی لکشمن کو دیکھ کر سادھارن لوگوں کی طرح
کہنے لگے۔ کہ آدھی رات بیت چکی ہے۔ پر ہنومان جی نہیں آئے
اور یہ کہکر انھوں نے لکشمن جی کو ہردے سے لگا کر کہا۔ ہے بھائی۔
تمہارا سبھاؤ ہمیشہ بہت نرم رہا۔ تم مجھے کبھی دُکھی نہیں دیکھ
سکتے تھے۔ میرے ہت کے لئے تم نے ماتا پتا کو بھی چھوڑ دیا۔ اور
بن میں سردی۔ دھوپ اور ہوا کو سہن کیا۔ اے بھائی۔ وہ پریم
اب کہاں گیا۔ میری گھبراہٹ کے بچنوں کو سُنکر اُٹھتے کیوں نہیں

اگر مجھے بیتہ ہوتا کہ بنباس میں بھائی سے جُدائی ہو جائے گی تو میں پتا جی کی آگیا کبھی نہ مانتا - پُتر - دھن - استری - گھر اور پریوار یہ سب دُنیا میں بار بار ملتے رہتے ہیں - اور نشٹ ہوتے رہتے ہیں پر ہے بھائی - تم من میں وچار کر جاگ پڑو - کہ دُنیا میں سگا بھائی پھر نہیں ملتا - ہے بھائی - اگر موُرکھ ودھاتا مجھے زندہ رکھے - تو تیرے بنا میرا جینا بھی ایسا ہی ہو گا جیسے پروں کے بنا پکشی منی کے بنا سانپ اور سُونڈ کے بنا ہاتھی بہت دُکھی ہو جاتا ہے - استری کے لئے پیارے بھائی کو کھو کر میں اجودھیا کون سا مُنہ لیکر جاؤں گا - استری کا نقصان ہونے سے کوئی خاص نقصان نہ تھا - ہے پُتر - اب میرا لاپرواہ اور سخت ہردے بدنامی اور تمہارا شوک دونوں کو سہے گا - ہے تات تم اپنی ماتا کے ایک ہی پُتر ہو - اور اس کے پرانوں کا آدھار ہو - انہوں نے مجھے سب طرح سے سُکھ دینے والا اور پرم ہتیشی جان کر تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا تھا - اب میں جا کر اُن کو کیا جواب دُوں گا - ہے بھائی - اُٹھ کر مجھے بتاتے کیوں نہیں

بھگتوں کی سب چنتا کو دُور کرنے والے شری رام جی بہت طرح ایسے سوچ کر رہے تھے - ان کی کمل دل کے سمان آنکھوں سے جل بہہ رہا تھا - شو جی کہتے ہیں - ہے پاربتی - شری رام جی جیسا اور کوئی نہیں اور وہ اکھنڈ ہیں - بھگتوں کے پیار سے بھگوان نے لیلا کر کے یہاں عام لوگوں کی گتی دکھائی ہے -

شری رام جی کا وِرلاپ کانوں سے سُن کر بانروں کے جھُنڈ سب ویاکل ہو گئے - اور اسی سمے ہنومان جی اس طرح آ گئے جیسے

دیا رس میں ویر رس آ گیا ہو۔ شری رام جی جو ہنومان جی کے بہت مشکور تھے۔ اور ہر طرح سے چتر تھے۔ بہت خوش ہو کر ہنومان جی سے ملے۔ اور سکھین وید نے فوراً ایسا اُپائے کیا جس سے لکشمن جی خوش ہو کر اٹھ بیٹھے۔

شری رام جی بھائی لکشمن کو ہردے سے لگا کر ملے۔ سب ریچھ اور بانر خوش ہو گئے۔ پھر ہنومان جی نے سکھین وید کو ویسے ہی گھر پہنچا دیا۔ جیسے اُنہیں لایا تھا۔

یہ خبر پا کر راون دُکھی ہو کر اپنا سر پیٹنے لگا۔ وہ گھبرا کر کنبھ کرن کے پاس گیا۔ اور بہت سا اُپائے کر کے اُس کو جگا دیا۔ راکشس کنبھ کرن جاگا۔ تو وہ ایسے دکھائی دیتا تھا۔ جیسے کال نے ہی ساکشات شریر دھارن کر لیا ہو۔ اُس نے پوچھا ہے بھائی۔ تمہارا منہ کیوں سوکھ رہا ہے۔ راون نے وہ سب کتھا اُس کو سُنا دی۔ جس طرح وہ سیتا جی کو اُٹھا لایا تھا۔ اور کہا۔ ہے بھائی۔ بانروں نے سب راکشسوں کو مار ڈالا ہے۔ اور بڑے بڑے یودھاؤں کو بھی مار دیا۔ درمکھ۔ سُروپینش بھاکنک بھاری یودھا اتی کائے اور اکمپن اور مہودر وغیرہ دوسرے سبھی مہاویر یودھا یدھ کے میدان میں مارے جا چکے ہیں۔

راون کے بچن سُن کر کنبھ کرن دُکھی ہو کر بولا۔ جگت ماتا سیتا کو ہر لا کر اب تو کلیان کیسے چاہتا ہے۔ ہے راکشس راج راون تم نے اچھا نہیں کیا۔ اب مجھے آ کر کیوں جگا دیا ہے تاتا اب بھی ابھیمان چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کرو۔ تو تمہارا کلیان

ہو سکتا ہے - ہے راون - کیا رگھو ناتھ جی منش ہیں جن کے سیوک ہنومان جیسے ہیں - ہاں بھائی - تم نے بہت بُرا کیا - جو پہلے ہی آ کر مجھے یہ بات نہ بتائی کہ ہے سوامی - تم نے اُس پرم دیوتا سے دیر کیا ہے - شوجی برہما وغیرہ سب دیوتا جن کے سیوک ہیں - نارد منی نے مجھ کو جو گیان سُنایا تھا میں وہ تم کو بتا دیتا - پر اب تو سمے نکل چکا ہے - ہے بھائی - اب تو مجھے جی بھر کر مل لو - میں جا کر اپنی آنکھوں کو سپھل کروں گا - اور شیام شریر والے اور کمل جیسی آنکھوں والے - بھگتوں پر کار کے دکھ کو دور کرنے والے شری رام جی کا جا کر درشن کروں گا - شری رام جی کے روپ اور گنوں کو یاد کر کے ایک کشن کے لئے کمبھ کرن پریم میں مگن ہو گیا - راون نے کروڑوں شراب کے گھڑے اور بہت سے بھینسے منگوائے - تو کمبھ کرن بھینسوں کو کھا کر اور شراب پی کر بجلی کی کڑک کی طرح گرجنے لگا - نشے میں چور اور یدھ کے لئے بیتاب کمبھ کرن لنکا کے قلعہ کو چھوڑ کر اکیلا چل پڑا - اس نے اپنے ساتھ کوئی سینا بھی نہ لی - اس کو دیکھ کر بھبھیشن آگے آیا اور اُس کے چرنوں میں گر کر اس نے اپنا نام بتایا - چھوٹے بھائی کو اٹھا کر کمبھ کرن نے چھاتی سے لگا لیا - اور شری رام جی کا بھگت جان کر اس سے خاص پیار کیا - بھبھیشن نے کہا - ہے تات - اُس کو بہت کی صلاح دینے پر اور وچار بتانے پر راون نے مجھے لات مار دی - اسی اپمان کے کارن میں شری رام جی کے پاس چلا آیا - ہے بھائی نے مجھ دین دیکھ کر مجھ کو اپنی شرن دے دی ہے

کنبھ کرن بولا۔ ہے پتر سُن ۔ راون تو کال کے بس میں ہے۔
وہ کیا اب اچھی شکشا مان سکتا ہے۔ ہے بھبیشن تو دھنیہ ہے۔
تو راکشس کُل کا بھوشن ہے۔ ہے بھائی۔ تو نے کُل کے یش کو
چار چاند لگا دیئے ہیں۔ جو سوبھا اور سُکھ کے بھنڈار شری رام جی
کی بھگتی کر رہا ہے۔ من ۔ بچن اور کرم سے چھل کپٹ چھوڑ کر اُن
کا بھجن کرنا۔ ہے ویر۔ اب تم جاؤ۔ میں کال کے بس ہو کر آیا ہوں
مجھے اپنا پرایا کچھ نہیں سوجھتا۔

بھائی کے بچن سُن کر بھبیشن لوٹ گیا۔ اور تینوں لوک کے
بھوشن شری رام جی کے پاس جا کر اُس نے کہا۔ ہے ناتھ۔ پربت
کے سمان شریر والا بہت بلوان کنبھ کرن آ رہا ہے۔ جب بانروں
نے کانوں سے اتنا سُنا تو وہ بہادر کلکلی مارتے ہوئے دوڑ
پڑے۔ انہوں نے برکش اور پربت اُکھاڑ کر اٹھا لئے اور بڑے
کرودھ سے دانت کٹکٹاتے ہوئے اُن کو کنبھ کرن پر پھینکنے لگے
ریچھ اور بانر کروڑ کروڑ پربتوں کے شکھر اس پر ایک ایک بار ہی
گرا رہے تھے۔ پر نہ تو کنبھ کرن کے من پر کچھ اثر ہوا۔ نہ ہی اس
کے شریر کا کچھ بگڑا۔ جیسے مدار کے پھلوں کے مارنے سے ہاتھی
پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ پر جب ہنومان جی نے اس کو ایک
گھونسا مارا۔ جس سے وہ ویاکل ہو کر پرتھوی پر گر گیا۔ اور اس
کا سر گھومنے لگا۔ اس نے اٹھ کر ہنومان جی کو ایسا مارا کہ وہ
چکر کھا کر پرتھوی پر گر پڑے۔ اس کے بعد کنبھ کرن نے نل اور نیل
کو پچھاڑ کر نیچے گرا دیا۔ بانروں کی سینا بھاگنے لگی۔ وہ سب

ڈر گئے۔ اور کوئی اُس کے سامنے نہ آتا تھا۔ بے حد بل والا کنبھ
کرن پھر سگریو سمیت انگد وغیرہ بانروں کو چھوڑ کے بانروں
کے راجہ سگریو کو بغل میں دبا کر چلنے لگا۔ شوجی کہتے ہیں۔ اے
پاربتی۔ شری رام جی بھگوان کی ایسی لیلا کر رہے تھے۔ جیسے سانپوں
کے جھنڈ میں مِل کر گرڑ کھیلتا ہو۔ جو بھرکٹی کے اشارہ کرنے
ہی کال کو بھی کھا جاتا ہے۔ اُسے کیا ایسا یدھ شوبھا دیتا ہے۔
بھگوان سنسار کو پوتر کرنے والا ایسا لیلا پھیلا رہے ہیں۔ جس کو
گا کر منش بھو ساگر کو پار کر جائیں گے۔

جب مورچھا دور ہوئی۔ تو ہنومان جی [illegible] اور سگریو کو
ڈھونڈنے لگے۔ ادھر راستہ میں جب سگریو کی مورچھا دور ہوئی۔
تو وہ کنبھ کرن کی بغل سے نکل گئے۔ کیونکہ کنبھ کرن نے اُن کو
مرا ہوا سمجھا تھا۔ سگریو جی دانتوں سے کنبھ کرن کے ناک اور کان
کاٹ کر گرجنے لگے۔ اور کنبھ کرن کو تب پتہ لگا جب وہ آکاش
کو جانے لگے۔ اُس نے پھر پکڑ کر سگریو کو پرتھوی پر پھینک دیا۔
اور سگریو نے بڑی پھرتی سے اٹھ کر اُس کو ایک گھونسا مارا۔
پھر سگریو جی شری رام جی کے پاس جا کر بولے۔ شری رام جی کی جے ہو
جے ہو۔ جے ہو۔

ناک اور کان کٹ جانے پر کنبھ کرن کو بہت دُکھ ہوا۔ اور
وہ غصہ میں آ کر لوٹ پڑا۔ ایک تو وہ پہلے ہی ڈراونا تھا دوسرے
بنا ناک اور کان ہونے کی وجہ سے وہ اور بھی بھیانک نظر آنے لگا
اور بانر اُس کو دیکھ کر ڈرنے لگے۔ رگھوونش منی شری رام جی کی جے

جے ہو۔ ایسا پکارتے ہوئے بانر ہو ہو کر اُس کی طرف دوڑ پڑے۔
انہوں نے ایک ہی ساتھ اُس پر پیڑوں اور پربتوں کی ورشا کر دی۔
کمبھ کرن یدھ کے جوش میں اُن کے سامنے اس طرح آ گیا جیسے غصہ
میں آ کر کال ہی آ رہا ہو۔ وہ کروڑوں بانروں کو پکڑ پکڑ کر کھانے
لگا۔ وہ بانر اُس کے منہ میں اس طرح سما رہے تھے۔ جیسے ٹڈیاں
پربت کی گپھا میں سما جاتی ہیں۔ اُس نے کروڑوں بانروں کو اپنے
شریر سے مسل کر پھینک دیا۔ کروڑوں کو ہاتھ سے مسل کر پرتھوی
کی دھول میں ملا دیا۔ پیٹ میں گئے ہوئے ریچھ اور بانروں کے
ٹھٹھ کے ٹھٹھ اُس کے منہ۔ ناک اور کانوں کے راستے نکل نکل
کر بھاگنے لگے۔ یدھ کے نشہ میں چور کمبھ کرن ابھیمان سے اس
طرح یدھ کرنے لگا۔ مانو ودھاتا نے اُسے سارا سنسار ارپن کر دیا
ہو۔ اور وہ اُس کو نگل رہا ہو۔ اچھے اچھے یودھا یدھ کے میدان
سے لوٹ پڑے اور پیچھے پھر کے بھی نہ ٹھہر سکتے تھے۔ اُن کو نہ آنکھوں
سے کچھ دکھائی دیتا تھا۔ نہ کانوں سے کچھ سنتا تھا۔ جب راکشسوں
کی سینا کو پتہ لگا کہ کمبھ کرن نے بانروں کی سینا کو تتر بتر کر دیا
ہے تو وہ بھی دوڑ کر آ گئی۔

جب شری رام جی نے دیکھا کہ اُن کی سینا ویاکل ہو گئی ہے۔
اور دشمن کی سینا آ گئی ہے تو انہوں نے کہا۔ ہے سگریو۔ ہے وبھیشن
ہے لکشمن۔ تم سب لوگ سینا کو سنبھالو۔ اور میں اس دشٹ کے بل
اور سینا کو دیکھتا ہوں۔ ہاتھ میں دھنش اور کمر میں ترکش سجا کر
شری رام جی دشمن کی سینا کو پامال کرنے لگے۔ انہوں نے پہلے دھنش

کا ٹنکار کیا۔ جس کی گھور آواز سے دشمن کی سینا بہری ہو گئی۔ پھر
سبھی پرتگیا کرنے والے شری رام جی نے ایک لاکھ بان چلائے۔ اور وہ
بان ایسے چلے۔ جیسے پروں والے کال روپی سانپ ہوں۔ چاروں طرف بان
ہی بان نظر آتے تھے۔ جن سے راکشس یودھا کٹ رہے تھے۔ اُن
کے پیر۔ چھاتی۔ سر اور بھجائیں کٹ کٹ کر گر رہے تھے۔ اور بہت
سے یودھاؤں کے سو سو ٹکڑے ہو جاتے تھے۔ گھائل یودھا چکر
کھا کھا کر پرتھوی پر گر رہے تھے۔ جن میں سے کچھ اچھے یودھا سنبھل
کر پھر اُٹھ کر لڑنے لگتے تھے۔ کئی ایک راکشس بان لگتے ہی بادلوں
کی طرح گرجنے لگتے تھے۔ اور کچھ راکشس تیز بانوں کو دیکھ کر ہی بھاگ
جاتے تھے۔ بنا سر کے ہی کچھ دھڑ اِدھر اُدھر دوڑتے پھرتے تھے۔
اور پکڑو پکڑو۔ مارو مارو کا شور مچاتے ہوئے چلا رہے تھے۔

شری رام جی کے بانوں نے کشن بھر میں ان بھینکر راکشسوں
کو کاٹ کر رکھ دیا۔ اور سب بان لوٹ کر پھر اُن کے ترکش میں آ
گئے۔ کمبھ کرن من میں سوچنے لگے۔ کہ شری رام جی نے تو کشن بھر
میں راکشسوں کی سینا کو مار ڈالا ہے۔ اس لئے اس کو بہت غصہ آ
گیا۔ اور وہ شیر کی طرح گرجنے لگا۔ وہ غصہ میں آ کر پربت اکھاڑ
لیتا تھا۔ اور جہاں بھاری بانر یودھا ہوتے تھے وہیں گرا دیتا تھا
شری رام جی نے بڑے بڑے پربتوں کو آتے دیکھا۔ تو اُن کو بانوں
سے کاٹ کر دھول کے سمان کر دیا۔ پھر انہوں نے کرودھ کر کے
دھنش کو تان کر بہت بھینکر بان چھوڑے۔ جو کمبھ کرن کے شریر
میں گھس کر اس طرح نکل جاتے تھے۔ جیسے بادلوں میں بجلی نظر آتی

ہے۔ اُس کے کالے شریر سے بہتا ہُوا خون ایسا اچھا لگتا تھا جیسے
کاجل کے پربت میں سے گیرُو کے پرنالے بہہ رہے ہوں۔ اُس کو دُور تک
دیکھ کر ریچھ اور بانر اُس کی طرف دوڑے اور اُن کو پاس آتے دیکھ
کر کمبھ کرن ہنسنے لگا۔ وہ بہت اُونچی آواز سے گرجنے لگا۔ اور
کروڑ کروڑ بانروں کو پکڑ پکڑ کر مست ہاتھی کی طرح اُن کو پرتھوی
پر پٹکنے لگا۔ اور سارا کھا ہی راون کی دوہائی دینے لگا۔ ریچھ اور بانروں
کے جھنڈ اس طرح بھاگنے لگے۔ جیسے بھیڑیئے کو دیکھ کر بھیڑوں کے
جھنڈ بھاگ جاتے ہیں۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی۔ بانر اور
ریچھ دیاکل ہو کر دُکھ بھری بانی سے پکارتے ہوئے بھاگنے لگے
وہ کہہ رہے تھے۔ یہ راکشس تو کال کے سمان ہے۔ جو بانر کُل روپی
دیس پر پڑنا چاہتا ہے۔ ہے کھر کے دُشمن۔ ہے شرناگتوں کے دُکھ
دُور کرنے والے۔ ہے کرپا روپی جل کے دھارن کرنے والے بادل روپی
شری رام جی۔ ہماری رکشا کیجئے۔

ایسے درد بھرے بچن سُن کر شری رام جی دھنش بان کو سنبھال
کر چل پڑے۔ مہابلی شری رام جی اپنی سینا کو پیچھے چھوڑ کر آپ
غصہ میں آ کر آگے چلنے لگے۔ اُنہوں نے دھنش کو کھینچ کر سو بان چلا
دیئے۔ جو چھوٹ کر کمبھ کرن کے شریر میں دھس گئے۔ بان لگتے ہی
وہ کرودھ میں آ کر دوڑا۔ جس سے پربت ڈگمگانے لگے۔ اور پرتھوی
ہلنے لگی۔ اس نے ایک پربت اُکھاڑا۔ تو شری رام جی نے وہ بھجا
کاٹ ڈالی۔ تب کمبھ کرن بائیں ہاتھ میں لے کر دوڑا۔ تو اُنہوں
نے وہ بھجا بھی کاٹ ڈالی۔ بھجاؤں کے جانے پر وہ دُشٹ کمبھ

کرن ایسے لگتا تھا جیسے پیروں کے بنا مندراچل پربت ہو۔ اس نے
گہری نظر سے شری رام جی کو ایسے دیکھا جیسے وہ تینوں لوکوں
کو نگلنا چاہتا ہو۔ وہ بھینکر شور مچاتا ہوا منہ پھاڑ کر دوڑا
تو آکاش میں سدھ اور دیوتا سب ڈر گئے۔ اور ہاہاکار کرنے لگے
شری رام جی نے دیوتاؤں کو ڈرتے ہوئے دیکھ کر دھنش کو کانوں
تک لیجا کر بانوں کے سموہ سے کمبھ کرن کا منہ بھر دیا۔ پر وہ پھر
بھی پرتھوی پر نہ گرا۔ منہ میں بان بھرے ہوئے وہ ایسے دکھنے
لگا جیسے کال انوپی ترکش ہی پران دھارن کر کے آ رہا ہو۔ تب
شری رام جی نے کرودھ میں آکر ایک بہت تیز بان چلا دیا۔ جس سے
کمبھ کرن کا سر دھڑ سے الگ ہو گیا۔ وہ سر راون کے آگے جا گرا تو
راون اس کو دیکھ کر ایسا دیا کل ہو گیا۔ جیسے منی کے چھوٹ جانے پر
سانپ بے چین ہو جاتا ہے۔ کمبھ کرن کا بھاری دھڑ ایسے دوڑا
کہ دھرتی نیچے دھنسنے لگی۔ اس لئے شری رام جی نے بان مار کر اس
کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ وہ دونوں ٹکڑے آکاش سے گرتے ہوئے
پربت کی طرح دھرتی پر گر پڑے۔ ان کے نیچے بانر ریچھ اور راکشس
دب گئے۔ اور اس کا تیج شری رام جی کے مکھ میں سما گیا۔ یہ دیکھ
کر دیوتا اور منی سب حیران ہو گئے۔ دیوتا خوش ہو کر نگارے
بجانے لگے۔ اور پھولوں کی ورشا کرتے ہوئے شری رام جی کی استتی
گانے لگے۔ سب دیوتا بنتی کر کے چلے گئے۔ تو نارد جی وہاں آ گئے
انہوں نے آکاش میں بھگوان کے ویر رس سے بھرے ہوئے سندر
بانوں کی گاتھا گائی۔ تو شری رام جی من میں خوش ہو گئے۔ دشٹ

راون کو اب جلدی ہی مار دیجئے - یہ کہکر نارد جی بھی چلے گئے - تب شری رام جی یدھ کے میدان میں بہت شوبھا پانے لگے - ان کے مکھ پر پسینے کی بوندیں تھیں - کمل کے سمان لال آنکھیں تھیں - اور شریر پر خون کے چھینٹے پڑے ہوئے تھے - وہ دونوں ہاتھوں سے دھنش بان پھیر رہے تھے - اور اُن کے چاروں طرف ریچھ اور بانر شوبھا پا رہے تھے - تلسی داس جی کہتے ہیں کہ پربھو شری رام جی کی اس شوبھا کا ورنن انیک مکھوں والے شیش ناگ بھی نہیں کر سکتے -

شو جی کہتے ہیں - ہے پاربتی - پاپ کی کھان اور نیچ راکشس کمبھ کرن کو بھی شری رام جی نے اپنا دھام سورگ دے دیا - وہ لوگ مورکھ ہیں جو شری رام جی کا بھجن نہیں کرتے -

شام ہونے پر دونوں طرف کی سینائیں لوٹ پڑیں - آج کے یدھ میں یودھاؤں کو بہت تھکاوٹ ہو گئی تھی - پر شری رام جی کی کرپا سے بانروں کی سینا کا بل بڑھ گیا - جیسے تنکا پاکر اگنی بہت بڑھ جاتی ہے -

راکشس دن رات کم ہونے لگے - جیسے اپنے مکھ سے کہنے سے پُنیہ کم ہو جاتے ہیں - راون بہت ولاپ کرتا ہوا اپنے بھائی کمبھ کرن کے سر کو اپنی چھاتی سے لگا رہا تھا - اُس کے نیچ اور بل کا ورنن کرتی ہوئی استریاں ہاتھوں سے چھاتی پیٹ پیٹ کر رو رہی تھیں - اسی سمے وہاں میگھ ناد آ گیا - اور اس نے انیک پرکار کی کتھائیں سنا کر اپنے پتا راون کو تسلی دی - اس نے کہا - آپ نے کل میرا پرتاپ دیکھنا - میں اپنی بڑائی کیا کروں - اپنے اشٹ دیو

دیوسے میں نے جو بل پایا ہے۔ بہت تات۔ وہ میں نے آپ کو ابھی
نہیں دکھایا۔

اس طرح سیشنمی مار نے سویرا ہو گیا۔ اور بہت سے بانر قلعہ کے
چاروں دروازوں پر آ گئے۔ ادھر کال کے سمان ویر بانر اور ریچھ اور تھے
اور ادھر بہت اندھیر یودھا راکشس کا گ بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے
گرڑ۔ اپنی اپنی جیت کے لئے یودھا لڑ رہے تھے۔ اُن کے یدھ کا ورنن
نہیں ہو سکتا۔

میگھ ناتھ مایا کے رتھ پر چڑھ کر آکاش میں چلا گیا اور بہت
زور سے گرجنے لگا۔ جس سے بانروں کی سینا ڈر گئی۔ وہ شکتی
شول۔ تلوار۔ کرپان وغیرہ استر شستر اور انیک پرکار کے دوسرے
ہتھیار چلانے لگا۔ اور فرسا۔ لوہ گدا اور پتھر پھینکنے لگا۔ اور
بانوں کی ورشا کرنے لگا۔ آکاش منڈل کی دسوں دشاؤں میں بان
ہی بان چھا رہے تھے۔ جیسے مگھا نکشتر میں ورشا کی جھڑی لگ
رہی ہو۔ پکڑو پکڑو اور مارو مارو کی آوازیں کانوں میں سنائی
پڑ رہی تھیں۔ پر جو مارتا تھا۔ اُس کو کوئی نہ دیکھ پاتا تھا۔ پربت
اور برکشوں کو لے لیکر بانر آکاش میں دوڑ کر جاتے تھے۔ پر
میگھ ناتھ کو نہ دیکھ کر دکھی ہو کر واپس آ جاتے تھے۔ میگھ ناتھ
نے گھاٹیوں۔ راستوں اور پربتوں کی گپھاؤں کو اپنے مایا جل سے
بانوں کا پنجرا بنا دیا۔ اب کہاں جائیں۔ ایسا سوچ کر بانر ایسے
دیا کل ہو گئے۔ جیسے مندراچل پربت اندر کی قید میں پڑا ہو۔ میگھ ناتھ
نے ہنومان۔ انگد۔ نل۔ نیل وغیرہ سب بلوانوں کو دیا کل کر دیا۔ پھر

اُس نے لکشمن جی ۔ سگریو اور ببھیشن کو بان مار مار کر اُن کے شریروں کو گھائل کر دیا ۔ اور اُس کے بعد وہ شری رام جی سے یدھ کرنے لگا ۔ وہ جو بان چھوڑتا تھا وہ سانپ ہو کر لگتے تھے ۔

ہو سوتنتر ۔ اسٹ ایک اور نرگن ہیں ۔ پھر کے دشمنی وہی شری رام جی ناگ پاس میں بندھ گئے ۔ شری رام جی سدا سوتنتر ہیں اور ان کے سمان دوسرا کوئی نہیں ۔ وہ نٹ بازیگر کی طرح انیک پرکار کی لیلا کرتے رہتے ہیں ۔ یہ اُن کی حالت دیکھ کر دیوتا ڈر گئے ۔ شو جی کہتے ہیں ۔ ہے پاربتی ۔ جن کا نام جپ کر لوگ سنسار کے بندھن کو کاٹ ڈالتے ہیں ۔ وہ سردیا پک اور جگت نواس پربھو کیا کیسی بندھن میں آ سکتے ہیں ۔ شری رام جی کی سگن لیلاؤں کا اندازہ بدھی سے بانی سے نہیں لگایا جا سکتا ۔ ایسا وچار کر جو لوگ اُس بھید کو گیان دوارہ سمجھتے ہیں ۔ اور ویراگی ہیں ۔ وہ سب دلیل بازی کو چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کرتے ہیں ۔

میگھ ناتھ نے بانروں کی سینا کو ویاکل کر دیا ۔ پھر وہ پرکٹ ہو گیا ۔ اور گالیاں دینے لگا ۔ جاموونت نے اُس کو للکار کر کہا ۔ کھڑا رہ ۔ یہ سنکر وہ بہت غصہ کرنے لگا اور کہنے لگا ۔ ارے موڑکھ میں نے بوڑھا جان کر تم کو چھوڑ دیا تھا ۔ ارے نیچ اب تو ہی مجھ کو للکار رہا ہے ۔ ایسا کہہ کر میگھ ناتھ نے اپنا تیز ترشول چلا دیا ۔ جاموونت نے اُس ترشول کو ہاتھ میں پکڑ کر میگھ ناتھ کی چھاتی میں مار دیا ۔ جس سے دیوتاؤں کا دشمن میگھ ناتھ چکر کھا کر پرتھوی پر گر پڑا ۔ پھر جاموونت نے غصہ میں آ کر

اُس کا پیر پکڑ کر اُس کو گھمایا۔ اور اُس کو پرتھوی پہ پچھاڑ کر اُس کو اپنا بل دکھا دیا۔ وردان کیے پچھاڑ سے جب میگھ ناتھ مارنے پر بھی نہ مرا تو جاموَنت نے پیر پکڑ کر اُس کو لنکا پہ پھینک دیا۔

اُدھر نارد رشی نے گرڑ کو بھیج دیا۔ جو فوراً شری رام جی کے پاس آ گیا۔ پکشی راج گرڑ مایا کے سب سانپوں کو پکڑ پکڑ کر کھا گیا۔ سب کی مایا جاتی رہی۔۔ اور سب بانر خوش ہو گئے۔ پربت برکش پتھر اور ناخن روپ استر شستر دھارن کئے ہوئے وہ غصہ میں آ کر دوڑے۔ اور راکشس بہت دیا کل ہو کر بھاگ کر لنکا کے اُوپر چلے گئے

جب میگھ ناتھ کی مورچھا دور ہوئی تو پتا کو دیکھ کر اُسے بہت شرم آئی۔ اب میں اجے یگیہ کروں گا۔ من میں ایسا کہہ کر وہ فوراً پربت کی ایک گپھا میں چلا گیا۔ بھبھیشن نے سوچ کر کہا: ہے اُدار دل اور مہا بلی پربھو۔ سنئے۔ دیوتاؤں کو ستانے والا اور مایا کرنے والا دُشٹ میگھ ناتھ گندہ یگیہ کر رہا ہے۔ اگر یہ یگیہ سدھ ہو گیا تو ہے ناتھ۔ پھر دُشمن کو جیتنا آسان نہ ہو گا۔

یہ سُن کر شری رام جی نے بڑا سکھ مانا۔ اور انگد وغیرہ بہت سے بانروں کو بُلا کر کہا۔ ہے بھائیو۔ تم سب لوگ لکشمن کے ساتھ جاؤ۔ اور جا کر یگیہ کو نشٹ کر دو۔ ہے لکشمن۔ اُس کو آج یُدھ میں مار دینا۔ دیوتاؤں کو ڈرے ہوئے دیکھ کر مجھے بڑا دُکھ ہو رہا ہے۔ ہے بھائی۔ سنو۔ تم ایسے بل۔ بدھی اور اپائے سے مارنا جس سے وہ راکشس نشٹ ہو جائے۔ ہے جاموَنت۔ سُگریو اور بھبھیشن۔ تم تینوں سینا کو ساتھ لیکر لکشمن کے ساتھ جاؤ۔۔

جب شری رام جی نے یہ آگیا دی۔ کمر میں ترکش باندھ کر اور
دھنش چڑھا کر بلوان لکشمن جی اُن کے پرتاپ کو ہردے میں
دھارن کرکے بادل کے سمان گمبھیر بانی میں بولے۔ اگر میں آج
اُس کو مارے بنا آؤں۔ تو شری رام جی کا سیوک نہ کہاؤں۔ اگر
سو شو جی بھی اُس کی مدد کریں۔ مجھے شری رام جی کی قسم ہے بلکہ
اُس کو ضرور ماروں گا۔ پھر شری رام جی کے چرنوں میں نمسکار کرکے
شیش ناگ کے اوتار لکشمن جی چل پڑے۔ اُن کے ساتھ انگد۔
نیل۔ نل اور ہنومان وغیرہ اُتم یودھا بھی تھے۔ انہوں نے جا
کر دیکھا کہ میگھ ناتھ بیٹھا ہوا خون اور بھینسوں کی آہوتیاں
دے رہا ہے۔ بانروں نے مل کر اس کا یگیہ نشٹ کر دیا۔ اور جب وہ
پھر بھی نہ اٹھا تو وہ اس کی تعریف کرنے لگے۔ انہوں نے جا
کر اس کے بال پکڑ لئے اور اس کو لاتوں سے مار مار کر وہ وہاں
سے بھاگ کر وہ وہاں چلے گئے۔ جہاں لکشمن جی کھڑے تھے میگھ
ناتھ بھی بہت کرودھ کرتا ہوا وہاں آگیا۔ اور بار بار گھور شبد
کر کے گرجنے لگا۔ جب ہنومان اور انگد کرودھ کر کے دوڑے۔
تو اس نے چھاتی میں ترشول مار کر اُن دونوں کو پرتھوی پر گرا دیا۔
اس کے بعد اس نے ایک بھینکر ترشول لکشمن جی پر مارا۔ پر لکشمن جی
نے بان مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دئے۔ ہنومان اور انگد اٹھ کر
اس کو پھر مارنے لگے۔ پر اسے کوئی گھاؤ نہ لگا۔ وہ مارے نہیں
مرتا تھا۔ یہ دیکھ کر جب بانروں پر لوٹ پڑے تو وہ پھر زور زور
سے گرجنے لگا۔ اس کو غصہ میں آئے ہوئے کال کی طرح آتے دیکھ

کر لکشمن جی نے اُس پر تیز بان چھوڑ دیے۔

بجر کے سمان بانوں کو آتے دیکھ کر دُشٹ میگھ ناتھ فوراً انتر دھیان ہو گیا۔ اور انیک پرکار کے بھیس بنا کر یدھ کرنے لگا۔ وہ کبھی پرکٹ ہو جاتا تھا اور کبھی چھپ جاتا تھا۔ یہ دیکھ کر کہ دشمن کو جیتنا آسان نہیں بانر بہت ڈر گئے۔ تب شیش ناگ کے اوتار لکشمن جی کو بھی بہت غصہ آ گیا۔ وہ من میں سوچنے لگے کہ اس پاپی کو میں بہت کھلا چکا ہوں۔ اور شری رام جی کے پرتاپ کا دھیان دھر کر اُنہوں نے بہت غصہ میں آ کر بان چڑھا کر چھوڑ دیا۔ وہ بان جا کر میگھ ناتھ کی چھاتی میں لگا۔ اور مرتے سمے اُس نے سب چھل کپٹ چھوڑ دیا۔ رام کے چھوٹے بھائی کہاں ہیں۔ رام کہاں ہیں۔ ایسا کہکر اُس نے اپنے پران تیاگ دیے۔ یہ دیکھ کر انگد اور ہنومان نے کہا۔ میگھ ناتھ۔ تیری ماتا دھنیہ ہے۔ دھنیہ ہے۔ ہنومان جی نے اُس کو بلا کسی کشٹ کے اُٹھا لیا۔ اور لنکا کے دروازے پر اُس کو رکھ کر وہ آپ واپس آ گئے۔ اُس کا مرنا سن کر دیوتا اور گندھرب بمانوں پر چڑھ چڑھ کر آ گئے۔ وہ آکاش سے پھول برسا کر نگاڑے بجا کر شری رام جی کا یش گانے لگے۔ ہے ناتھ انت۔ ہے جگت کے آدھار۔ آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ ہے پربھو آپ نے دیوتاؤں کا اُدھار کر دیا ہے۔ اِس طرح استتی کر کے دیوتا اور سدھ چلے گئے۔ تو لکشمن جی دیالو شری رام جی کے پاس آ گئے۔

جب راون نے میگھ ناتھ کی موت کی خبر سنی تو وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ مندودری بہت ولاپ کرتی ہوئی چھاتی

پیٹنے لگی اور کئی طرح سے چلانے لگی۔ نگر کے سب لوگ سوتے
سے ویاکل ہو کر کہنے لگے۔ کہ راون پہنچ گئے۔ پھر راون انیک پرکار
کی ادبیں دیگر استریوں کو سمجھانے لگا۔ کہ یہ سارا جگت جو نظر آ
رہا ہے۔ ناشوان ہے۔ تم اپنے ہردے میں ایسا وچار کے دیکھو۔
راون آپ تو پرپنچ تھا۔ پر اُس کا گیان شُدھ اپدیش تھا۔ سچ
ہے۔ دوسروں کو اپدیش دینے میں تو بہتیرے ہیں۔ پر اُس اپدیش
پر آپ عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔

رات بیت گئی اور سویرا ہو گیا۔ بانر اور ریچھ چاروں دروازوں
پر آ گئے۔ راون نے اچھے اچھے یودھاؤں کو بُلا کر کہا کہ جس کا
من یُدھ میں سامنا کرنے سے گھبراتا ہو۔ اُس کے لئے یہی اچھا ہے
کہ وہ ابھی بھاگ جائے۔ یُدھ کے میدان سے بھاگنے میں اُس کی
بھلائی نہیں۔ میں نے اپنی باہوں کے بل کے بھروسے پر ویر بڑھایا
ہے۔ اور مجھ پر دشمن نے جو چڑھائی کی ہے۔ اُس کا جواب میں خود
دوں گا۔ ایسا کہہ کر راون نے ہوا کی رفتار سے چلنے والا رتھ سجایا
اور یُدھ کے سبھی جُوجھاؤ باجے بجنے لگے۔ سب مہا بلی یودھا ایسے
چلے جیسے کال کی آندھی آ گئی ہو۔ اُس وقت بہت اپشگن ہونے
لگے۔ پر راون اپنی بڑی بڑی بھجاؤں کے بل کے ابھیمان سے
اُن کو کچھ نہ گنتا تھا۔ ہاتھوں سے ہتھیار اور رتھوں سے یودھا
گر پڑتے تھے۔ ہاتھی اور گھوڑے چنگھاڑتے ہوئے ساتھ چھوڑ کر
بھاگ رہے تھے۔ سیار۔ گدھ۔ گدھے اور کتے بڑے ڈراؤنے
شبدوں میں رو رہے تھے۔ اور اُلو ایسے بھیانکر شبد کہہ رہے تھے۔

جیسے وہ کال کے دُوت ہوں۔ اُن کو کیا سوپن میں بھی دھن دولت سُکھ شگن اور یوش کا سُکھ مل سکتا ہے۔ جو پاپیوں سے وَیر کرتا ہو۔ وہ کیے لبں میں ہو اور سری رام جی سے بمُکھ ہو کر وِشے بھوگ میں پڑا رہتا ہو۔

راکشسوں کی بے پناہ سینا چل پڑی۔ چترنگنی کی سینا کی بہت سی ٹکڑیاں تھیں۔ اِس سینا میں انیک پرکار کی سواریاں۔ رتھ۔ اور بِمان تھے اور بے شمار رنگوں کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ بہت سے متوالے ہاتھیوں کے جھُنڈ اِس طرح چل رہے تھے جیسے پون سے چلائے ہُوئے برسات کے بادل ہوں۔ طرح طرح کے بلوان یودھاؤں کے جھُنڈ تھے۔ جو یُدھ کرنے میں ماہر تھے اور بہت طرح کی مایا کرنا جانتے تھے۔ یہ سینا بہت ہی عجیب تھی۔ مانو وِیر بسنت کے موسم نے اپنی خاص سینا سجائی ہو۔ اُس سینا کے چلنے پر دشاؤں کے ہاتھی ڈگمگانے لگے۔ سمندر میں طوفان اُٹھنے لگا۔ اور پربت ہلنے لگے۔ سینا کے چلنے سے جو دھول اُڑتی تھی۔ اُس سے سُورج چھپ گیا۔ ہوا رُک گئی اور پرتھوی ویاکل ہو گئی۔ ڈھول اور نگارے ایسا بھیانک شبد کر رہے تھے۔ مانو پرلے کال کے بادل گرج رہے ہوں۔ ڈنکا۔ نفیری اور شہنائی کی آوازیں یودھاؤں کو سُکھ دینے والا۔ مارو راگ بج رہا تھا۔ سب یودھا شیر کی طرح گرج رہے تھے۔ اور اپنا اپنا بل اور بہادری بتا رہے تھے۔ راون کہنے لگا۔ ہے اُتم بہادرو۔ سُنو تم ریچھوں اور باندروں کے جھُنڈوں کو مسل ڈالو۔ میں دونوں راج کمار بھائیوں کو مار دُونگا۔

ایسا کہہ کر راون نے اپنی سینا آگے بڑھا دی۔ جب یہ خبر
بانروں کو ملی۔ تو وہ شری رام جی کی دُہائی دیتے ہوئے بھاگ پڑے
کال کے سمان بڑے بڑے بھاگو اور بانر ایسے دوڑنے لگے مانو
رنگوں کے پروں والے پربتوں کے جھنڈ اڑ رہے تھے۔ اُن کے
دانت اور بڑے بڑے برکش ہی استر تھے۔ وہ سب بڑے بڑے
تھے۔ اور ذرا بھی نہیں ڈرتے تھے۔ وہ راون روپی مست ہاتھی
لئے شیر روپی شری رام جی کی جے بُلاتے ہوئے اُن کا اُتم لیش گا
تھے۔ دونوں طرف سے جے جے کار کرتے ہوئے سب یودھا
اپنی اپنی جوڑی ڈھونڈ کر اِدھر شری رام جی کا اور اُدھر راون
لیش گا کر ایک دوسرے سے بھڑ گئے

اُس سمے راون کو رتھ پر اور شری رام جی کو رتھ کے بنا
کر بھبھیشن بہت اُداس ہو گیا۔ چونکہ اس کو شری رام جی سے
بہت پریم تھا۔ اس لئے اس کے من میں بھرم ہو گیا۔ شری
جی کے چرنوں میں نمسکار کر کے اُس نے بڑے پریم سے کہا۔
ناتھ۔ آپ کے پاس نہ تو رتھ ہے۔ نہ ہی شریر کی رکشا کرنے
لئے کوئی کوچ ہے۔ اور نہ ہی پاؤں کی رکشا کے لئے جوتے
پھر آپ بلوان دُشمن کو کس طرح جیتیں گے۔ دیالو شری
جی نے کہا۔ ہے متر۔ سُنو۔ جس سے جیت ہوتی ہے۔ وہ
اور ہی ہوتا ہے۔ دھیرج اور شورویرتا اُس رتھ کے پہیے
سچائی اور سشیل اُس کے مضبوط جھنڈے ہیں۔ بل۔ گیان
دمن اور پروپکار اُس کے چار گھوڑے ہیں۔ جو کشما۔ کرپا

متا لوپی رسی سے رتھ میں جوڑے ہوئے ہیں۔ ایشور کا بھجن
ڈرائیور رتھی ہے۔ ویراگ ڈھال ہے۔ اور سنتوش تلوار ہے۔
دان فرسا ہے۔ بدھی اتھاہ شکتی ہے۔ اور سریشٹ گیان بھاری
دھنش ہے۔ نرمل اور ایک سا من ترکش ہے۔ سم۔ یم۔
اور نیم انیک پرکار کے بان ہیں۔ براہمن اور گورو کی پوجا مضبوط
کوچ ہے۔ اس کے سمان جیتنے کا دوسرا کوئی اپائے نہیں۔
ہے سکھا۔ جس کے پاس ایسا دھرم روپی رتھ ہو۔ اس کو کوئی
دشمن نہیں جیت سکتا۔

شری رام جی کے یہ بچن سنکر بھبھیشن نے خوش ہو کر انکے
چرن کمل پکڑ کر کہا کہ ہے کرپا اور سکھ کی راشی شری رام جی۔ آپ
نے اس بہانے مجھ کو اپدیش دے دیا ہے۔

ادھر سے راون اور ادھر سے انگد اور ہنومان للکار رہے
تھے۔ اور اپنے اپنے سوامی کی دہائی دیتے ہوئے راکشس اور
بانر دونوں یدھ کرنے لگے۔ برہما وغیرہ دیوتا اور انیک سدھ
و منی بمانوں پر چڑھ کر آکاش سے یدھ کو دیکھ رہے تھے
شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی۔ ہم بھی ان کے ساتھ تھے۔ اور
شری رام جی کے یدھ کی لیلا کو دیکھ رہے تھے۔

دونوں طرف کے یودھا [illegible] سے متوالے ہو رہے
تھے۔ اور بانر [illegible] رام جی کے بل پر جیت رہے تھے۔ ایک
دوسرے کو للکار کر دونوں طرف کے یودھا آپس میں بھڑ رہے
تھے۔ اور ایک دوسرے کو مسل کر زمین پر گرا رہے تھے۔۔۔ وہ

مارتے - کاٹتے - پکڑتے اور پچھاڑتے تھے - اور سر توڑ کر اُن سروں
سے دوسروں کو مارتے تھے - ریچھ راکشس یودھاؤں کو زمین
میں گاڑ دیتے تھے - اور اوپر بہت سی ریت ڈال دیتے تھے -
یدھ میں دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے سب بہادر بانر ایسے دکھائی
دیتے تھے جیسے بہت سے کال کرودھ کر کے وہاں آ گئے ہوں -
بانر یمراج کی طرح کرودھ کر رہے تھے - اُن کے شریر بہتے ہوئے
خون سے سوبھا پا رہے تھے - وہ بہادر دلیر راکشسوں کی سبھا
کے یودھاؤں کو رگڑ رہے تھے - اور بادلوں کی طرح گرج رہے
تھے - وہ اُن کو تھپڑوں سے مارتے - ڈانٹ کر دانتوں سے کاٹتے
اور لاتوں سے پیس ڈالتے تھے - ریچھ اور بانر چنگھاڑ رہے تھے
اور ایسا چھل بل کر رہے تھے جس سے راکشس نشٹ ہو رہے تھے
وہ راکشسوں کو پکڑ کر اُن کے گال پھاڑ رہے تھے - چھاتی کو
چیر دیتے تھے - اور آنتوں کو نکال کر گلے میں ڈال لیتے تھے - ایسے
معلوم ہوتا تھا جیسے نرسنگھ جی انیک شریر دھارن کر کے یدھ
میں لیلا کر رہے ہوں - پکڑو - مارو - کاٹو - پچھاڑو وغیرہ کی
اونچی آوازیں آکاش اور پرتھوی بھر میں گونج رہی تھیں - ایسے
شری رام جی کی جے ہو - جو تنکے کو بجر اور بجر کو تنکا بنا سکتے ہیں
اپنی [illegible] دیا کال دیکھ کر بیسوں ہاتھوں میں دس دھنش
لیکر راون رتھ پر سوار ہو کر دوڑا۔ اور [illegible] میں آ کر کہنے لگا
لوٹو - لوٹو - وہ بہت کرودھ کرتا ہوا دوڑا - بانر بھی [illegible] چلانے
لگے اُن کے سامنے آ گئے - اُنہوں نے ہاتھوں میں برکش - پتھر

اور پہاڑ لیکر اس پر ایک ساتھ پھینک دیتے۔ اس کے وجر جیسے شریر پر لگتے ہی پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھٹ جاتے تھے۔ اور رگھو کے تش میں مست راون بڑے غصے سے ہاتھ کو روک کر ڈٹ کر کھڑا رہا۔ وہ اپنی جگہ سے بالکل نہیں ہٹا وہ بہت غصہ میں تھا۔ اور ادھر ادھر جھپٹ کر بانر یودھاؤں کو مارنے لگا۔ بہت سے بانر ہاے انگد۔ ہاے ہنومان۔ رکشا کرو رکشا کرو۔ پکارتے ہوئے بھاگ نکلے ہے سوامی۔ ہے رگھوبیر رکشا کیجئے۔ یہ دشٹ راون ہم کو کال کی طرح کھا رہا ہے۔

راون نے جب دیکھا کہ سب بانر بھاگ رہے ہیں۔ تو اس نے دسوں دھنشوں پر بان چڑھا لئے۔ دھنشوں پر چڑھا کر اس نے جو بان چھوڑے وہ سانپوں کی طرح اڑ کر جا رہے تھے۔ پرتھوی۔ آکاش اور دشا سب بانوں سے بھر گئے۔ بانر بھاگ کر جائیں تو کہاں جائیں۔ بہت بھاری کولاہل مچ گیا۔ بانر سینا دیاکل اور دکھی ہو کر پکارنے لگی۔ ہے رگھوبیر۔ ہے دیا سمندر ہو۔ ہے دکھیوں کے بندھو۔ ہے سب کی رکشا کرنے والے پربھو۔ رکشا کرو۔

اپنی سینا کو دیاکل دیکھ کر کمر میں ترکش اور ہاتھ میں دھنش لیکر اور شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکا کر لکشمن جی بڑے غصے میں چل پڑے۔ انہوں نے راون سے کہا۔ ارے دشٹ تو بندروں اور ریچھوں کو کیوں مار رہا ہے۔ مجھے دیکھ۔ میں تیرا کال ہوں۔ راون بولا۔ ارے میرے پتر کو مارنے والے میں

تجھے ہی ڈھونڈ رہا تھا۔ تجھ کو مار کر میں اپنی چھاتی ٹھنڈی کروں گا۔ ایسا کہہ کر راون نے بہت سے تیز بان چھوڑ دئے۔ اور لکشمن جی نے ان سب کے سو سو ٹکڑے کر ڈالے۔ راون نے کروڑوں شستر چلائے۔ پر لکشمن جی نے انہیں تل کی طرح کاٹ کر بیکار کر دیا۔

پھر لکشمن جی نے اپنے بان چلانے شروع کر دئے۔ انہوں نے راون کے رتھ کو توڑ دیا۔ سارتھی کو مار ڈالا۔ اور اس کے دسوں سروں پر سو سو بان مارے جو پربت کے شکھروں میں سانپوں کی طرح اس کے سروں میں دھنس گئے۔ اس کے بعد انہوں نے سو بان راون کی چھاتی میں مارے جس سے راون بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اس کو شریر کی کوئی سدھ نہ رہی۔ مورچھا دور ہوتے ہی وہ پھر اٹھا۔ اور جو شکتی اس کو برہما نے دی تھی وہی چلا دی۔ وہ تیز شکتی جا کر ٹھیک لکشمن جی کی چھاتی میں لگی۔ جس سے وہ اچیت ہو کر پرتھوی پر گر گئے۔ راون ان کو اٹھانے لگا۔ پھر اس کے اتھاہ بل کی جو مہما تھی۔ وہ سب بیکار ثابت ہوئی۔ جن کے ایک مستک پر برہمانڈ روپی کل دھول کے ایک کن کی طرح براجمان ہے۔ ان کو موڑکھ راون اٹھانا چاہتا تھا۔ اس نے تینوں لوک کے سوامی لکشمن جی کو نہیں پہچانا۔ یہ دیکھتے ہی پون پتر ہنومان جی کٹھور بچن بولتے ہوئے دوڑے۔ ان کے آتے ہی راون نے ان کو ایک گھونسا زور سے مارا تو ہنومان جی گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے۔ پرتھوی پر

ین گر پڑے۔ وہ سنبھل کر کھڑے ہو گئے اور اُن کو بہت غصہ آ گیا
نہوں نے راون کو ایک گھونسا مارا۔ جس سے وہ زمین پر گر پڑا
تو جیسے بجر کے مار سے پربت گر گیا ہو۔ مورچھا دُور ہونے پر راون
پھر جاگا۔ اور ہنومان جی کے اپار بل کی تعریف کرنے لگا۔ ہنومان
جی نے کہا۔ ہے دیوتاؤں کے دُشمن۔ میرے بل کو دھکار ہے۔
اور مجھے بھی دھکار ہے جو تو جیتا اُٹھ کھڑا ہے۔ ایسا کہہ کر
ہنومان جی لکشمن جی کو اُٹھا کر لے گئے۔

یہ دیکھ کر راون کو بہت حیرانی ہوئی۔ شری رام جی نے
لکشمن جی سے کہا۔ ہے بھائی۔ اپنے جی میں یاد کرو۔ کہ تم کال
کے بھی کال ہو۔ اور دیوتاؤں کی رکشا کرنے والے ہو۔ یہ شبد
سنتے ہی کرپا کر لکشمن جی اُٹھ بیٹھے اور وہ بھینکر شکتی آکاش
میں چلی گئی۔ انہوں نے پھر دھنش بان اُٹھایا۔ اور دوڑ کر فوراً
دشمن کے سامنے آ گئے۔ انہوں نے بڑی تیزی سے راون کا رتھ
توڑ دیا۔ اور اس کے سارتھی کو مار کر راون کو ویاکل کر دیا۔ سو
بانوں سے اس کی چھاتی چھید دی۔ جس سے راون بہت ویاکل
ہو کر زمین پر گر گیا۔ تب دوسرا سارتھی اس کو رتھ میں ڈال
کر لنکا لے گیا۔ پھر پرتاپ کی راشی شری رام جی کے بھائی لکشمن
جی نے لوٹ کر شری رام جی کے چرنوں میں پرنام کیا۔

اُدھر لنکا میں مورچھا سے جاگ کر راون کچھ یگیہ کرنے
لگا۔ مہا مورکھ دُشٹ راون شری رام جی سے وجے کرنے کی بھی
بہت چاہتا ہے۔ جب بھبھیشن کو اس کی خبر ملی۔ اس نے فوراً

جاکر شری رام جی سے کہا۔ ہے ناتھ۔ راون ایک یگیہ کر رہا ہے
جس کے سدھ ہونے پر وہ بدقسمت پھر مرے گا نہیں۔ ہے پربھو
جلدی ہی بانر یودھاؤں کو بھیج دیجیے۔ تاکہ وہ راون کے یگیہ کو
نشٹ کر دیں اور راون یدھ کے میدان میں آ جائے۔ سویرا ہوتے
ہی پربھو شری رام جی نے اچھے اچھے یودھاؤں کو بھیج دیا۔
ہنومان اور انگد بھی ان کے ساتھ دوڑے۔ بانر کھیل ہی کھیل
میں لنکا پر چڑھ گئے۔ اور نڈر ہو کر راون کے محل میں چلے گئے
جوں ہی انہوں نے راون کو یگیہ کرتے دیکھا۔ وہ سب غصہ کھا گئے
اور بولے۔ ارے بے شرم۔ یدھ کے میدان سے بھاگ کر گھر چلا
آیا۔ اور یہاں آ کر بگلے کی طرح دھیان لگا کر بیٹھا ہے۔ یہ
کہہ کر انگد نے راون کو ایک لات ماری۔ پر سوارتھ میں من
لگائے ہوئے دُشٹ راون نے ادھر دیکھا ہی نہیں۔ جب اس
بات کا راون پر کوئی اثر نہ ہوا۔ تو بانروں نے غصہ میں آ کر اُسے
دانتوں سے کاٹنا اور لاتوں سے مارنا شروع کر دیا۔ پھر وہ استریوں
کے بال پکڑ پکڑ کر انہیں باہر نکال لائے۔ اور وہ بہت دُکھی ہو
کر پکارنے لگیں۔ تب راون کرودھ کر کے کال کی طرح اُٹھ کھڑا
ہوا اور بانروں کے پاؤں پکڑ پکڑ کر اُن کو زمین پر پٹکانے لگا
اسی دوران میں بانروں نے اس کا سب یگیہ بھرشٹ کر دیا۔ یہ
دیکھ کر راون اپنے من میں نراش ہو گیا۔ یگیہ کو بھرشٹ کر کے
سب بانر محل سے شری رام جی کے پاس آ گئے۔ اور راون اپنے جینے
کی آشا چھوڑ کر یدھ کے میدان میں آ گیا۔ اس کے چلنے کے وقت

بہت اشبھ شگن ہونے لگے۔ اور گدھ منڈلا کر سروں پر بیٹھنے
لگے۔ پر راون تو کال کے بس ہو رہا تھا۔ اُس نے کسی بھی اشگن
کی پرواہ نہ کی۔ اور کہا کہ یدھ کا ڈنکا بجاؤ۔

راکشسوں کی اپار سینا چل پڑی۔ جس میں بہت سے ہاتھی
رتھ۔ پیدل اور گھوڑ سوار تھے۔ وہ دُشٹ شری رام جی کے
سامنے ایسے دوڑے جیسے پتنگوں کے جھنڈ آگ کی طرف جاتے ہیں۔

ادھر دیوتاؤں نے آکر شری رام جی کی استتی کر کے کہا
ہے ناتھ۔ اس نے ہم کو بہت کشٹ دیا ہے۔ ہے پربھو شری
رام جی۔ اب اس کو اور زیادہ نہ کھلائیے۔ سیتا جی بہت دُکھی
ہو رہی ہیں۔ دیوتاؤں کے بچن سنکر شری رام جی مسکرانے لگے۔
اور انہوں نے اٹھ کر اپنے بان سنبھال لئے۔ مستک پر جٹا جوٹ
کس کر باندھ لیا۔ جس کے بیچ بیچ گندھے ہوئے پھول بہت شوبھا
دے رہے تھے۔ ان کی آنکھیں بہت لال تھیں۔ اور شریر بادلوں
کی طرح شیام رنگ کا تھا۔ وہ سب لوگوں کی آنکھوں کو آنند
دینے والے تھے۔ انہوں نے کمر میں پھینٹا اور ترکش کس لیا۔ اور
ہاتھ میں شارنگ نام کا مضبوط دھنش لے لیا۔ اُن کے گھٹنے
بہت سندر تھے۔ اور چوڑی چھاتی پر برہمن بھرگو رشی کے
پاؤں کا نشان شوبھا پا رہا تھا۔ تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ جوں
ہی شری رام جی ہاتھ میں دھنش بان لیکر گھمانے لگے توں ہی
برہمانڈ دشاؤں کے ہاتھی۔ کچھوے۔ شیش ناگ۔ پرتھوی۔ سمندر
اور پہاڑ سب ڈگمگانے لگے۔ شری رام جی کی ایسی شوبھا دیکھ کر

دیوتا بہت خوش ہو گئے۔ اور پھولوں کی ورشا کرنے لگے۔ وہ کہنے لگے کہ گُن۔ گیان اور بل کے ساگر۔ پر تھوی کا بوجھ ہلکا کرنے والے دیالو پربھو شری رام جی کی جے ہو۔

اُسی وقت ایک سے ایک کندھا بھڑاتے ہوئے راکششوں کی بہت بڑی سینا آ گئی۔ اُس کو دیکھ کر بانر یودھا اُس کے سامنے ایسے چلنے لگے جیسے پرلے کال کی گھنی گھٹائیں اُمڈ پڑی ہوں۔ بہت سی کرپانیں اور تلواریں ایسے چمک رہی تھیں جیسے کہ دسوں دشاؤں میں بجلیاں چمک رہی ہوں۔ ہاتھی۔ رتھ اور گھوڑوں کا ایسا زبردست کولاہل ہو رہا تھا جیسے بادل گھور گرجنا کر رہے ہوں۔ بانروں کی بہت سی پونچھیں آکاش میں ایسی چھا رہی تھیں جیسے بہت سے سندر اندر دھنش نکل آئے ہوں۔ دھول ایسے اُٹھ رہی تھی مانو جل کی دھارا ہو اور بان ایسے چھا رہے تھے جیسے بوندوں کی اپار ورشا ہو رہی ہو۔ دونوں طرف سے پربتوں کی ورشا ہو رہی تھی۔ مانو بار بار بجر پات ہو رہا ہو۔

شری رام جی نے غصہ میں آ کر بانوں کی جھڑی لگا دی جس سے راکششوں کی سینا گھائل ہو گئی۔ بان کے لگتے ہی یودھا چیخ مار کر اُٹھتے اور چکر کھا کھا کر پرتھوی پر اِدھر اُدھر گر پڑتے تھے۔ اُن کے شریر سے خون ایسے بہہ رہا تھا جیسے پربت کے بڑے بڑے جھرنوں سے جل گر رہا ہو۔ خون کی ندی بہہ رہی تھی جو کائروں کے دل میں ڈر پیدا کر رہی تھی۔ دونوں دل اُس ندی کے کنارے تھے۔ رتھ ریت تھا اور رتھ کے پہیے بھنور تھے۔ وہ خون کی ندی

بہت ڈراؤنی بہہ رہی تھی۔ ہاتھی۔ پیدل۔ گھوڑے۔ گدھے اور
طرح طرح کی سواریاں اُس ندی میں رہنے والے جیو تھے۔ جن کی گنتی
نہیں ہو سکتی۔ بان۔ شکتی اور تومر سانپ تھے۔ دھنش لہریں
تھیں۔ اور ڈھالیں بہت سے کچھوؤں کے سمان تھیں۔ اُس ندی
میں مہا بدھ یودھا اِس طرح گر رہے تھے۔ جیسے ندی کے کنارے کے
برکش گر رہے ہوں۔ اور چربی روپی بہت سی جھاگ بہہ رہی تھی
اُس کو دیکھتے ہی کائر ڈر جاتے تھے۔ اور مہا بدھ خوش ہو رہے
تھے۔ بھوت۔ پشاچ۔ بیتال اور شوجی کے گن وغیرہ بڑے
بڑے بدشکل شریروں والے بھوت گن اُس میں اشنان کر رہے
تھے۔ کوّے اور چیلیں یودھاؤں کی بھجائیں لے لیکر اڑا رہی تھیں
اور ایک دوسرے سے چھین کر کھا رہے تھے۔ ایک دوسرے سے
یکشنی کہہ رہے تھے۔ ہے مورکھو۔ ایسی بہتات میں بھی تمہاری
غریبی دور نہیں ہوتی۔ کنارے پر پڑے ہوئے گھائل یودھا
کراہ رہے تھے۔ جیسے وہ جہاں تہاں آدھے جل میں پڑے ہوں
کنارے پر بیٹھے ہوئے گدھ یودھاؤں کی آنتیں اس طرح کھینچ
رہے تھے جیسے مچھلی مارنے والے ندی کے کنارے پر بیٹھے ہوئے
کانٹے سے کھیل رہے ہوں۔ بہت سے بہتے ہوئے یودھاؤں پر
چڑھ کر یکشنی اس طرح جا رہے تھے۔ جیسے وہ ناؤ پر چڑھ کر
کھیل رہے ہوں۔ یوگنیاں کھپر بھر بھر کر خون اکٹھا کر رہی تھیں
آکاش میں بھوتوں اور پشاچوں کی استریاں ناچ کر رہی تھیں۔
چامنڈائیں یودھاؤں کی کھوپڑیوں کی کھڑتال بجا بجا کر طرح طرح

کے گیت گا رہی تھیں۔ سیاروں کے جھنڈ کٹ کٹ شبد کرتے ہوئے مُردوں کو کاٹتے تھے اور کھا رہے تھے۔ پیٹ بھر جانے پہ وہ ایک دوسرے کو ڈانٹ بھی رہے تھے۔ کروڑوں دھڑ بنا مستک چل رہے تھے۔ اور پرتھوی پہ پڑے ہوئے سر جے بول رہے تھے۔ کھوپڑیوں میں نکشتر اُلجھ اُلجھ کر ٹوٹ مرتے تھے۔ اور سریشٹ یودھا دوسرے یودھاؤں کو گرا دیتے تھے۔

شری رام جی کے بل سے حوصلہ پا کر بانر راکشسوں کے سموہ کو خوب مسل رہے تھے۔ اور شری رام جی کے بانوں سے مارے ہوئے راکشس یودھا یدھ کے آنگن میں سو رہے تھے۔

راون نے من میں سوچا کہ راکشس تو مارے گئے۔ میں اب اکیلا رہ گیا ہوں گا۔ اور بانر اور ریچھ بہت ہیں۔ اس لئے مجھے کوئی مایا رچنی چاہیئے۔

دیوتاؤں نے شری رام جی کو پیدل دیکھا تو اُن کو بہت دُکھ ہوا۔ دیوراج اندر نے فوراً اپنا رتھ بھیج دیا۔ اندر کا سارتھی ماتل بڑے شوق سے رتھ لیکر آ گیا۔ اُس تیج کی راشی اور دیوتاؤں کے انوپم رتھ پہ اودھ پتی شری رام جی خوش ہو کر چڑھ گئے۔ اُس رتھ میں سندر اور چنچل چار گھوڑے جُتے ہوئے تھے۔ جو امر اور اجر تھے اور من کی گتی جیسی رفتار سے چلتے تھے۔ شری رام جی کو رتھ پہ سوار دیکھ کر بانر خاص بل پا کر دوڑنے لگے۔ جب راون سے بانروں کی مار نہ سہی گئی تو اُس نے کچھ مایا پھیلا دی۔ صرف شری رام جی پہ اُسی مایا کا اثر نہیں

ہُوا۔ دوسرے سب نے اُسی مایا کو سچ مان لیا۔

بانروں کو راکششوں کی سینا میں جھوٹے کھائی لکشمن سمیت بہت سے شری رام جی نظر آنے لگے۔ اس طرح بہت سے لکشمن اور شری رام جی دیکھ کر بانر اور ریچھ من میں جھوٹے بھی سے ڈرنے لگے۔ لکشمن جی سمیت وہ سب تصویر کی طرح جہاں تہاں کھڑے دیکھتے ہی رہ گئے۔ اپنی سینا کو حیران ہوئی دیکھ کر شری رام جی نے ہنس کر دھنش پہ بان چڑھا لیا۔ اور پل بھر میں راون کی سب مایا کو نشٹ کر دیا۔ جس سے بانروں کی سب سینا خوش ہو گئی۔ پھر شری رام جی نے سب کی طرف دیکھ کر گمبھیر بچن بولے ہے یودھاؤ۔ تم سب تھک گئے ہو۔ اب تم میرا اور راون کا یدھ دیکھو۔

ایسا کہہ کر شری رام جی نے برہمنوں کے چرنوں میں نمسکار کیا اور اپنا رتھ چلا دیا۔ یہ دیکھ کر راون کے من میں بہت غصہ چھا گیا۔ وہ گرجتا اور للکارتا ہوا دوڑ کر سامنے آ گیا۔ اس نے کہا۔ ہے تپسوی بھکشک۔ تو نے اب تک جن یودھاؤں کو یدھ میں جیتا ہے۔ میں ان جیسا نہیں ہوں۔ میرا نام راون ہے۔ میرے یش کو سارا سنسار جانتا ہے۔ اور لوک پال بھی میری قید میں پڑے ہیں۔ تم نے کھر۔ دوکھن اور ورادھ کو مار ڈالا۔ بیچارے بالی کو شکاری کی طرح چھپ کر مار دیا۔ بڑے بڑے راکششوں کے سموہ مار گرائے۔ اور میگھ ناتھ اور کمبھ کرن کو بھی مارا۔ ارے راجہ۔ اگر تو یدھ کے میدان سے بھاگ نہ گیا۔

تو آج میں سارا ویر نکال لوں گا۔ آج میں تجھ کو مرد دیا
کال کے حوالے کر دوں گا۔ آج تو مہابد راون کے پالے پڑ گیا۔
راون کی گالیاں سنکر اور اس کو کال کے بس میں آئے
کر دیا گو شری رام جی نے ہنس کر کہا۔ ہاں۔ تمہارا سب
سچ ہے۔ اب بکواس مت کر۔ اپنی طاقت دکھا۔ فضول بکوا
کر کے اپنے یش کا ناش مت کر۔ کشما کر کے نیتی سن۔ سنو
گلاب۔ آم اور کٹھل کے سمان تین پرکار کے لوگ ہوتے
ان میں گلاب صرف پھول دیتے ہیں۔ آم پھول اور پھل
دیتے ہیں اور تیسرے کٹھل میں صرف پھل ہی لگتے ہیں۔ ا
تینوں پرکار کے پرشوں میں ایک گلاب کے سمان ہیں جو
ہی بکیں کرتے کچھ نہیں۔ دوسرے کہتے ہیں اور کرتے بھی
اور تیسرے صرف کر دکھاتے ہیں۔ زبان سے کچھ نہیں کہتے
شری رام جی کے بچن سنکر راون خوب ہنسا اور کہنے
مجھ کو گالیاں بکھار رہے ہو؟ اس سمے تو ویر کرتے تمہیں
نہ لگا۔ اور اب تم کو پران پیارے لگتے ہیں۔
اس طرح گالی دیکر راون بڑے کرودھ میں آکر بجر
بان چلانے لگا۔ انیک پرکار کے بان دوڑنے لگے۔ وہ د
ہر دشاؤں۔ آکاش اور پرتھوی پر سب جگہ چھا گئے۔
شری رام جی نے اگنی بان چھوڑا تو راون کے سب با
چھر میں جل گئے۔ پھر راون نے شرمندہ ہو کر تیز شکتی
جس کو شری رام جی نے اپنے بان کے ساتھ راون کے پاس

بھیج دیا۔ راون کروڑوں چکر اور ترشول چلاتا تھا۔ پر شری رام جی اُن کو بنا کسی کشٹ کے کاٹ کر پرے ہٹا دیتے تھے۔ راون کے بان ویسے ہی نِشپھل ہوتے لگے جیسے دُشٹ کے سب منورتھ بیکار ہی جاتے ہیں۔ تب راون نے شری رام جی کے سارتھی کو سو بان مارے۔ اور وہ شری رام جی کی جے کہتا ہُوا زمین پر گر پڑا۔ شری رام جی نے کرپا کر کے سارتھی کو اُٹھا لیا اور اُنکو بہت غصّہ آ گیا۔

یدھ میں شری رام جی کو دُشمن کے خلاف غصّہ آیا تو اُن کے ترکش میں سے بان باہر نکلنے کے لئے بے تاب ہونے لگے۔ دھنش کی بہت اُونچی ٹنکار سُنکر سب راکشس ڈر گئے۔ اِندروں کا ہر دے کانپنے لگا۔ سمندر۔ کچھوے۔ پرتھوی اور پہاڑ سب دیاکل ہو گئے۔ دشاؤں کے ہاتھی ڈر کے مارے پرتھوی کو دانتوں سے پکڑ کر چنگھاڑتے لگے۔ یہ تماشہ دیکھ کر دیوتا ہنسنے لگے۔

شری رام جی نے دھنش کو کان تک تان کر تیز بان چلا دیئے۔ اور اُن کے وہ بان ایسے چلنے لگے۔ جیسے سانپ لہلہاتے ہُوئے جا رہے ہوں۔ ایسے لگتا تھا کہ پروں والے سانپ اُڑ رہے ہیں۔ اُنھوں نے پہلے تو راون کے سارتھی اور گھوڑوں کو مار دیا۔ پھر رتھ کو توڑ کر جھنڈے کو کاٹ ڈالا۔

یہ دیکھ کر راون بڑے زور سے گرجنے لگا۔ پر ہر دے میں اُس کا بل تھک چکا تھا۔ وہ شرمندہ ہو کر دوسرے رتھ پر چڑھ کر انیک پرکار کے استر اور شستر چلانے لگا۔ پر اُس کی

سب کوشش اس طرح بیکار جاتی تھی۔ جیسے دوسروں کی برائی میں لگے ہوئے پرشش کی سب کوششیں بیکار جاتی ہیں۔ راون نے دس ترشول چلائے۔ اور شری رام جی کے رتھ کے چاروں گھوڑوں کو مار کر پرتھوی پر گرا دیا۔

گھوڑوں کو اٹھا کر شری رام جی نے غصہ میں آ کر پھر دھنش کھینچ کر بان چلانے شروع کر دئیے۔ راون کے سر کمل کے بن میں کھیلنے کے لئے شری رام جی کے بانوں کی بھونروں کی قطاریں ہی قطاریں چلنے لگیں۔ شری رام جی نے راون کے دسوں سروں میں دس دس بان مارے جو پار نکل گئے۔ اور ان سے خون کے پرنالے بہنے لگے۔ خون بہتے ہوئے بھی بلوان راون دوڑ رہا تھا۔ شری رام جی نے دھنش پر بان چڑھا کر بتیس بان مارے اور بیسوں بھجاؤں سمیت دسوں سروں کو کاٹ کر زمین پر گرا دیا پر ان کے کٹتے ہی راون کے سر اور ہاتھ پھر نئے پیدا ہو گئے۔ شری رام جی نے پھر سروں اور بھجاؤں کو کاٹ گرایا۔ پر وہ پھر نئے سرے سے پیدا ہو گئے۔ اس طرح شری رام جی نے بہت بار اس کی بھجائیں اور سر کاٹے۔ پر کاٹتے ہی وہ پھر نئے پیدا ہو جاتے تھے۔ شری رام جی بہت لیلا کرتے رہتے تھے۔ وہ بار بار راون کی بھجائیں اور سر کاٹ رہے تھے۔ آکاش میں بھجائیں اور سر ایسے چھا رہے تھے مانو اسنکھ راہو اور کیتو پھر رہے ہوں۔ اور خون بہاتے ہوئے دوڑ رہے ہوں۔ شری رام جی کے تیز بانوں کی وجہ سے وہ پرتھوی پر نہیں گر پاتے تھے۔ ایک ایک بان سے جو سے

ہوئے سموہ کے سمرہ سر آکاش میں اُڑتے ایسے شوبھا پا رہے تھے جیسے سورج کی کرنیں غصہ میں آ کر جہاں تہاں راہوؤں کو پیدا ہی ہوں۔ شری رام جی جوں جوں راون کے سروں کو کاٹتے تھے۔ توں توں وہ بڑھتے جاتے تھے۔ جیسے وشے بھوگوں میں پڑ کر کامنا دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ سروں کی باڑھ دیکھ کر راون کو اپنی موت بھول گئی۔ اور اُسے بہت غصہ آ گیا۔ مہا ابھیمانی راون گرجا اور دسوں دھنش تان کر دوڑ پڑا۔ یدھ بھومی میں غصہ کرتے ہوئے اس نے بانوں کی ورشا کر کے شری رام جی کے رتھ کو ڈھک دیا۔ ایک گھڑی تک وہ رتھ دکھائی نہیں دیا۔ مانو دھند کے کارن سورج چھپ گیا ہو۔

جب دیوتا ہاہاکار کرنے لگے تو پربھو رام جی نے غصہ میں آ کر دھنش اُٹھا لیا۔ انہوں نے راون کے بانوں کو ہٹا کر اس کے مستک کاٹ ڈالے اور اُن سے دسوں دشاؤں۔ آکاش اور پرتھوی کو بھر دیا۔ راون کے کٹے ہوئے سر آکاش میں دوڑ رہے تھے۔ اور جے جے کی آواز دیکر بھئے پیدا کر رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے۔ لکشمن کہاں ہے۔ ہنومان کہاں ہے۔ بانر راج سگریو کہاں ہے۔ شری رام جی کہاں ہیں۔ یہ کہتے ہوئے راون کے سر آکاش میں دوڑ رہے تھے۔ اور ان کو دیکھ کر بانر ڈرنے لگے۔ تب شری رام جی نے ہنس کر دھنش کا نشانہ لگا کر اُن سروں کو بانوں سے اچھی طرح چھید دیا۔ ہاتھوں میں منڈوں کی مالائیں لیکر وہاں بہت سی کالکائیں اس طرح پھر رہی تھیں۔ جیسے وہ

خون کی ندی میں اشنان کر کے سنگرام لکشمی پر یگ کے پرکش کی
پوجا کرنے جا رہی ہوں۔
پھر راون نے غصہ میں آ کر بلوان شکتی چھوڑ دی۔ جو ببھیشن
کی طرف اس طرح چلی۔ جیسے کالی کا ڈنڈ آ رہا ہو۔ بہت ہی
بھیانک شکتی کو دیکھ کر اور یہ سوچ کر کہ میرا پرن شرناگت کے
دکھ کو دور کرنا ہے۔ شری رام جی نے فوراً ببھیشن کو اپنے پیچھے
کر لیا۔ اور آگے ہو کر اس شکتی کو آپ سہہ لیا۔ شکتی کے لگنے
سے ان کو کچھ مورچھا آ گئی۔ گو شری رام جی یہ لیلا ہی کر رہے
تھے۔ پر اس سے دیوتا بہت گھبرا گئے۔ شری رام جی کو تھکے
ہوئے جان کر ببھیشن ہاتھ میں گدا لیکر راون کی طرف دوڑا
اور کہنے لگا۔ ارے بد قسمت۔ دشٹ۔ پنچ اور موڑکھ۔ تو نے
دیوتا۔ منش۔ منی اور ناگ سب سے ویر کیا۔ تو نے شو جی کو آدر
پوروک سر بھینٹ کئے اور اسی وجہ سے ایک ایک کے بدلے میں
کروڑوں پا لئے۔ ارے دشٹ اسی وجہ سے تو اب تک بچا رہا ہے
پر اب کال تیرے سر پر ناچ رہا ہے۔ شری رام جی سے بمکھ ہو کر تو
شان اور عزت چاہتا ہے۔
ایسے کہہ کر ببھیشن نے راون کی چھاتی میں گدا ماردی چھاتی
پر گدا کی چوٹ پڑتے ہی راون پرتھوی پر گر پڑا۔ اس کے دسوں
مکھوں سے خون بہنے لگا۔ پر وہ پھر سنبھل کر بڑے غصہ میں
دوڑ پڑا۔ دونوں بلوان آپس میں بھڑ کر یدھ کرنے لگے۔ اور ایک
دوسرے کو مارنے لگے۔ شری رام جی کے بل کے حوصلہ پر ببھیشن راون

کو کچھ بھی نہیں سمجھتا تھا۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی۔ بھبھیشن کیا کبھی راون کے سامنے آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ سکتا تھا۔ پر اب وہی کال کی طرح اکھڑ رہا ہے۔ یہ سب شری رام جی کا ہی پربھاو ہے۔ بھبھیشن کو بہت تھکا ہوا جان کر ہنومان جی ہاتھ میں پہاڑ لیکر دوڑے۔ انہوں نے راون کے رتھ۔ گھوڑوں اور سارتھی کو مار گرایا۔ اور اُس کی چھاتی میں بھی لات ماری۔ لات کی چوٹ پڑتے ہی راون کے شریر کے سب انگ کانپنے لگے۔ پر وہ پھر بھی کھڑا رہا۔ بھبھیشن وہاں چلے گئے جہاں سیوکوں کی رکشا کرنے والے شری رام جی تھے۔

راون نے ہنومان جی کو پھر للکارا۔ تو وہ اپنی پونچھ پھیلا کر آکاش میں چلے گئے۔ راون نے اُن کی پونچھ پکڑ لی۔ تو وہ راون کو ساتھ لئے ہی اُڑنے لگے۔ اور کرودھ سے ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ وہ آکاش میں چھل بل کرتے ہوئے ایسے سوبھا پا رہے تھے جیسے کال پربت اور سمیرو پربت لڑ رہے ہوں۔ جب بدھی اور بل سے راون گرائے نہ گرا تو ہنومان جی نے شری رام جی کو یاد کیا۔ شری رام جی کا سمرن کر کے مہابلی ہنومان جی نے للکار کر راون کو مارا۔ تو وہ دونوں دھرتی پر گر پڑے۔ اور اُٹھ کر پھر لڑنے لگے۔ یہ دیکھ کر دیوتا دونوں کی جے جے کار کرنے لگے۔

ہنومان جی کو خطرے میں دیکھ کر بانر اور ریچھ کرودھ کر کے تیزی سے دوڑے۔ پر لڑائی کے نشہ میں مست راون نے اپنی بلوان بھجاؤں سے اُن سب کو کچل اور مسل دیا۔ پھر شری

رام جی کے للکارنے پر وہ بانر جوش میں آ کر واپس آ گئے۔ اور بانروں کی سینا کو چہابلی دیکھ کر راون نے مایا رچ دی۔ کشن بھر کے لئے وہ انتردھیان ہو گیا۔ اور پھر اُس دُشٹ نے انیک روپ پرکٹ کر دئے۔ شری رام جی کی سینا میں جتنے بھی ریچھ اور بانر تھے وہاں اُتنے ہی راون پرکٹ ہو گئے۔ بانروں نے جب اسنکھ راون دیکھے تو ریچھ اور بانر یودھا اِدھر اُدھر بھاگنے لگے۔ وہ دھیرج نہ رکھ سکے۔ اور جا کر پکارنے لگے۔ ہے لکشمن جی۔ ہے رگھوناتھ جی۔ رکشا کیجئے۔ رکشا کیجئے۔

دسوں دشاؤں میں کروڑوں راون دوڑنے لگے۔ اور بڑے زور زور سے گرجنے لگے۔ سب دیوتا ڈر گئے اور بھاگنے لگے وہ کہہ رہے تھے۔ ہے بھائی۔ اب جیت کی آشا چھوڑ دو۔ ایک ہی راون نے سب دیوتاؤں کو جیت لیا تھا۔ اب تو انیک راون ہو گئے ہیں۔ اس لئے پہاڑوں کی گپھاؤں میں جا کر چھپ جاؤ۔ پر برہما۔ شِو جی اور گیانی منی جو پربھو شری رام جی کی مہما جانتے تھے وہ وہاں کھڑے رہے۔ جو اُن کے پرتاپ کو جانتے تھے وہ نڈر ہو کر ڈٹے رہے۔ پر بانروں نے سب راونوں کی ہستی کو سچ سمجھ لیا تھا۔ اِسی لئے سب بانر اور ریچھ گھبرا کر بھاگ رہے تھے۔ وہ پکارنے لگے۔ ہے کرپالو شری رام جی۔ ہم تھکے کے کارن بے چین ہو رہے ہیں۔ ہماری رکشا کیجئے۔

جہابلی اور سُورِ بیر ہنومان جی۔ انگد۔ نیل اور نل فرضی راونوں سے لڑنے لگے۔ اور کپٹ روپ سے پیدا ہونے والے

راونوں کو مارنے لگے۔ دیوتاؤں اور بانروں کو ویاکل دیکھ کر اجودھیا پتی شری رام جی ہنسنے لگے۔ اور انہوں نے سارنگ دھنش پر ایک بان چڑھا کر مایا کے بنے ہوئے سب راونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ شری رام جی نے کشن بھر میں سب مایا کاٹ ڈالی جیسے سورج کے نکلتے ہی اندھیرے کا ناش ہو جاتا ہے۔ ایک ہی راون کو دیکھ کر دیوتا خوش ہو گئے۔ اور لوٹ کر شری رام جی پر پھول برسانے لگے۔

شری رام جی نے بھجا اٹھا کر بانروں کو واپس بلا لیا۔ اور وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہوئے واپس آ گئے۔ شری رام جی کا بل پا کر ریچھ اور بانر دوڑنے لگے۔ اور تیزی سے کود کر یدھ کے میدان میں آ گئے۔ دیوتاؤں کو شری رام جی کی استتی کرتے دیکھ کر راون سوچنے لگا۔ کہ میں ان کی سمجھ میں ایک ہو گیا ہوں۔ وہ کہنے لگا۔ ہے دشٹو۔ تم سدا سے ہی میری مار کھاتے رہے ہو۔ یہ کہہ کر وہ بڑے کرودھ سے آکاش میں دیوتاؤں کی طرف دوڑا۔ سب دیوتا ہاہاکار کرتے بھاگنے لگے۔ اس نے پھر کہا۔ ارے دشٹو۔ میرے آگے سے تم کہاں جا سکو گے۔

دیوتاؤں کو ویاکل دیکھ کر انگد دوڑا۔ اور اوپر کود کر اس نے راون کی ٹانگیں پکڑ کر اس کو نیچے گرا دیا۔ راون کو پکڑ کر اسے بھومی پر گرا کر اور اس کو لات مار کر بالی کا پتر انگد شری رام جی کے پاس چلا گیا۔ راون سنبھل کر اٹھا۔ اور بڑے زور سے گرجنے لگا۔ اور ابھیمان میں آ کر دسوں دھنشوں پر

بہت سے بان چڑھا کر ہر طرف بان برسانے لگا۔ اس نے سب یودھاؤں کو گھائل کر کے ان کو دکھ سے بے چین کر دیا۔ اور وہ اپنے بل کو دیکھ کر خوش ہونے لگا۔

یہ دیکھ کر شری رام جی نے راون کے سر بھجائیں۔ بان اور دھنش سب کاٹ ڈالے۔ پر وہ پھر بہت بڑھ گئے۔ جیسے تیرتھوں پر کئے ہوئے پاپ بہت بڑھ جاتے ہیں۔ دشمن کے سر اور بھجاؤں کو بڑھتے دیکھ کر ریچھوں اور بانروں کو بہت غصہ آ گیا۔ یہ مورکھ بھجاؤں اور سروں کے کٹ جانے پر بھی نہیں مرتا۔ یہ دیکھ کر وہ غصہ سے لال پیلے ہو کر دوڑے۔ بالی پتر انگد۔ ہنومان۔ نل۔ نیل۔ بانر راج سگریو اور دوسرے بڑے بڑے وغیرہ بلوان بانر برکشوں اور پربتوں سے اس پر وار کرنے لگے۔ پر راون ان ہی برکشوں اور پربتوں کو پکڑ کر بانروں کو مارنے لگا۔ کوئی بانر راون کے شریر کو ناخنوں سے پھاڑ کر اور کوئی لاتوں سے مار کر بھاگ جاتا تھا۔ پھر نل اور نیل اس کے سروں پر چڑھ گئے۔ اور ناخنوں سے اس کے ماتھوں کو پھاڑنے لگے۔ خون بہتا دیکھ کر دیوتاؤں کے دشمن راون کو بہت دکھ ہوا۔ اس نے ان کو پکڑنے کے لئے بھجائیں پھیلائیں پر وہ پکڑ میں نہیں آتے تھے۔ وہ اس کی بھجاؤں پر ایسے پھر رہے تھے جیسے دو بھونرے کملوں کے بن میں گھوم رہے ہوں۔
راون نے کرودھ کر کے کود کر ان دونوں کو پکڑ لیا۔
اور جب وہ ان کو پرتھوی پر پٹکنے لگا تو وہ اس کی بھجائیں مروڑ کر

کر بھاگ نکلے۔ اس پر راون کو اور غصہ آ گیا۔ اور اس نے دسوں
ہاتھوں میں دھنش لیکر بان مار مار کر بندروں کو گھائل کر دیا۔ ہنومان
وغیرہ بانروں کو مورچھت دیکھ کے راون نے سمجھا کہ شام ہو گئی ہے۔
اور وہ خوش ہو گیا۔

اُدھر سب یودھاؤں کو مورچھت دیکھ کر جاموِنت دوڑ کر آ
گیا۔ اس کے ساتھ جو بھالو اور بانر تھے وہ ہاتھوں میں برکش اور
پربت لیکر راون کو للکار کر اس پہ مارنے لگے۔ بلوان راون کو
کرودھ آ گیا۔ وہ پیر پکڑ پکڑ کر اُن یودھاؤں کو پرتھوی پہ
پٹکنے لگا۔ بھالوؤں کے راجہ جاموِنت نے اپنی سینا کو مرتے دیکھ کر
بڑے غصہ سے راون کی چھاتی میں لات ماری۔ چھاتی میں بھاری
چوٹ لگتے ہی راون ویاکل ہو کر رتھ سے زمین پہ گر پڑا۔ اس نے
بیسوں ہاتھوں میں برچھیوں کو پکڑا ہوا تھا۔ اور اس وقت وہ
کیا معلوم دیتا تھا مانو رات کو کملوں میں بھونروں نے باس
کیا ہو۔ راون کو مورچھت دیکھ کر جاموِنت اس کو پھر لات
مار کر شری رام جی کے پاس چلا گیا۔ رات ہوتے دیکھ کر سارتھی
راون کو رتھ میں ڈال کر نکال لے گیا۔ اور اس کو ہوش میں لانے کا
اپائے کرنے لگا۔

جب بانروں اور ریچھوں کی مورچھا جاتی رہی تو وہ سب
شری رام جی کے پاس آ گئے۔ اور دوسری طرف سب راکشس بھی
ڈر کر راون کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے۔

ماس پاراین چھبیسواں وشرام

اُسی رات کو ترجٹا نے سیتا جی کے پاس جاکر اُن کو سب کتھا
سنادی۔ دُشمن راون کے سروں اور بھجاؤں کو اس طرح بڑھتے
سُنکر سیتا جی بہت ڈر گئیں۔ اُن کا چہرا اُداس ہو گیا۔ اور اُن کے
من میں بہت چنتا ہو گئی۔ اُنھوں نے ترجٹا سے کہا۔ ہے ماتا
اب کیا ہوگا۔ تو بتاتی کیوں نہیں۔ کل دُنیا کو دُکھ دینے والا
راون یہ کس طرح مرے گا۔ شری رام جی کے بانوں سے سر کٹنے پر
بھی یہ نہیں مرتا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ودھاتا ہی میرے
خلاف ہے۔ اور وہی سب چرتر کر رہا ہے۔ میری خراب قسمت
ہی اس کو زندہ رکھ رہی ہے۔ جس نے مجھے شری رام جی کے
چرنوں سے الگ کر رکھا ہے۔ جس نے کپٹ سے سونے کا جھوٹا
ہرن بنایا تھا۔ وہی ودھاتا اب بھی مجھ سے رُوٹھا ہوا ہے۔
جس ودھاتا نے مجھے ناقابل برداشت دُکھ سہن کروائے۔ اور
لکشمن کو مجھ سے کڑوے بچن کہلوائے۔ جس نے شری رام جی
جُدائی کے زہریلے بانوں سے تاک تاک کر مجھے بہت بار مارا
جو ایسے دُکھ میں بھی میرے پران رکھ رہا ہے۔ وہی ودھاتا
راون کو زندہ رکھ رہا ہے۔ اور کوئی نہیں۔ شری رام جی کو
بار بار یاد کر کے سیتا جی بہت بیکلی سے بلاپ کرنے لگیں تو
نے کہا۔ ہے راجکماری سنیئے۔ ہردے میں بان لگتے ہی دیوتاؤں

دشمن راون مر جائے گا۔ شری رام جی اس کے ہردے میں اس لئے بان نہیں مارتے کہ اس کے ہردے میں آپ بس رہی ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ راون کے ہردے میں سیتا جی بس رہی ہیں سیتا جی کے ہردے میں میرا نواس ہے اور میرے ہردے میں انیک لوک بس رہے ہیں۔ اس لئے راون کے ہردے میں بان لگتے ہی ان سب کا ناش ہو جائے گا۔ یہ سنکر سیتا جی کے من میں خوشی بھی ہوئی اور دکھ بھی۔ ترجٹا نے پھر کہا۔ ہے سندری۔ اب تم سنو۔ کہ راون کس طرح مرے گا۔ اور سب چنتا چھوڑ دو۔ سر کٹنے کٹتے جب راون اتنا ویاکل ہو جائے گا کہ اس کو تمہارا دھیان چھوٹ جائے گا۔ پھر شری رام جی اس وقت اس کے ہردے میں بان ماریں گے۔ ایسا کہہ کر اور سیتا جی کو بہت طرح سے سمجھا کر ترجٹا اپنے گھر چلی گئی۔ اور شری رام جی کے سبھاؤ کو یاد کر کے سیتا جی اُن کی جدائی کی آگ میں جلنے لگیں۔ وہ چندرما کی اور رات کی بہت پرکار سے نندا کرنے لگیں۔ ان کے لئے رات یگ کے سمان ہو گئی اور ختم ہی نہیں ہوتی تھی۔ شری رام جی کی جدائی میں دکھی ہو کر سیتا جی من ہی من میں بہت ولاپ کرنے لگیں۔ جب ان کے ہردے میں جدائی کی آگ زیادہ بھڑکنے لگی۔ تو ان کی بائیں آنکھ اور بھجا پھڑکنے لگی۔ اس کو شبھ شگن جان کر سیتا جی نے دھیرج دھارن کر لیا۔ کہ اب دیالو شری رام جی مجھ کو ضرور مل جائیں گے۔

ادھر آدھی رات ہونے پر جب راون کی مورچھا دور ہو گئی۔ تو وہ اپنے سارتھی پر غصہ کر کے کہنے لگا۔ ارے دشٹ تو نے

مجھ کو یدھ بھومی سے الگ کر دیا۔ ارے نیچ مورکھ۔ تجھے دھکار ہے۔ دھکار ہے۔ سارتھی نے راون کے پاؤں پکڑ کر اُس کو بہت پرکار سے سمجھایا۔ اور سویرا ہوتے ہی راون رتھ پر چڑھ کر پھر دوڑ پڑا۔ راون کا آنا سنکر بانروں کی سینا میں بڑی کھلبلی مچ گئی۔ اور وہ یودھا پربت اور برکش اُکھاڑ اُکھاڑ کر ادھر ادھر دوڑ کر کٹکٹانے لگے۔ جو بھیانک بانر اور بڑے بڑے ریچھ تھے وہ سب ہاتھوں میں پربت لیکر دوڑنے لگے۔ اور بہت غصے ہو کر وار کرنے لگے۔ اُن کے مارتے ہی راکشس بھاگ نکلے۔ مہابلی بانروں نے راکشس سینا کو بھگا کر راون کو گھیر لیا۔ چاروں طرف سے جھپٹے مار کر اور ناخنوں سے اسی کے شریر کو پھاڑ کر بانروں نے اُس کو ویاکل کر دیا۔ بانروں کو بہت بلوان دیکھ کر راون نے من میں کچھ سوچا اور انتردھیان ہو کر پل بھر میں اپنی مایا پھیلا دی۔ جب اُس نے یہ پاکھنڈ رچا۔ تو بے شمار جیو پیدا ہو گئے۔ بیتال۔ بھوت اور پشاچ ہاتھوں میں دھنش بان لئے پرکٹ ہو گئے۔ اور یوگنیاں ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں منشیوں کی کھوپڑیاں لئے تازہ تازہ خون پی کر ناچنے لگیں اور بہت پرکار کے گیت گانے لگیں۔ وہ پکڑو۔ مارو وغیرہ ڈراؤنے بچن بولی بولتی تھیں اور ان کی آواز چاروں طرف پھیل رہی تھی۔ وہ منہ پھیلا کر کھانے کو ادھر ادھر دوڑنے لگیں۔ تو بانر بھاگنے لگے۔ بانر جدھر بھی جاتے تھے۔ وہیں جلتی ہوئی آگ دیکھتے تھے۔ اس طرح بانر اور ریچھ سب ویاکل

ہو گئے۔ اور راون اُن پر ریت برسانے لگا۔ بانروں کو ہر طرح
سے تڑپا کر راون پھر گرجنے لگا۔ لکشمن جی اور بانر راج سگریو
سمیت سبھی یودھا بے چین ہو گئے۔ ہا رام۔ ہا رگھوناتھ۔ یہ
کہتے ہوئے سب یودھا ہاتھ ملنے لگے۔ اس طرح سب کا بل مٹی میں
ملا کر راون نے دوسری مایا پھیلا دی۔ اُس نے بہت سے ہنومان
پرکٹ کر دئے جو پتھر لیکر دوڑ رہے تھے۔ انہوں نے اکٹھے ہو کر
شری رام جی کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ وہ مارو۔ پکڑو۔ جانے
نہ پائے۔ ایسے شبد کہکر پونچھ اُٹھا کر دانت کٹکٹانے لگے۔
دسوں دشاؤں میں پونچھیں ہی پونچھیں دیکھ پڑتی تھیں اور
اُن کے بیچ شری رام جی براجمان تھے۔ اور پونچھوں کے درمیان
اجودھیا پتی شری رام جی کا شیام سُندر شریر ایسے سوبھا پا رہا
تھا مانو اونچے تمال برکش کے چاروں طرف انیک اندر دھنشوں
نے گھیرا ڈالا ہوا ہو۔
شری رام جی کو اس حالت میں دیکھ کر دیوتا خوش بھی تھے
اور اُداس بھی۔ اور وہ اُن کی جے بلانے لگے۔ تب شری رام جی
نے ایک ہی بان سے پل بھر میں راون کی سب مایا ہر لی۔ مایا کے
دُور ہونے پر بانر اور ریچھ خوش ہو گئے۔ اور سب برکش اور
پربت لیکر واپس دوڑ آئے۔ شری رام جی نے اتنے بان چلائے
کہ راون کی بھجائیں اور سر کٹ کٹ کر سب زمین پر گر گئے۔ شری
رام جی [illegible] کے یدھ کو اگر سوشیش ناگ۔ سرسوتی۔ وید
اور کوی لوگ انیک کلپوں تک بھی گاتے رہیں تو وہ اس کا پار

نہیں پا سکتے۔ اسی چرتر کے کچھ گنتوں کا ورنن مندمتی تلسی داس نے کیا ہے۔ جیسے مچھر اپنے بل کے انوسار آکاش میں اُڑتا ہے سر اور بھجائیں بہت بار کاٹی گئیں پر لیوں راون مرتا نہیں تھا شری رام جی تو کھیل کر رہے تھے۔ پر منی۔ سدھ اور دیوتا اس مصیبت کو دیکھ کر گھبرا رہے تھے۔ کاٹتے ہی سروں کا سمو بڑھتا جا رہا تھا۔ جیسے جوں جوں لابھ ہوتا ہے لوبھ بڑھتا جاتا ہے اتنی محنت کرنی پڑی پر پھر بھی دشمن راون نہیں مرا۔ یہ سوچ کر شری رام جی نے بھبیشن کی طرف دیکھا۔ شو جی کہتے ہیں۔ اے پاربتی۔ جن کے اچھا کرنے سے کال بھی مر جاتا ہے۔ وہ پربھو شری رام جی اپنے بھگت کا امتحان لے رہے ہیں۔

بھبیشن نے کہا۔ ہے سرو انتریامی۔ چراچر جگت کے سوامی شرناگتوں کی رکشا کرنے والے۔ دیوتاؤں اور منیوں کو سکھ دینے والے۔ سنئیے ہے ناتھ۔ راون کی نابھی میں امرت بھرا ہوا ہے اسی وجہ اس کی موت نہیں ہوتی۔

بھبیشن کے یہ بچن سنتے ہی دیالو شری رام جی نے خوش ہو کر ہاتھ میں ایک بھیانک بان لیا اور اسی وقت کئی طرح کے اشگن ہونے لگے۔ گدھے۔ سیار اور کتے رونے لگے۔ سنسار کے دکھ کی اطلاع دینے والے دشٹ پکشی بولنے لگے۔ اور آکاش میں ادھر ادھر دُم دار ستارے پرکٹ ہو گئے۔ دسوں دشاؤں میں آگ کے شعلے نظر آنے لگے۔ اماوس کے بنا ہی سورج کو گرہن لگ گیا۔ مندودری کا ہردے بہت کانپنے لگا۔ مورتیوں کی آنکھوں سے

آنسو بہنے لگے - آکاش سے پتھروں کی بارش ہونے لگی - بہت
تیز آندھی چلنے لگی - پرتھوی ہلنے لگی اور بادل - خون - پانی اور
دھول برسانے لگے - اتنے اشگن ہونے لگے کہ ان کی گنتی نہیں ہو
سکتی - اپار مصیبت دیکھ کر آکاش میں دیوتا ویاکل ہو کر جے جے کار
بلانے لگے - اور دیوتاؤں کو ڈرے ہوئے دیکھ کر دیالو شری رام
جی دھنش میں بان چڑھانے لگے - انہوں نے کان تک کھینچ کر
اکتیس بان چھوڑ دئے - اور وہ بان ایسے چلے جیسے کال روپ سانپ ہوں -
ایک بان سے نابھی کا امرت کنڈ سوکھ گیا - دوسرے بان
اس کے دس سروں اور بیس بھجاؤں میں لگے - سروں اور بھجاؤں
کو لیکر بان اڑنے لگے - اور سر اور بھجاؤں کے بغیر راون کا دھڑ
پرتھوی پر ناچنے لگا - جب اس بھاری دھڑ کے ناچنے سے پرتھوی
دھنسنے لگی تو شری رام جی نے بان مار کر اس دھڑ کے دو ٹکڑے
کر دئے - مرتے سمے راون بڑے بھینکر شبدوں میں بولا - رام کہاں
ہے - میں اس کو للکار کر یدھ میں مار دوں گا -
راون کے گرتے ہی پرتھوی ہلنے لگی - سمندر - ندیاں - دشاؤں
کے ہاتھی اور پربت سب تلملا اٹھے - دھڑ کے دونوں ٹکڑوں کو
بڑھا کر راون ریچھوں اور بانروں کو دباتا ہوا پرتھوی پر گر پڑا -
اس کی بھجاؤں اور سروں کو مندودری کے سامنے رکھ کر شری رام
جی کے بان ان کے پاس واپس لوٹ آئے - اور سب کے سب ترکش
میں داخل ہو گئے - یہ دیکھ کر دیوتا دندبھی بجانے لگے - راون کا
تیج شری رام جی کے مکھ میں سما گیا - یہ دیکھ کر برہما جی اور شو جی

خوش ہو گئے۔ سارے برہمانڈ میں جے جے کا شبد گونجنے لگا۔ بلوان بھجاؤں والے شری رام جی کی جے ہو۔ دیوتا اور منی پھول برسانے لگے۔ اور کہنے لگے۔ ہے دیالو۔ آپ کی جے ہو۔ ہے مکتی دینے والے سوامی۔ آپ کی جے ہو۔ ہے کرپالو۔ ہے مکند۔ ہے دوندوں کو ہرنے والے۔ ہے شرناگتوں کو سکھ دینے والے۔ ہے پربھو ہے دشٹوں کے دل کا ناش کرنے والے۔ ہے برہمانڈ کے بنانے والے ہے دیا کے ساگر۔ ہے پرکاش پھیلانے والے۔ آپ کی جے ہو۔

دیوتا خوش ہو کر پھول برسا رہے تھے۔ اور گھنگھور نگارے بجا رہے تھے۔ رن بھومی میں شری رام جی کے انگوں سے بہت سے کام دیوں کی شوبھا پراپت کر لی۔ اُن کے سر پر جٹاؤں کے مکٹ کے بیچ بیچ پھول بہت ہی شوبھا پا رہے تھے۔ مانو نیل پربت پر بجلیوں کے ساتھ تارے چمک رہے ہوں۔ وہ اپنی بھجاؤں سے دھنش بان پھیر رہے تھے۔ اور اُن کے شریر پر خون کے چھینٹے ایسے شوبھا پا رہے تھے۔ جیسے تمال برکش پر بہت سی لال رنگ والی چڑیاں بیٹھی ہوں۔

پربھو شری رام جی نے اپنی کرپا کی درشٹی کی ورشا کر کے دیوتاؤں کو بھے سے مکت کر دیا۔ بانر اور ریچھ سب خوش ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ ہے سکھ کے دھام۔ ہے مکند۔ آپ کی جے ہو۔

پتی کے سر کو دیکھتے ہی مندودری بے چین اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی۔ جھنڈ کی جھنڈ استریاں روتی ہوئی وہاں دوڑی

آئیں۔ اور مندودری کو اُٹھا کر راون کے پاس لے گئیں۔ راون
کی حالت دیکھ کر وہ سب استریاں پُکار پُکار کر رونے لگیں۔ اُن
کے سر کے بال بکھر گئے۔ اور اُنہیں اپنے شریر کی کچھ سُدھ نہ رہی۔
وہ انیک پرکار سے چھاتی پیٹنے لگیں۔ اور رو رو کر راون کا پرتاپ
ورنن کرنے لگیں۔ ہے ناتھ! تمہارے بل سے پرتھوی سدا کانپتی
رہتی تھی۔ اگنی۔ چندرما اور سورج آپ کے سامنے تیج کھو بیٹھتے
تھے۔ شیش ناگ اور کچھپ جس کا بھار نہیں سہ سکتے تھے۔ وہی
تمہارا شریر آج دھول سے بھرا ہوا پرتھوی پر پڑا ہے۔ تمہارے
سامنے یدھ بھومی میں کوبیر اور پون کوئی بھی نہیں ٹھہر سکتا تھا۔
آپ نے اپنی بھُجاؤں کے بل سے کال اور یم راج کو بھی جیت
لیا تھا۔ وہی آپ آج اناتھ کی طرح پڑے ہیں۔ تمہارا پرتاپ
سارے سنسار میں مشہور ہے۔ تمہارے پتروں اور پریوار کے
بل کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ پر شری رام جی سے ومکھ ہونے کی
وجہ سے تمہاری ایسی بُری حالت ہو گئی۔ کہ آج کل میں کوئی
رونے والا بھی نہیں رہا ہے۔ ہے ناتھ! برہما کی ساری
سرشٹی آپ کے بس میں تھی۔ اور دگپال ڈر کر آپ کے آگے
سدا سر جھکاتے تھے۔ اب تمہارے سروں اور بھُجاؤں کو گیدڑ
کھا رہے ہیں۔ پر شری رام جی سے ومکھ ہونے والے کی یہ حالت
نامناسب نہیں۔ ہے ناتھ! کال کے بس ہونے کے کارن آپ نے
کسی کا کہنا نہ مانا۔ اور چراچر جگت کے سوامی شری رام جی کو
ایک عام منش جانا۔ آپ نے راکشس روپی بن کو جلانے والے

اگنی روپ ساکشات شری وشنو جی کو ایک منش سمجھا - مہا
پتی دیو - جن کو شو جی اور برہما وغیرہ دیوتا بھی پرنام کرتے
ہیں - اُن دیا کے ساگر شری رام جی کا آپ نے بھجن نہیں کیا -
مہا پاپی شریر جنم سے ہی دوسروں کے ساتھ ویر کرنے میں لگا رہا
اور پاپ سے بھی بھرا رہا - اتنے پر بھی جنہوں نے تم کو اپنا
دھام بیکنٹھ دے دیا اُن نراکار برہم شری رام جی کو میں پرنام
کرتی ہوں - اہا ناتھ - شری رام جی کے سمان کرپا کا سمندر اور
کون ہو سکتا ہے - جو گتی جوگیوں کے لئے بھی درلبھ ہے - وہ
بھگوان رام جی نے تم کو دے دی -

مندودری کے اِن بچنوں کو سُنکر دیوتا - منی اور سدھ سب
نے سُکھ مانا - برہما - مہا دیو - نارد اور سنکادک جو پرمارتھ گیان
کے ماہر ہیں وہ سب شری رام جی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مگن
ہو گئے اور بہت سُکھی تھے -

گھر کی سب استریوں کو روتی ہوئی دیکھ کر بھیشن کے من
میں بہت دُکھ ہوا - اور وہ وہاں اُن کے پاس چلا گیا - اُس کو
بھائی راون کی یہ دشا دیکھ کر بہت دُکھ ہوا - پربھو شری رام
جی کی آگیا پا کر لکشمن جی نے آ کر بھیشن کو بہت طرح سے سمجھایا
اور وہ شری رام جی کے پاس لوٹ آیا - شری رام جی نے کرپا درشٹی
سے اُس کی طرف دیکھ کر کہا - سب کام چھوڑ کر راون کا انتم سنسکار
کرو - اور پربھو کی آگیا پا کر اُس نے دیس اور کال کے انوسار
راون کی سب کریا ودھی پوروک کروا دی - مندودری وغیرہ سب

استریاں راون کو تلانجلی دیکر من میں شری رام جی کے گن گاتی ہوئیں محل کو واپس چلی گئیں۔

کریا وغیرہ کروا کر بھبھیشن شری رام جی کے پاس آکر پھر سر جھکانے لگا۔ شری رام جی نے چھوٹے بھائی لکشمن کو بلا کر کہا کہ تم بانر راج سگریو۔ انگد۔ نل۔ نیل۔ جامونت اور ہنومان سب ملکر بھبھیشن کے ساتھ جاؤ۔ اور ان کا راج تلک کراؤ۔ پتا جی کے بچنوں کے انوسار میں شہر میں نہیں جاسکتا اپنے ہی سمان چھوٹے بھائی لکشمن اور بانروں کو بھیجا ہوں پربھو شری رام جی کے بچن سنکر بانر فوراً چل پڑے اور لنکا میں جاکر انہوں نے راج تلک کی تیاری کروا دی۔ انہوں نے بڑے آدر سے بھبھیشن کو راج سنگھاسن پر بٹھا دیا اور راج تلک لگا کر انکی استتی کی۔ سبھوں نے ہاتھ جوڑ کر بھبھیشن کو نمسکار کیا اور پھر بھبھیشن کے ساتھ وہ سب شری رام جی کے پاس آ گئے۔ شری رام جی نے بانروں کو بلا لیا۔ اور اپنی میٹھی بولی سے ان سب کو سکھی کر دیا۔ انہوں نے امرت کے سمان یہ میٹھے بچن ان سے کہے۔ کہ تمہارے ہی بل سے دشمن مارا گیا اور بھبھیشن نے راج پایا۔ یہ تمہارا یش تینوں لوک میں ہمیشہ بنا رہے گا۔ جو لوگ میرے چرتر کے ساتھ تمہارا یش پریم سے گا دینگے۔ وہ بنا کسی محنت کے ہی اپار بھوساگر کو تر جائینگے۔ شری رام جی کے بچن کانوں سے سنتے بانروں کی پیاس نہیں بجھتی تھی۔ وہ بار بار سر جھکا کر ان کے چرن کملوں کو پکڑ

رہے تھے۔

اس کے بعد شری رام جی نے ہنومان جی کو بلاکر کہا۔ کہ تم لنکا جاؤ۔ سیتا کو سب سماچار سنا دو۔ اور اس کی کشل پوچھ کر چلے آؤ۔ ہنومان جی لنکا پوری میں آئے ہیں یہ سنکر راکشس اور راکشسیاں دوڑ کر آئے۔ اور انہوں نے بہت پرکار سے ہنومان جی کی پوجا کر کے انہیں سیتا جی کو دکھلا دیا۔ ہنومان جی نے دور سے ہی سیتا جی کو پرنام کیا۔ تو انہوں نے شری رام جی کے دوت کو پہچان لیا۔ اور پوچھا۔ ہے تات۔ کہو۔ شری رگھوناتھ جی کے چھوٹے بھائی لکشمن اور بانر سینا کے سمیت کشل تو ہے۔ ہنومان جی نے جواب دیا۔ ہے ماتا۔ اجودھیا پتی شری رام جی ہر طرح سے کشل ہیں۔ انہوں نے یدھ میں راون کو جیت لیا ہے۔ اور وبھیشن کو راجہ بنا دیا ہے۔

ہنومان جی کے بچن سنکر سیتا جی کے من کو بہت خوشی ہوئی ان کے شریر میں رومانچ ہو گیا۔ اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے لکشمی کا روپ سیتا جی بار بار کہنے لگی۔ ہے بانر۔ میں تمہیں کیا دوں۔ اس خبر کے سمان ترلوکی میں اور کچھ بھی نہیں۔ ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماتا۔ سنو آج بلا شک میں نے سارے سنسار کا راج پا لیا ہے۔ جو میں دیکھتا ہوں کہ دشمن کی سینا کو جیت کر دکار رہت شری رام جی اپنے چھوٹے بھائی لکشمن سمیت بالکل کشل ہیں۔ یہ سنکر سیتا جی نے ہنومان کو وردان دیا کہ ہے پتر ہنومان سنو۔ تمہارے ہردے میں سب اچھے گن ہمیشہ بستے رہیں۔ اور لکشمن

سمیت شری رام جی تم پر ہمیشہ خوش رہیں۔ ہے تات۔ اب تم وہی اُپائے کرو۔ جس سے میں اِن آنکھوں سے شری رام جی کے دیا سے بھرے ہوئے شیام سُندر دیہہ کے درشن کر سکوں۔

ہنومان جی نے شری رام جی کے پاس جا کر سب بات سنا دی اور انہوں نے یہ سندیش سُنکر یوراج انگد اور بھبھیشن کو بلا کر کہا کہ تم ہنومان کے ساتھ جاؤ۔ اور سیتا کو آدر پوروک یہاں لے آؤ۔ یہ آگیا پا کر وہ سب فوراً سیتا جی کے پاس پہنچے گئے۔ سب راکششیاں جنہیں اُن کی سیوا کر رہی تھیں۔

بھبھیشن نے اُن کو جلدی ہی اچھی طرح سے سمجھا دیا اور انہوں نے سیتا جی کو بڑے پیار سے اشنان کروا دیا۔ پھر اُن کو بہت پرکار کے زیور پہنا دئے گئے۔ اور ایک سُندر پالکی سجا کر وہاں لائی گئی۔ سیتا جی خوش ہو کر سُکھ کے دھام شری رام جی کا سمرن کر کے اُس میں بیٹھ گئیں۔ ہاتھوں میں چھڑی لئے ہوئے رکشک اُن کے چاروں طرف جا رہے تھے۔ سب کے سب بہت خوش تھے۔ ریچھ اور بانر سیتا جی کے درشن کرنے کے لئے آئے تو رکشک غصے ہو کر اُن کو ہٹانے لگے۔ یہ دیکھ کر شری رام جی نے کہا کہ ہے متر۔ میرا کہنا مانو۔ سیتا کو پیدل ہی آنے دو۔ تاکہ سب بانر اُس کو ماتا کی طرح دیکھ سکیں۔ یہ بچن شری رام جی نے بہت ہنستے ہوئے کہے

شری رام جی کے بچن سُنکر ریچھ اور بانر خوش ہو گئے اور آکاش سے دیوتا بہت پھول برسانے لگے۔ چونکہ سیتا جی کو پہلے اگنی میں رکھا تھا۔ اب انتریامی پربھو شری رام جی اُن کو

پرکٹ کرنا چاہتے تھے - اسی وجہ سے شری رام جی نے سیتا جی کو کچھ
کڑے بچن سُنائے - جنہیں سُنکر سب راکششیاں افسوس کرنے لگیں
سوامی کے بچنوں کو سر ماتھے پر چڑھا کر من کرم اور بانی سے
پوتر سیتا جی کہنے لگیں - ہے لکشمن تم میرے دھرم کے گواہ ہو اور
جلدی چتا تیار کر دو - سیتا جی کی جدائی - گیان - دھرم اور نیتی سے
بھری ہوئی بانی سُنکر لکشمن جی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے -
وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر کھڑے کے کھڑے رہ گئے - اور شری رام
جی سے کچھ نہ کہہ آئے - شری رام جی کی اچھا کو دیکھ کر وہ جلدی
اگنی کو پرکٹ کر کے بہت سی لکڑی لے آئے - اگنی کو جلتے ہوئے
دیکھ کر سیتا جی کے من میں خوشی تھی اور اُن کو کوئی بھی بھئے نہ
تھا - انہوں نے کہا وہ ہے اگنی دیو - اگر من - بچن اور کرم سے میرے
من میں شری رام جی کو چھوڑ کر دوسری کوئی گتی نہیں رہی - تو سب
کی گتی جاننے والے - تم میرے لئے چندن کے سمان ٹھنڈے ہو جاؤ -
سیتا جی پربھو شری رام جی کا سمرن کر کے اور اُن کی جے کار
بلا کر چندن جیسی اگنی میں بیٹھ گئیں - جن کے چرنوں میں شیو جی
سر جھکاتے ہیں اور جن سے کیا ہوا پریم سب کو بہت شُدھ کر دیتا
ہے - اُن سیتا جی کا عکس اور دُنیاوی کلنک اس اگنی میں جل
گیا - آکاش میں دیوتا - سِدھ اور مُنی کھڑے دیکھ رہے تھے -
پر شری رام جی کے اس چرتر کو کوئی بھی نہ سمجھ سکا - پھر اگنی نے
اپنا روپ دھارن کر کے ویدوں میں اور جگت میں مشہور اصلی
لکشمی روپ سیتا جی کا ہاتھ اسی طرح شری رام جی کو سونپ دیا -

جس طرح سمندر نے وشنو جی کو لکشمی سونپی تھی۔ وہی سیتا جی شری رام جی کی بائیں طرف براجمان ہوگئیں۔ اُن کی بہت سی سُندر شوبھا ایسی لگ رہی تھی جیسے نئے نیل کمل کے پاس سونے کی کمل کی کلی شوبھا پا رہی ہو۔ دیوتا خوش ہوکر پھول برسانے لگے۔ آکاش میں نگاڑے بجنے لگے۔ کنر گانے لگے۔ اور بمانوں میں بیٹھی ہوئی اپسرائیں ناچنے لگیں۔

سیتا جی کے ساتھ پربھو شری رام جی کی بے حد اور اتھاہ شوبھا کو دیکھ کر ریچھ۔ اور بانر بہت خوش تھے۔ اور وہ انکی جے بلانے لگے

پھر شری رام جی کی آگیا پاکر اندر کا سارتھی ماتلی ان کے چرنوں میں سر جھکا کر چلا گیا۔ اور سدا کے سوارتھی دیوتا وہاں آگئے اور ایسے بچن کہنے لگے۔ جیسے وہ بہت پرمارتھی ہوں۔ وہ بولے۔ "ہے دینا بندھو۔ ہے دیو۔ ہے دیالو۔ آپ نے دیوتاؤں پر بڑی دیا کی ہے۔ سنسار بھر میں سب سے دنیہ کرنے والا یہ دُشٹ۔ کامی اور غلط راستے پر چلنے والا راون اپنے ہی پاپوں سے مارا گیا۔ آپ ہمیشہ ایک سار رہتے ہیں۔ برہم۔ ابناشی۔ اور ایک رس ہیں۔ آپ نہ کبھی کے متر ہیں نہ دشمن۔ آپ اکھنڈ۔ اجنما۔ نشپاپ۔ اجے۔ امورکھ۔ شکتی مان اور دیالو ہیں۔ آپ متسیہ کچھپ۔ باراہ۔ نرسنگھ۔ بامن اور پرسرام کے اوتار دھارن کر چکے ہیں۔ دیوتاؤں نے جب جب دکھ پایا ہے۔ آپ نے ہی انیک پرکار کے شریر دھارن کرکے اُن کا دکھ دور کیا ہے۔ راون پاپی۔ دیوتاؤں کا دشمن۔ کامی۔ لوبھ اور لشہ میں مست رہتا تھا۔

بڑا کرودھی تھا۔ ہے دیالو - آپ نے اُس کو بھی اپنا پرم دھام بیکنٹھ دے دیا۔ اس کی ساری من میں بہت حیرانی ہے۔ یم دیوتا موکش کے ادھیکاری ہو کر بھی سوالتھ کی وجہ سے آپ کی بھگتی کو بھُلا کر جنم مرن کے چکر میں پڑے رہتے ہیں۔ سنا کی رکشا کیجئے رہا۔ سب دیوتا اور سدھ اس طرح بینتی کر کے جہاں تہاں تھے وہیں کھڑے رہے۔ اور پھر پرجا پی پریم سے پھولے نہ سماتے ہوئے اس طرح استتی کرنے لگے۔ ہے رما سکھ کے دھام ہری۔ دھنش بان دھارن کئے ہوئے رگھوناتھ جی - آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ آپ ہونیاوی جنم مرن روپی ہاتھی کو مارنے کے لئے شیر کے سمان ہیں۔ ہے ناتھ۔ ہے سرو ویاپک۔ آپ گنوں کے بھنڈار اور چتر ہیں۔ آپ کے شریر کی شوبھا انیک کام دیووں کے شریر کی طرح انوپم ہے۔ آپ کے گنوں کو سدھ۔ منیشور اور کوی لوگ گاتے ہیں۔ آپ کا لیش پوتر ہے۔ آپ نے راون روپی سانپ کو گرڑ کی طرح پکڑ لیا۔ ہے پربھو۔ آپ بھگتوں کو آنند دینے والے۔ شوک اور بھے کو نشٹ کرنے والے اور سدا گیان کا سروپ ہیں۔ ہے گیان کے بھنڈار۔ آپ کے اوتار بہت دیا کرنے والے انیت گنوں والے اور پرتھوی کا بھار اُتارنے کے لئے ہوتے ہیں۔ آپ اجنما۔ سرو ویاپک۔ انوپم۔ انادی اور نیتیہ ہیں۔ ہے دیا کے ساگر شری رام جی۔ میں خوش ہو کر آپ کو پرنام کرتا ہوں۔ ہے رگھو ونش کے بھوشن۔ دوشٹ نام کے راکشس کو مارنے والے۔ آپ نے بھبھیشن کو جو بہت دکھی تھا راجہ بنا دیا

ہے گنوں اور گیان کے بھنڈار۔ ہے مان رہت۔ ہے اچھا۔ سرو ویاپک اور بڑو کار شری رام جی۔ میں آپ کو سدا پرنام کرتا ہوں۔ آپ کی بھجاؤں کا پرتاپ اور بل صاف ظاہر ہے۔ ہے دشٹوں کا ناش کرنے میں ماہر۔ ہے دین دکھیوں پر سہج ہی دیا کرنے والے اور ان کا کلیان کرنے والے سوبھا کے دھام۔ آپ کو لکشمن جی کے سمیت میں پرنام کرتا ہوں۔ آپ بھوساگر سے تارنے والے برہمانڈ کے کارن پرکرتی اور برہمانڈ دونوں سے پرے اور من سے پیدا ہونے والے تھوڑے دکھوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ آپ سندر دھنش اور ترکش دھارن کئے ہوئے ہیں۔ آپ کی آنکھیں کمل کی طرح لال ہیں۔ آپ راجاؤں کے سرتاج ہیں۔ سکھوں کے بھنڈار۔ سندر لکشمی جی کے پریتم اور مد۔ کام اور ممتا کو ناش کرنے والے ہیں۔ آپ انشپاپ اکھنڈ اور اندریوں سے پرے ہیں۔ آپ سب کا روپ ہوتے ہوئے بھی سب میں نہیں ہیں۔ سب وید ایسا کہہ رہے ہیں۔ کوری کتھا نہیں۔ جیسے سورج سے دھوپ الگ بھی ہے اور نہیں بھی۔ ویسے ہی آپ سنسار سے الگ بھی ہیں اور نہیں بھی۔ ہے پربھو۔ یہ سب بانر کرتارتھ ہو گئے۔ جو آدر سے آپ کے مکھ کو دیکھ رہے ہیں۔ ہے ہری ہم دیوتاؤں کے جیون اور شریر کو دھکار ہے۔ جو ہم آپ کی بھگتی کے بنا سنسار میں بھولے پڑے ہیں۔ ہے دین دیالو اب دیا کر کے بھید پیدا کرنے والی میری اس بدھی کو نشٹ کیجئے جس کی وجہ سے میں غلط کام کرتا رہتا ہوں۔ اور دکھوں کو

سُکھ دان کو سُکھی ہوا پھرتا ہوں۔ آپ دُشٹوں کا ناش کرنے والے اور پرتھوی کا شرنگار ہیں۔ آپ کے چرن کملوں کی شوجی اور پاربتی سیوا کرتے رہتے ہیں۔ ہے راجاؤں کے راجہ مجھے وردان دیجیے۔ کہ آپ کے کلیان کرنے والے چرن کملوں میں میرا پریم سدا بنا رہے۔

برہما جی نے بڑے پریم سے خوش ہو کر اشتک پکار سے بنتی کی اور شوبھا کے ساگر شری رام جی کو دیکھ کر اُن کی آنکھیں تھکتی نہیں تھیں۔ اتنے میں سورگباسی راجہ دشرتھ وہاں آ گئے اور شری رام جی کو دیکھ کر اُن کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے چھوٹے بھائی لکشمن جی سمیت شری رام جی نے اُن کو پرنام کیا اور راجہ دشرتھ نے اُن کو آشیرباد دیا۔ شری رام جی نے کہا۔ "ہے پتا جی۔ یہ سب آپ کے پُنیہ کرموں کا پربھاؤ ہے۔ جو میں نے اجے راکشس راج راون کو جیت لیا۔"

پُتر کے بچن سُنکر راجہ دشرتھ کے من میں بہت پریم چھا گیا۔ اُن کی آنکھوں میں جل بھر آیا اور اُن کے روم کھڑے ہو گئے۔ شری رام جی نے راجہ دشرتھ کے پہلے پریم کا وچار کرکے اُن کی طرف دیکھ کر اُن کو انت گیان دے دیا۔ شوجی کہتے ہیں ہے پاربتی۔ راجہ دشرتھ نے بھگتی میں من لگایا ہوا تھا۔ اسی کارن اُن کو موکش نہیں ملا۔ سگن برہم کی اُپاسنا کرنے والے موکش نہیں پاتے۔ اُن کو شری رام جی اپنی بھگتی دے دیتے ہیں۔ اس طرح مہاراج دشرتھ پربھو شری رام جی کو بار بار

پرنام کرکے خوش ہو کر دیولوک کو چلے گئے۔
پھر چھوٹے بھائی لکشمن جی اور سیتا جی سمیت پربھو
شری رام جی کو خوش دیکھ کر اور اُن کی شوبھا کو دیکھتے
ہوئے خوش ہو کر دیوراج اندر اس طرح استتی کرنے لگے۔ ہے
شوبھا کے دھام۔ شرناگتوں کو آرام دینے والے۔ سُندر ترکش
اور دھنش بان دھارن کئے ہوئے بلوان پرتاپی بھجاؤں
والے شری رام جی۔ آپ کی جے ہو۔ ہے کھر اور دوکھن کے
دُشمن۔ آپ کی جے ہو۔ آپ راکششوں کی سینا کا ناش کرنے
والے ہیں۔ ہے ناتھ۔ آپ نے دُشٹ راون کو مار کر سب دیوتاؤں
کو سناتھ کر دیا ہے۔ آپ پرتھوی کا بھار ہر لینے والے ہیں۔
آپ کی مہما کا کوئی پار نہیں۔ ہے راون کے دُشمن۔ ہے کرپالو
آپ نے راکششوں کی بُری حالت کر دی۔ لنکا کے راجہ راون
کو اپنے بل کا بہت اہنکار تھا۔ کیونکہ اُس نے دیوتاؤں اور
گندھربوں کو اپنے بس میں کر لیا تھا۔ وہ منی۔ سدھ۔ منش
پکشی اور ناگ سب کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ وہ دوسروں کے
ساتھ دروہ کرنے کے لئے سدا تیار رہتا تھا۔ اور مہا دُشٹ تھا
اُسی کا پھل اُس پاپی نے پا لیا۔ ہے کمل جیسی بڑی بڑی آنکھوں
والے۔ اور دین دیال۔ اب سُنئے۔ مجھے بڑا ابھیمان تھا کہ
میرے برابر دوسرا کوئی نہیں۔ پر اب پربھو کے چرن کملوں
کا درشن کرکے طرح طرح کے دُکھ دینے والا وہ میرا ابھیمان
جاتا رہا۔ کچھ لوگ نراکار برہم کا دھیان کرتے ہیں۔ جن

کی نسبت وید کہتے ہیں۔ کہ اُن کو دیکھا نہیں جا سکتا۔ یہ ہے شری رام جی۔ آپ کا سگن گروپ اجودھیا کے راجہ کے روپ میں بہت پیارا ہے۔ اِس لئے آپ سیتا جی اور لکشمن جی سمیت میرے ہردے میں نواس کریں۔ ہے لکشمی پتی۔ ہے شرناگت کے دکھ کو دور کرنے والے اور اُس کو ہر طرح کا سُکھ دینے والے مجھے اپنی بھگتی پردان کیجئے۔ انیک کام دیووں سے بھی زیادہ شوبھا والے رگھوناتھ شری رام جی۔ میں آپ کو پرنام کرتا ہوں۔ ہے سب دیوتاؤں کو آنند دینے والے۔ دوندوں کا ناش کرنے والے۔ منشیہ کا شریر دھارن کرنے والے بہت بلوان۔ شوجی اور برہما وغیرہ سے سیوا کئے جانے والے۔ دیا کی وجہ سے کومل چت والے شری رام جی۔ میں آپ کو پرنام کرتا ہوں ہے دیالو۔ اب کرپا کر کے مجھ کو آگیا دیجئے کہ میں کیا کروں۔"

اندر کے یہ میٹھے بچن سُنکر شری رام جی نے کہا۔" ہے دیوراج۔ سنو۔ ہمارے جن ریچھوں اور بانروں کو راکشسوں نے مار ڈالا ہے۔ وہ بھومی پر پڑے ہیں۔ انہوں نے میرے ہت کے لئے پران تیاگے ہیں۔ اس لئے ہے چتر دیوراج۔ ان کو زندہ کر دو۔" کاگ بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گروڑ جی۔ [illegible] پربھو شری رام کے یہ بچن بہت گوڑھ ہیں۔ گیانی اور مُنی ہی ان کو سمجھ سکتے ہیں۔ شری رام جی تینوں لوکوں کو مار کر اُن کو پھر زندہ کر سکتے ہیں۔ یہاں انہوں نے اندر کو جان بوجھ کر بڑائی دی تھی۔ اندر نے امرت کی ورشا کر کے ریچھوں اور بانروں کو زندہ

کر دیا۔ وہ سب خوش ہو کر اُٹھ بیٹھے۔ اور شری رام جی کے پاس آ گئے۔ امرت کی ورشا تو دونوں دلوں پر ہوئی۔ پر ریچھ اور باندر ہی زندہ ہوئے راکشس نہیں۔ راکشسوں کے من میں تو یدھ کرتے سمے شری رام جی کا ہی دھیان تھا۔ اس لئے وہ آواگون کے چکر سے بری ہو کر مکتی کو پراپت کر گئے۔ باندر اور ریچھ سب دیوتاؤں کے انش سے پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے وہ سب شری رام جی کی مرضی سے جی اُٹھے۔ شری رام جی کے سمان دین دُکھیوں کا ہتکاری اور کون ہو سکتا ہے۔ جنہوں نے سب راکشسوں کو بھی مکتی دے دی۔ دُشٹ۔ پاپی اور کامی راون کو بھی وہ گتی مل گئی۔ جو بڑے بڑے منیشوں کیلئے بھی دُرلبھ ہے جب سب دیوتا پھولوں کی ورشا کر کے سُندر بمانوں پر چڑھ کر چلے گئے۔ تو تری پور راکشس کو مارنے والے شو جی بڑے پریم سے دونوں ہاتھ جوڑ کر۔ کمل کے سمان آنکھوں میں جل بھر کر بہت خوش ہو کر گدگد بانی سے اس طرح استتی کرنے لگے سُندر ہاتھوں میں سُندر دھنش بان دھارن کئے ہوئے ہے۔ شری رام جی۔ آپ میری رکشا کیجئے۔ آپ موہ روپی بادلوں کا ناش کرنے والے پون ہیں۔ بھرم روپی بن کو جلانے کے لئے اگنی ہیں۔ اور دیوتاؤں کو آنند دینے والے ہیں۔ آپ نگن بھی ہیں اور نرگن بھی ہیں۔ گنوں کے سُندر بھنڈار ہیں۔ موہ روپی اندھیرے کو دُور کرنے کے لئے سُورج ہیں۔ کام۔ کرودھ اور موہ روپی ہاتھیوں کو مارنے کے لئے شیر ہیں۔ آپ بھگتوں کے

من رُوپی بن میں ہمیشہ نواس کریں۔ وشیوں کے منورتھ رُوپی
کمل بن کے لئے آپ سردی کا موسم ہیں۔ آپ اُدار چیت اور من
سے پرے ہیں۔ بھوساگر کو متھنے کے لئے آپ مندراچل پربت سے
بھی بڑھ کر ہیں۔ اس لئے اِس بہت دُکھ دینے والے سنسار ساگر سے
مجھے پار اُتار دیجئے۔ ہے شیام سُندر۔ ہے کمل کے سمان آنکھوں
والے۔ ہے دین بندھو۔ ہے شرناگت کو دُکھ سے چھڑانے والے
ہے راجہ رام جی۔ آپ سیتا جی اور لکشمن جی سمیت میرے ہردے
میں سدا نواس کریں۔ آپ مُنیوں کو آنند دینے والے ہیں۔ سا
سنسار کے شرنگار ہیں۔ اور تُلسی داس کے سوامی ہیں۔ ہے ناتھ
اب اجودھیا پوری میں آپ کا راج تلک ہوگا۔ میں آپ کی
اُدار لیلا دیکھنے ضرور آؤں گا"

جب اِس طرح بنیتی کر کے شِو جی چلے گئے۔ تب بِبھیشن
رام جی کے پاس آ کر اور اُن کے چرنوں میں نمسکار کر کے کہنے لگ
"ہے دھنش دھاری پربھو۔ آپ میری بنیتی سُنئے۔ راون کو
اُس کی سینا سمیت مار کر اپنا پوتر یش تینوں لوک میں پھیلا
کر آپ نے مجھ دین سے نیچ۔ مورکھ اور راکشس ونش میں پیدا
ہونے والے پر بہت کرپا کی ہے۔ ہے پربھو۔ اب اِس سیوک
کے گھر کو پوتر کیجئے۔ وہاں چل کر اشنان کیجئے۔ تاکہ یدھ
کی تھکاوٹ دور ہو۔ خزانہ۔ راج محل اور دھن دولت سب
اور خوشی سے بانروں کو دیجئے۔ ہے ناتھ۔ آپ ہر طرح سے
اپنا بنا کر اپنے ساتھ لے چلئے"

بھبیشن کے یہ کومل بچن سنکر دین بندھو شری رام جی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور انہوں نے کہا "ہے بھائی بھبیشن تمہارا خزانہ اور محل وغیرہ سب میرے ہی ہیں۔ یہ میں سچ کہتا ہوں۔ پر بھرت کی حالت کا وچار کر کے مجھے ایک ایک پل کلپ کے سمان بیت رہا ہے۔ اس کا شریر بہت کمزور ہو چکا ہے۔ اور وہ تپسوی کے بھیس میں میرا بھجن کر رہا ہے۔ ہے مترو۔ ایسا جتن کرو۔ جس سے میں اس کو جلدی دیکھ سکوں۔ میں تم سے یہ بنتی کرتا ہوں۔ اگر میعاد ختم ہونے کے بعد میں پہنچا جاؤں گا تو بھائی بھرت کو زندہ نہ پاؤں گا۔" بھرت کے پریم کو یاد کر کے شری رام جی کے شریر میں روما نچ ہو گیا۔ اور انہوں نے بھبیشن سے پھر کہا "تم کلپ بھر راج کرو۔ اور من میں میرا سمرن کرتے رہو۔ پھر تم میرے اس دھام کو پاؤ گے جہاں سب سنت جاتے ہیں۔"

شری رام جی کے بچن سنتے ہی بھبیشن نے ان کے چرن پکڑ لئے۔ سب بانر اور ریچھ یہ دیکھ کر خوش ہو گئے۔ وہ بھی شری رام جی کے چرن پکڑ کر ان کے گنوں کی تعریف کرنے لگے۔ پھر بھبیشن نے گھر جا کر پشپک بمان میں ہیرے اور وستر بھر دیئے۔ اور اس کو لا کر شری رام جی کے آگے رکھ دیا۔ شری رام جی نے ہنس کر کہا۔ "ہے متر بھبیشن۔ تم بمان پر چڑھ کر آکاش میں جاؤ۔ اور وہاں سے وستر اور ہیروں کی ورشا کرو۔" بھبیشن نے اسی سمے آکاش میں جا کر سب ہیرے اور وستر

کر دی۔ جس کے من کو جو اچھا لگا۔ اُس نے وہی لے لیا۔ بانر
بیروں کو منہ میں ڈال کر پھر اُگل دیتے تھے۔ یہ دیکھ کر شنکل کے
پریمی دیالو شری رام جی۔ لکشمن جی اور سیتا جی ہنسنے لگے۔ جنھیں
جن جن کو دھیان میں بھی نہیں دیکھ سکتے اور وید جن کو نیتی
نیتی کہہ کر ورنن کرتے ہیں۔ وہی کرپالو شری رام جی بہت اپکار
سے بانروں کے ساتھ دل لگی کر رہے تھے۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے
پاربتی۔ انیک پرکار کے یوگ۔ جپ۔ دان۔ تپ۔ یگیہ۔ برت
اور نیم کرنے سے شری رام جی ویسی کرپا نہیں کرتے جیسی وہ اُن
پر کرتے تھے۔ جن کو شری رام جی کے سوائے اور کسی سے پریم نہ تھا
ریچھوں اور بانروں نے وستر اور زیور لے لئے اور اُن کو
پہن پہن کر وہ شری رام جی کے پاس آ گئے۔ انیک طرح کے
زیور پہنے ہوئے سب بانروں کو دیکھ کر اجودھیا پتی شری رام
جی بار بار ہنسنے لگے۔ اُنہوں نے سب کی طرف دیکھ کر اُن کو
خوش کر دیا۔ اور پھر کومل بانی میں کہا۔ تم نے تمہارے ہی
بل سے راون کو مارا اور بھبیشن کو راج تلک دیا۔ اب تم اپنے
اپنے گھر چلے جاؤ۔ مجھے یاد کرتے رہنا۔ اور کسی سے مت ڈرنا۔
شری رام جی کے یہ بچن سنکر سب بانر بے چین ہو گئے۔ اور
ہاتھ جوڑ کر بڑے پریم سے کہنے لگے۔ ہے پربھو۔ آپ
جو کہیں وہ آپ کو شوبھا دیتا ہے۔ آپ کے بچن سنکر ہم کو
موہ ہو رہا ہے۔ ہے رگھوناتھ جی۔ آپ ترلوکی کے سوامی ہیں
آپ نے دُکھی جان کر ہی ہم بانروں کو آسرا دیا ہے۔ ہے ناتھ

آپ کے بچن سُن کر ہم شرم سے ڈوب رہے ہیں۔ کیا مچھر بھی گروڑ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

شری رام جی کے من کی بات کو سمجھ کو بانر اور ریچھ پریم میں مست ہو گئے۔ اور اُن کو گھر جانے کی اچھا نہ تھی۔ پرنتو پھر بھی شری رام جی کی پریرنا سے اُن کے لوپ کو بردے میں دبا گو کئے ایک پرکار سے بنتی کرتے ہوئے سب بانر اور ریچھ خوشی اور دکھ کے ساتھ چلے گئے۔ بانر راج سگریو۔ ریچھ راج جاموَنت نل۔ نیل۔ انگد۔ ہنومان۔ بھبھیشن اور جو دوسرے بہادر یودھا سینا پتی تھے وہ سب پریم بس ہو کر منہ سے کچھ نہ بول سکتے تھے آنکھوں میں آنسو بھر کر وہ سب شری رام جی کی طرف ایک ٹک دیکھ رہے تھے۔

شری رام جی نے اُن کا بہت پریم دیکھ کر اُن سب کو بمان پر چڑھا لیا۔ اور من ہی من میں برہمنوں کے چرنوں میں سر جھکا کر بمان کو اُتر دشا کی طرف چلا دیا۔ بمان کے چلتے سے گھور شبد ہونے لگا اور سب لوگ شری رگھوناتھ جی کی جے کہنے لگے۔ بمان میں ایک بہت اونچا سُندر سنگھاسن تھا۔ جس پر شری رام جی اور سیتا جی براجمان تھے۔ اس سمے شری رام جی اور سیتا جی ایسی شوبھا پا رہے تھے۔ جیسے سمیرو پربت کی چوٹی پر بادلوں میں بجلی چمک رہی ہو۔ وہ سُندر بمان بڑی تیز رفتار سے چل رہا تھا اور دیوتاؤں نے اس پر پھول برسائے۔ بہت سُکھ دینے والی تینوں پرکار کی ہوا

چلنے لگی۔ سمندر تالاب اور ندیوں کا جل نرمل ہو گیا۔ چاروں
طرف شبھ شگن ہونے لگے۔ سب کے من میں خوشی تھی۔ آکاش
اور دشائیں سب نرمل تھیں۔

شری رام جی نے کہا۔ ہے سیتے۔ یہ یدھ بھومی دیکھو۔
یہاں لکشمن نے میگھ ناتھ کو مارا تھا۔ ہنومان اور انگد کے
مارے ہوئے یہ بڑے بڑے راکشس یدھ بھومی میں پڑے ہیں
دیوتاؤں اور منیوں کو دکھ دینے والے دونوں بھائی کمبھ
کرن اور راون بھی یہیں مارے گئے تھے۔ یہاں میں نے پل
بندھوایا تھا۔ اور سکھ کے دھام شوجی کا مندر بنوایا تھا
یہ کہکر انہوں نے سیتا جی کے ساتھ شوجی کو پرنام کیا۔ بن میں
جہاں جہاں دیا ندھان شری رام جی نے نواس کیا تھا۔ اور
آرام کیا تھا۔ وہ سب استھان انہوں نے سیتا جی کو دکھا
دئے۔ اور ان کے نام بھی بتا دیے۔

پشپک بمان جلدی ہی وہاں پہنچ گیا۔ جہاں دنڈک
بن میں جو بہت ہی سندر تھا اگست وغیرہ بہت منی رہتے
تھے۔ شری رام جی ان سب استھانوں پر گئے اور سب رشیوں
سے آشیرباد پاکر وہ چتر کوٹ پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے منی
لوگوں کو خوش کر کے بمان آگے چلا دیا۔ پھر شری رام جی
نے سیتا جی کو کلجگ کے پاپوں کا ناش کرنے والی سبھاؤنی جمنا
جی کا درشن کرایا۔ اور اس کے بعد گنگا جی کا درشن کرایا۔
انہوں نے سیتا جی سے کہا۔ ہے تات۔ گنگا جی کو پرنام کرو۔ اور

پھر پریاگ تیرتھ راج کا درشن کرو۔ جس کے درشن سے کروڑوں
جنموں کے پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی پرم پوتر تربینی
کا درشن کرو۔ جو شوک کو ہرنے والی اور بیکنٹھ میں جانے کی
سیڑھی ہے۔ پھر بہت ہی پوتر اس اجودھیا پوری کا درشن
کرو۔ جو تینوں پرکار کے تاپوں اور آواگون روپی روگ کو
نشٹ کرنے والی ہے۔

پھر شری رام جی نے سیتا جی سمیت اجودھیا پوری کو پرنام
کیا۔ اس وقت ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ ان کے
شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور وہ بار بار خوش ہو رہے تھے

تربینی پر آ کر شری رام جی نے بانروں سمیت آنند پوروک
اشنان کیا۔ اور برہمنوں کو انیک پرکار کے دان دئے۔
پھر انہوں نے ہنومان جی کو سمجھا کر کہا۔ کہ تم برہمچاری کا بھیس
دھارن کر کے اجودھیا پوری جاؤ۔ وہاں جا کر بھرت کو ہماری
کشل سناؤ۔ اور پھر ان کا سماچار لیکر یہاں واپس آؤ۔

پون پتر ہنومان جی فوراً چل پڑے۔ اور پھر شری رام
جی بھاردواج منی کے آشرم پر گئے۔ منی نے ان کی بہت پرکار
سے پوجا کی اور استتی کر کے ان کو آشیرباد دیا۔ دونوں ہاتھ
جوڑ کر منی جی کے چرنوں کو نمسکار کر کے شری رام جی بمان پر چڑھ
کر پھر آگے چل پڑے۔ جب نشاد راج نے سنا کہ پربھو آ
گئے ہیں تو اس نے "ناؤ کہاں ہے" پکارتے ہوئے سب لوگوں کو
بلا لیا۔ اتنے میں بمان گنگا جی کو پار کر کے دوسری طرف

آ پہنچا۔ وہاں سیتا جی نے گنگا جی کی بہت پرکار سے پوجا کی۔ اور پھر اُن کے چرنوں میں گر گئیں۔ گنگا جی نے خوش ہو کر سیتا جی کو آشیرباد دیا۔ کہ ہے سُندری۔ تمہارا سہاگ اٹل رہے

پربھو کا آنا سُن کر نشاد راج پریم میں متوالا ہو کر دوڑا۔ اور پریم سُکھ پا کر شری رام جی کے پاس آ گیا۔ شری رام جی کو سیتا جی کے ساتھ دیکھ کر وہ پرتھوی پر گر پڑا۔ اس کو شریر کی کچھ سُدھ نہ رہی۔ شری رام جی نے اُس کے پریم کو دیکھ کر بڑی خوشی سے اُس کو اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ اور اُس کو اپنے پاس بٹھا کر اُس کی کُشل پوچھی۔ وہ بنتی کر کے کہنے لگا۔ برہما اور شو جی جن کی سیوا کرتے ہیں آپ کے اُن چرن کملوں کا درشن کر کے میں ہر طرح سے کُشل ہوں۔ ہے سُکھ کے دھام۔ پورن کام شری رام جی میں آپ کو پرنام کرتا ہوں۔ پرنام کرتا ہوں۔

سب پرکار سے نیچ اُس نشاد راج کو پربھو شری رام جی نے بھرت کی طرح ہردے سے لگا لیا۔ ہے مند بُدھی تلسی داس۔ تو نے موہ کے بس ہو کر اُن کو بھلا دیا۔ راون کے دُشمن شری رام جی کا یہ پوتر چرتر سدا شری رام جی کے چرنوں میں پریم پیدا کرنے والا۔ کام کرودھ لوبھ اور موہ کے ہرنے والا اور گیان و وگیان کا دینے والا ہے۔ اسے دیوتا۔ سِدھ اور مُنی سب آنند سے گاتے ہیں۔

جو چتر پرانی شری رام جی کے ... میں ... پانے والے

چرتر کو سُنتے ہیں۔ اُنھیں بھگوان ہمیشہ جیت۔ گیان اور اُپدیش دے دیتے ہیں۔ اے من۔ تُو وچار کو دیکھ۔ یہ کلیگ پاپیوں کا گھر ہے۔ اس میں شری رام جی کے نام کو چھوڑ کر دوسرا کوئی اپائے کلیان کا نہیں۔

ماس پاراین ستائیسواں وشرام

اُتر کانڈ ساتواں سوپان

مور کے کنٹھ کی چمک کے سمان نیلے رنگ والے۔ دیوتاؤں میں شرلیشٹ بھرگو رشی تیجے چرن کمل کے نشان کی شوبھا پانے والے۔ شوبھا کی مورت۔ پیتامبر پہنے ہوئے۔ کمل جیسی آنکھوں والے۔ ہمیشہ خوش رہنے والے۔ ہاتھ میں دھنش بان اُٹھائے ہوئے۔ باندروں کا ساتھ پانے والے۔ بھائی لکشمن سے سیوا کرانے والے۔ رام ستتی کرنے کے یوگیہ سیتا جی کے سوامی۔ رگھوکل کے تلک۔ پشپک بمان پر چڑھے ہوئے شری رام جی کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

برہما اور مہادیو جن کو پرنام کرتے ہیں سیتا جی اپنے ہاتھوں سے جن کا شریر دباتی ہیں اور دھیان کرنے والے بھگتوں کے من

رگھوپتی کھنبوروں کے ساتھی اجودھیا کے راجہ رام کے کومل سُندر چرن
کملوں کو اور کند پُشپ۔ چندرما۔ اور شنکھ کے گورے رنگ سے
بھی زیادہ سُندر۔ پاربتی جی کے پتی۔ سب سدھیوں کے دینے والے
دیا کے ساگر۔ کمل جیسے سُندر آنکھوں والے۔ کام سے مکتی دلانے
والے اُن شوجی مہاراج کو میں نمسکار کرتا ہوں۔

جب شری رام جی کے بنباس کی میعاد کا ایک دن باقی رہ
گیا تو نگر نواسی سب بہت دُکھی تھے۔ شری رام جی کی جدائی کے
کارن کمزور شریر والے استری پُرش جہاں تہاں اُن کا دھیان
کر رہے تھے۔ اُسی وقت سُندر شگن ہونے لگے اور سب کے من
میں خوشی چھا گئی۔ اجودھیا کا شہر چاروں طرف سے سہاونا
ہو گیا۔ جیسے شری رام جی کے آنے کی خبر دے رہا ہو۔

کوشلیا وغیرہ سب ماتاؤں کے من میں ایسا آنند سما گیا
جیسے کوئی ابھی کہنا چاہتا ہو کہ شری رام جی۔ سیتا جی اور لکشمن
جی آ گئے ہیں۔ بھرت جی کی دائیں آنکھ اور دائیں بھجا بار
بار پھڑکنے لگی۔ اور ان شگنوں کو دیکھ کر وہ من میں سوچنے
لگے۔ کہ اُن کے جیون کے آدھار شری رام جی کے آنے میں ایک
ہی دن باقی رہ گیا ہے۔ یہ سوچ کر بھرت جی کو بہت دُکھ ہوا
کہ شری رام جی کس کارن ابھی تک نہیں آئے۔ کیا انہوں
نے مجھ کو کپٹی سمجھ کر بھلا دیا ہے۔ اہو۔ خوش قسمت لکشمن
دھنیہ ہے۔ جو شری رام جی کے چرن کملوں کا پریمی بنا ہوا ہے
پربھو نے مجھے کپٹی اور بُرا جانا۔ جو مجھ کو ساتھ نہیں لیا۔

اگر پربھو میری کوٹی کا ودھار کریں - تو کروڑ کلپوں تک بھی میرا اُدھار نہیں ہو گا - پر پربھو اپنے سیوک کے اوگن نہیں دیکھتے - اُن کا سبھاؤ بہت کومل ہے - میرے من میں پکا وشواس ہے کہ شری رام جی ضرور ملیں گے - شگن بھی اچھے ہو رہے ہیں - مگر میعاد بیت جانے پر بھی میرے پران رہ جائیں تو سنسار میں میرے سمان نیچ کون ہو گا -

اس پرکار شری رام جی کی جدائی کے سمندر میں بھرت جی کا من ڈوب ہی رہا تھا - کہ اتنے میں ناؤ کے سمان پون پتر ہنومان جی برہمن کے بھیس میں اُن کے پاس آ گئے - ہنومان جی نے دیکھا کہ جٹاؤں کا مکٹ بنائے - کمزور شریر والے شری بھرت جی کُش کے آسن پر بیٹھے "رام رام رگھوپتی" جپ کر رہے تھے اور اُن کی کمل جیسی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں - ہنومان جی اُن کو دیکھتے ہی بہت خوش ہو گئے - اُن کے شریر میں رومانچ ہو گیا - اور آنکھوں سے خوشی کے آنسو گرنے لگے - من میں بہت خوش ہو کر کانوں کو امرت کے سمان سُکھ دینے والے میٹھے شبدوں میں اُنہوں نے کہا - "جن کی جدائی میں آپ دن رات سوچ کر رہے ہیں - اور جن کے گن سمُوہ سدا گاتے رہتے ہیں - وہی رگھوونش کے شرومنی سنت پرُشوں کو سُکھ دینے والے اور دیوتاؤں اور مُنی لوگوں کی رکشا کرنے والے شری رام جی کُشل پورک آ گئے ہیں - انہوں نے یدھ بھومی میں دُشمن کو جیت لیا ہے - دیوتا اُن کا یش گا رہے ہیں - وہی پربھو سیتا جی اور لکشمن

جی کے ساتھ ابھی آنے والے ہیں۔"

یہ بچن سنتے ہی بھرت جی کا سب دکھ جاتا رہا۔ جیسے پیاسے ویکتی کو امرت مل گیا ہو۔ انھوں نے پوچھا۔ ہے تات۔ تم کون ہو۔ اور کہاں سے آئے ہو۔ تم نے مجھے بہت ہی میٹھے بچن سنائے ہیں۔

ہنومان جی نے جواب دیا۔ میں پون پتر ہنومان ہوں۔ ہے کرپا ندھان۔ میں دین بندھو شری رام جی کا سیوک ہوں۔

یہ سنتے ہی بھرت جی اٹھے۔ اور ہنومان جی کو چھاتی سے لگا کر ملے۔ ملتے سمے ان کے ہردے میں پریم نہیں سماتا تھا۔ ان کے شریر میں رونگٹا کھڑا ہو گیا اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ وہ کہنے لگے۔ ہے بانر سنہالنو۔ آج تمہارے درشن سے میرے سب دکھ نشٹ ہو گئے۔ کیونکہ شری رام جی کے پیارے تم مجھ کو مل گئے۔ پھر ہنومان جی سے بار بار کشل پوچھ کر انھوں نے کہا۔ ہے بھائی۔ میں تمھیں کیا دوں۔ میں نے وچار کر دیکھ لیا ہے۔ کہ سنسار بھر میں اس سندیس جیسی اور کوئی چیز نہیں۔ اس لیے ہے تات۔ میں تمہارا قرضہ نہیں اتار سکتا۔ اب تم مجھ کو شری رام جی کا چرتر سناؤ۔ تب ہنومان جی نے بھرت کے چرنوں میں سر جھکا کر ان کو شری رام جی کے گنوں کی سب کتھا سنا دی۔ اور بھرت جی کہنے لگے۔ ہے بانر۔ یہ بتاؤ۔ کہ شری رام جی کبھی داس کی طرح مجھے بھی یاد کرتے تھے۔

بھرت جی کے بہت ہی نمر بچن سُنکر ہنومان جی کے
ہردیہ میں لدما پنخ ہو گیا۔ وہ بھرت جی کے چرنوں پر گر کر
کہنے لگے۔ بھلا چراچر جگت کے سوامی شری رام جی جن
کے گنوں کا گان آپ اپنے مُنہ سے کر رہے ہیں۔ ایسے نمر
پرم پوتر اور شُبھ گنوں کے بھنڈار کیوں نہ ہوں۔ ہے
ناتھ۔ آپ شری رام جی کو پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔
یہ میں سچ کہہ رہا ہوں۔

یہ سُنکر بھرت جی بار بار ہنومان جی کو چھاتی سے
لگانے لگے۔ اور اُن کے ہردے میں پریم سماتا نہیں تھا پھر
بھرت جی کے چرنوں میں سر جھکا کر ہنومان جی جلدی شری رام
جی کے پاس چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے بھرت جی کا سب
کُشل شری رام جی کو سُنا دی۔ تب شری رام جی خوش ہو کر
بمان پر چڑھ گئے۔ اور اجودھیا کے لئے چل پڑے۔

بھرت جی خوش ہو کر نندی گرام سے اجودھیا پوری میں
آ گئے۔ انہوں نے پہلے گورو وششٹ جی کو سب سماچار سُنایا
اور پھر راج محل میں جا کر سب کو بتا دیا کہ شری رگھوناتھ جی
کُشل پوروک اجودھیا میں آ رہے ہیں۔

یہ خبر سُنتے ہی سب ماتائیں اُٹھ کر دوڑیں۔ بھرت جی نے
سب کو سماچار دیکر اچھی طرح سمجھا دیا۔

جب نگر واسیوں کو یہ خبر ملی تو وہ بھی سب نر ناری
خوش ہو کر دوڑنے لگے۔ دہی دودھ گوروچن۔ پھل۔ پھول اور

تلسی جی- یہ سب منگل سوچک پدارتھ سونے کے تھالوں میں سجا کر ہاتھی کی چال چلنے والی استریاں سندر گیت گاتی ہوئی چل پڑیں- جو جس حالت میں بیٹھے تھے اسی حالت میں اٹھ کر دوڑنے لگے- جلدی کے مارے وہ بچوں اور بوڑھوں کو ساتھ نہیں لے رہے تھے- وہ سب ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے بھائی- کیا تم نے شری رام جی کو دیکھا ہے- پربھو شری رام جی کو آتے جان کر اجودھیا پوری سب شوبھاؤں کی کان ہو گئی- سرجو ندی کا جل بہت نرمل ہو گیا اور ٹھنڈی مند اور سگندھ دینے والی سہاونی ہوا چلنے لگی-

بھرت جی خوش ہو کر گورو وششٹھ جی- چھوٹے بھائی شتروگھن اور برہمنوں کو ساتھ لیکر شری رام جی کو لینے چلے- ان کے من میں بہت ہی پریم تھا-

بہت سی استریاں چھتوں پر چڑھ گئیں- اور آکاش میں بمان کو دیکھنے لگیں- بمان کو آتے دیکھ کر وہ بڑے مٹھے سوروں میں سندر خوشی کے گیت گانے لگیں- شری رام روپی پورن ماشی کے چندرما کو دیکھ کر اجودھیا روپی سمندر خوشی سے استری روپی ترنگوں میں کولاہل پیدا کرتا ہوا اُمڈنے لگا-

ادھر سورج کل روپی کمل کے سورج شری رام جی بانروں کو اپنا منوہر شہر دکھانے لگے- وہ کہہ رہے تھے ہے سگریو انگد اور بھبھیشن- سنو- یہ پوتر اجودھیا نگری ہے- اور یہ دیس بہت سندر ہے- اگرچہ سب نے بیکنٹھ کی تعریف کی

ہے۔ جیسے کہ وید اور پورانوں میں مشہور ہے اور سب سنسار کو اس کا پتہ ہے۔ پھر بھی مجھ کو وہ اجودھیا نگری اتنے سمان پیارا نہیں۔ اس بھید کو کوئی کوئی ہی جانتا ہے۔ یہ سہاونی نگری میری جنم بھومی ہے۔ اس کے اُتر میں پوتر سرجو ندی بہہ رہی ہے۔ جس میں اشنان کرنے سے لوگ بنا کچھ محنت کئے میرے پاس آ جاتے ہیں۔ یہاں کے نواسی مجھے بہت ہی پیارے ہیں۔ یہ نگری میرے دھام کو دلوانے والی اور سُکھ کی راشی ہے۔"

پربھو کے بچن سُنکر سب بانر خوش ہو گئے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ اجودھیا پوری دھنیہ ہے۔ جس کی تعریف پربھو شری رام جی اپنے مُنہ سے کرتے ہیں۔

دیا کے ساگر شری رام جی نے لوگوں کو آتے دیکھ کر بمان کو ٹھہرنے کا حکم دیا۔ تو پُشپک بمان شہر کے پاس اتر پڑا۔ نیچے اُتر کر شری رام جی نے پُشپک بمان کو کہا۔ کہ اب تم کوبیر دیوتا کے پاس چلے جاؤ۔ اُن کی آگیا پا کر پُشپک بمان چلا گیا۔ پر خوشی اور جُدائی کا دُکھ اُس کو بھی ہُوا۔

بھرت جی کے ساتھ سب لوگ آ رہے تھے۔ شری رام جی کی جُدائی میں اُن کے شریر بہت کمزور ہو چکے تھے۔ منیوں کے شرومنی رشی بام دیو اور گورو وشِشٹ وغیرہ کو دیکھ کر شری رام جی نے دھنش بان پرتھوی پر رکھ دیا۔ اور لکشمن جی سمیت دوڑ کر گورو جی کے چرن پکڑ لئے۔ دونوں کے شریر میں

دو ماہ ختم ہو گیا۔ گورو وششٹھ جی نے ملنے کے بعد کُشل پُوچھی
تو شری رام جی نے کہا۔ آپ کی کرپا سے ہم سب کُشل پُوروک ہیں۔
پھر دھرم کی رکشا کرنے والے شری رام جی نے سب برہمنوں
سے ملکر۔ اُن کے چرنوں میں پرنام کیا اور بھرت جی نے شری رام
جی کے اُن چرن کملوں کو پکڑ لیا۔ جنہیں منی۔ دیوتا۔ شو جی اور
برہما نمسکار کرتے ہیں۔ پرنام کرنے کو پرتھوی پر پڑے ہوئے
بھرت جی اُٹھانے سے نہیں اُٹھتے تھے۔ دیالو شری رام جی نے
اُن کو زبردستی اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ اُن کے شیام شریر کے
رونگٹے کھڑے ہو گئے اور نئے کمل کے سمان آنکھوں میں آنسو
بھر آئے۔ ترلوکی کے سوامی شری رام جی بھرت کو بہت ہی پریم
سے ملے اور اُن کو بار بار چھاتی سے لگانے لگے۔ تلسی داس جی کہتے
ہیں۔ بھرت جی کو ملتے ہوئے شری رام جی ایسے شوبھا پا رہے
تھے۔ جیسے پریم اور شرنگار رس دونوں شریر دھارن کرکے
ایک دوسرے سے ملنے کے کارن خاص شوبھا پا رہے ہوں۔
اس کے سوا مجھ کو اور کوئی اُپما نہیں سوجھتی۔ دیالو شری
رام جی بھرت جی سے کُشل پُوچھتے تھے۔ پر بھرت جی کے منہ
سے جلدی بول نہ نکلتا تھا۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی
اُس ودلاپ کا سکھ بانی اور من کی دوڑ سے پرے ہے۔ ایسے
سکھ کو وہی جان سکتا ہے جس کو وہ سکھ ملا ہو۔
بھرت جی نے کہا۔ ہے کوشل پتی۔ مجھ داس کو دکھی جان
کر آپ نے درشن دے دیے۔ اس لئے اب سب کُشل ہے۔ ہے

دیا ندھی۔ جُدائی کے سمندر میں ڈوبتے ہوئے مجھ کو آپ نے ہاتھ پکڑ کر بچا لیا۔

پھر پربھو شری رام جی خوشی خوشی شترگھن کو چھاتی سے لگا کر ملے۔ اور لکشمن جی اور بھرت جی دونوں بھائی بڑے پریم سے ایک دوسرے کو ملے۔ اُس کے بعد بھرت جی کے چھوٹے بھائی شترگھن اور لکشمن جی ملے۔ انہوں نے جُدائی کے ناقابل برداشت دُکھ کو دُور کر دیا۔

شترگھن سمیت بھرت جی نے سیتا جی کے چرنوں میں نمسکار کیا اور سُکھ پایا۔ شری رام جی کو دیکھ کر سب اجودھیا باسی خوشی سے جھُومنے لگے۔ اُن کی جُدائی کے کارن جو دُکھ تھا سب دُور ہو گیا۔ سب کو اپنے پریم میں مگن دیکھ کر دیالو شری رام جی نے یہ چمتکار کر دیا۔ کہ اُس وقت انہوں نے انیک رُوپ دھارن کر لئے۔ اور جو جس لوگ نیہ تھا۔ اُس سے ویسے ہی مل لیا۔ اور اپنی دیا کی درِشٹی سے سب کی طرف دیکھ کر اُن کا سب شوک دُور کر دیا۔ شِو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی بھگوان شری رام جی نے کشن بھر میں سب سے مل لیا۔ پر اس بھید کا کسی کو پتہ نہیں لگا۔ سُشیل اور گُنوں کے بھنڈار شری رام جی اس پرکار سب کو سُکھی کر کے آگے چلنے لگے۔

اتنے میں کوشلیا وغیرہ سب ماتائیں ایسے دوڑیں۔ جیسے نئی بیائی ہوئی گائے بچھڑے کو دیکھ کر دوڑتی ہے۔ مانو [illegible] بچھڑے کو چھوڑ کر بن میں چرنے

گئی ہوں۔ اور شام کے وقت تھنوں سے دودھ ٹپکاتی اور رنبھاتی ہوئی نگر کی طرف دوڑ رہی ہوں۔ شری رام جی سب ماتاؤں کو بڑے پریم سے ملے۔ اور انہوں نے ان کو بہت میٹھے بچن سنائے۔ ماتاؤں کو ان کی جدائی سے جو گھور دکھ ہو رہا تھا وہ سب جاتا رہا۔ اور انہوں نے خوش ہو کر انکھی سکھ پا لئے۔

ماتا سومترا نے پتر لکشمن کو شری رام جی کے چرنوں کا بھگت جان کر اسے چھاتی سے لگا لیا۔ اور کیکئی شری رام جی سے ملتی ہوئی کچھ ہچکچا رہی تھی۔ لکشمن جی سب ماتاؤں کو ملے۔ اور ان کے آشیرواد پا کر خوش ہو گئے۔ سیتا جی سب ساسوں کو ملیں۔ اور ان کے چرنوں کو چھو کر بہت خوش ہو گئیں۔ ساسیں اس کی کشل پوچھ پوچھ کر آشیرواد دیتی تھیں کہ تمہارا سہاگ اٹل رہے۔

سب ماتائیں شری رام جی کے مکھ روپی کمل کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ اور شبھ لچھن جان کر آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں کو روک رہی تھیں۔ وہ سونے کا تھال لیکر شری رام جی کی آرتی اتار رہی تھیں۔ اور بار بار ان کے انگوں کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ وہ سب ان پر بہت کچھ نچھاور کر رہی تھیں۔ اور خوش ہو کر اپنے ہردے میں آنند بھر رہی تھیں۔ کوشلیا خاص طور پر ان بانکڑے دیالو شری رام جی کو بار بار دیکھ رہی تھیں۔ وہ اپنے من میں بار بار سوچتی تھیں

کہ اُنہوں نے لنکا کے راون کو کس طرح مارا ہوگا۔ میرے دونو
بالک ہیں۔ بہت نازک ہیں اور راکشس تو بہت بلوان یودھا
ہوں گے۔ سب ماتائیں لکشمن جی اور سیتا جی سمیت شری رام
جی کو دیکھ کر پرم آنند میں مگن ہو گئیں۔ اور اُن کے شریر
میں بار بار رومانچ ہو رہا تھا۔

اُسی سمے لنکا پتی بھبیشن۔ بانر راج سگریو۔ نل۔ نیل
جاموونت۔ انگد اور ہنومان وغیرہ سوشیل بانر یودھا منوہر
منش کا شریر دھارن کئے ہوئے وہاں آ گئے۔ اور بھرت جی
کے پریم سشیل۔ برت اور نیم کا ورنن کرتے مان اور پریم سے
کرنے لگے۔ ساتھ ہی نگر نواسیوں کی ریتی اور شری رام جی
کے چرنوں میں اُن کا پریم دیکھ کر وہ اُن کی تعریف کرنے لگے۔

پھر شری رام جی نے اپنے سب ساتھیوں کو بلا کر اُن
سے کہا۔ کہ تم لوگ گورو وششٹ جی کے چرنوں میں نمسکار
کرو۔ یہ ہمارے کل کے پوجنیہ گورو ہیں۔ ان کی کرپا سے ہی
ہم نے یدھ میں راکشسوں کو مارا ہے۔ اُس کے بعد شری رام
جی نے گورو وششٹ جی سے کہا۔ ہے منی ور۔ سنئے۔ یہ سب
ہمارے مِتر ہیں۔ یدھ روپ سمندر میں۔ انہوں نے ناؤ کی
طرح میری مدد کی تھی۔ انہوں نے میرے کلیان کے لئے اپنے
جیون کو بھی ارپن کر دیا ہے۔ یہ مجھ کو بھرت سے زیادہ پیارے
ہیں۔

شری رام جی کی ایسے بچن سنکر سب پریم میں مگن ہو گئے

اور پل پل میں سب کو نئے نئے سکھ ملنے لگے۔ پھر اُنگد او وغیرہ
مہترون نے کوشلیا جی کے چرنوں میں پرنام کیا۔ اور ماتا کوشلیا
جی نے خوشی خوشی سب کو آشیرداد دیکر کہا۔ کہ تم سب مجھکو
رام کے سمان ہی پیارے ہو۔

جب سکھ کے بھنڈار شری رام جی راج محل کو گئے تو
پھولوں کی ورشا سے آکاش بھر گیا۔ اور نگر کے استری پُرش
چبوتروں پر چڑھ چڑھ کر سب لیلا دیکھتے لگے۔ سب نے اپنے
اپنے دروازوں پر سونے کے کلش عجیب ڈھنگ سے سجا سجا
کر رکھے ہوئے تھے۔ اور سب نے کلیان کے لئے جھنڈے۔ جھنڈیاں
اور بندن بار وغیرہ لگائے ہوئے تھے۔ شہر کی سب گلیوں میں
خوشبودار جل چھڑکا ہوا تھا اور ہاتھی دانت سے بہت
سے چوک بڑی اچھی طرح سجائے ہوئے تھے۔ شہر میں کئی جگہ
پر خوشی کے ساتھ باجے بجائے جا رہے تھے۔ بہت جگہ پر استریاں
ریچھاور کر رہی تھیں۔ اور خوش ہو کر آشیرواد دے رہی تھیں
وہ انیک سونے کے تھالوں میں آرتی سجا کر میٹھے میٹھے گیت
گا رہی تھیں۔ اور دکھ ونش روپی کمل کو کھلانے والے
سورج اور دُکھ کو ہرنے والے شری رام جی کی آرتی بار بار اُتار
رہی تھیں۔ اُس وقت کی نگر کی شوبھا۔ ایشور رج۔ سکھ اور
شوبھا گمبیر کا وید۔ شیش ناگ اور سرسوتی جی ورنن کر رہے تھے
پر وہ بھی یہ چرتر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ شیو جی مہاراج کہتے ہیں
ہے پاربتی۔ پھر سادھارن منش اُسکی خوبیاں کیسے بیان کر سکتے ہیں

اجودھیا روپی سروور میں استریاں کمدنیاں روپ تھیں۔ شری رام جی کی سُندرتائی سورج کے سمان تھی۔ جس کے است ہونے پر شری رام جی روپی پورن ماشی کے چندرما کو دیکھ کر وہ کھل اٹھیں۔ انیک پرکار کے شبھ شگن ہو رہے تھے۔ اور آکاش میں نگارے بج رہے تھے۔ اس طرح اجودھیا کا شری پرشوں کو کرتارتھ کرتے ہوئے بھگوان شری رام جی راج بھون میں چلے گئے۔ شوجی مہاراج کہتے ہیں۔ ہے پاربتی۔ شری رام جی نے دیکھا کہ کیکئی کو شرم آرہی ہے۔ اس لئے وہ سب سے پہلے اسی کے گھر ہی گئے۔ شری رام جی نے اُن کو کئی طرح سے سمجھا کر بہت سُکھ دیا۔ اور اس کے بعد وہ اپنے محل میں گئے۔ جب انہوں نے اپنے محل میں چرن ڈالے تو شہر کے سب نرناری بہت سکھی ہوئے۔ گورو وششٹ نے برہمنوں کو بُلا کر کہا۔ آج سُبھ دن ہے۔ سُبھ گھڑی ہے اور سبھ لوگ ہے۔ آپ سب خوش ہو کر آگیا دیجئے کہ شری رام جی راج سنگھاسن پر بیٹھیں۔

گورو وششٹ جی کے یہ سُندر بچن سب برہمنوں کو بہت اچھے لگے۔ اور وہ میٹھے بچن کہنے لگے۔ کہ شری رام جی کا راج تلک سارے سنسار کو سُکھ دینے والا ہے۔ ہے مُنی ناتھ۔ اب دیر مت کیجئے اور مہاراج شری رام چندر جی کا راج تلک کیجئے۔ تب گورو وششٹ جی نے سمنتر منتری سے کہا کہ راج تلک کی تیاری کرائیے۔ اور آپ کہ کہتے ہی

وہ خوش ہو کر چل پڑا۔ اُس نے جلدی ہی انیک رتھ۔ گھوڑے اور ہاتھی منگوا لئے اور چاروں طرف دُوت بھیج کر منگل سامان منگوا لیا۔ اُس کے بعد اُس نے پھر لوٹ کر وششٹ جی کے چرنوں میں آ پرنام کیا۔

اُس سمے ایودھیا پوری بہت ہی سُندر ڈھنگ سے سجائی گئی تھی۔ اور پھولوں کی ورشا کی جھڑی لگ رہی تھی۔

شری رام جی نے سیوکوں کو بُلا کر کہا۔ پہلے ہمارے متروں کو اشنان کرواؤ۔ اُن کے بچن سُنتے ہی وہ سیوک جہاں مہمان ٹھہرے تھے چلے گئے۔ اور انہوں نے سُگریو وغیرہ کو اشنان کروایا پھر شری رام جی نے بھرت جی کو بُلایا اور اپنے ہاتھوں سے اُن کی جٹائیں کھولیں۔ اُس کے بعد انہوں نے تینوں بھائیوں کو اشنان کروایا۔ اور اُس سمے کے بھرت جی کے بھاگیہ اور شری رام جی کی نمرتا کو سو کروڑ شیش ناگ بھی بیان نہیں کر سکتے۔ آخر میں شری رام جی نے اپنی جٹاؤں کو سلجھایا اور گورو جی سے آگیا مانگ کر اشنان کیا۔ جب انہوں نے اشنان کرنے کے بعد زیور پہنے تو اُن کے انگوں کی شوبھا کے آگے کروڑوں کامدیوں کی شوبھا بھی ماند تھی۔

اُدھر ماسوں نے سیتا جی کو بڑے پیار سے اشنان کروا کر اُن کے انگوں میں دیوتاؤں والے وستر اور زیورات بہت اچھی طرح سجا کر پہنا دیئے۔ سب ماتائیں شری رام جی کی بائیں طرف کنوؤں کی سی مان سیتا جی کی شوبھا پاتے دیکھ کر اپنے

جنم کو سپھل ہوتا سمجھ کر بہت آنند محسوس کرنے لگیں - کاگ بھشنڈی جی کہتے ہیں - ہے گھگیش گروڑ جی سنو - اسی سمے برہما - شو جی - منی لوگ اور سب دیوتا بمانوں پر چڑھ چڑھ کر آنند دینے والے شری رام جی کو دیکھنے آگئے -

پربھو شری رام جی کو دیکھ کر گرو وششٹھ جی کا من خوشی سے بھر گیا - انہوں نے فوراً ایک دیوتاؤں جیسا سنگھاسن منگوایا - جس کے سورج جیسے تیج کو بیان کرنا مشکل ہے اور برہمنوں کو پرنام کر کے شری رام جی اس پر جا بیٹھے - جنک کی پتری ماتا سیتا جی کو شری رام جی کے ساتھ بیٹھے دیکھ کر منی لوگ بہت ہی خوش تھے - برہمن وید منتروں کا پاٹھ کرنے لگے - اور آکاش میں دیوتا اور منی ملکر جے جے کار کرنے لگے

پہلے وششٹھ جی نے شری رام جی کا راج تلک کیا - پھر انہوں نے سب برہمنوں کو تلک لگانے کی آگیا دی - ماتائیں پتر کا راج تلک ہوتے دیکھ کر بار بار آرتی اتار کر خوش ہو رہی تھیں - انہوں نے برہمنوں کو انیک پرکار کے دان دئے - اور سب بھکاریوں کو اتنا دیا کہ وہ بھکاری نہ رہے تینوں لوک کے سوامی شری رام جی کو سنگھاسن پر براجمان دیکھ کر دیوتا لوگ نگارے بجانے لگے - آکاش میں بہت نگارے بج رہے تھے - گندھرب اور کنر گا رہے تھے - اور اپسرائیں ناچ رہی تھیں جس کو دیکھ کر دیوتا اور منی بہت

آنند محسوس کر رہے تھے - شری رام جی نے چھوٹے بھائی بھرت

وغیرہ۔ بھیبھیشن۔ انگد اور ہنومان سمیت جھپیٹ۔ جیوت بیکھا دھشتر۔ کھٹرگ۔ ڈھال اور شکتی ہاتھوں میں لئے وہاں براجمان تھے۔

سیتا جی اور شری رام جی انیک کامدیووں کی سی شوبھا پا رہے تھے۔ شری رام جی نے جل بھرے بادل کے سمان شیام شریر میں پیتامبر پہنا ہوا تھا۔ جو دیوتاؤں کے من کو موہ لیتا تھا۔ اُن کے انگ انگ میں مکٹ اور بازوبند وغیرہ عجیب اور سندر زیور شوبھا پا رہے تھے۔ اُن کی کمل جیسی آنکھوں چوڑی چوڑی چھاتی اور لمبی لمبی بھجاؤں کا جن لوگوں نے درشن کیا وہ سب دھنیہ ہیں۔ کاگ بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ وہ شوبھا۔ وہ سماج اور وہ آنند کہتے نہیں بنتا۔ اُن کا ورنن تو سرسوتی۔ شیش ناگ اور وید ہی کر سکتے ہیں۔ اور اُن کے رس کو شوجی مہاراج ہی مانتے ہیں۔

شری رام جی کی الگ الگ اُستتی کر کے دیوتا اور منی لوگ اپنے اپنے لوک کو چلے گئے۔ تب چاروں وید بھاٹ کا بھیس دھارن کر کے شری رام جی کے پاس آ کر گن گان کرنے لگے۔ تو شری رام جی نے جو سرو انتریامی ہیں اُن کو پہچان کر اُن کا آدر کیا۔ پر اس بھید کا اور کسی کو پتہ نہ لگا۔ پھر وید بھگوان رام کے گن اسی طرح گانے لگے۔ "ہے راج شرومنی انوپم روپ والے۔ آپ سگن بھی ہیں اور نرگن بھی۔ آپ کی جے ہو۔ جنہوں نے منشیہ کا اوتار لیکر راون جیسے بلوان راکھشسوں اور بھاری

دُشٹوں کو اپنی بھجاؤں کے بل سے مار دیا۔ اور پرتھوی کے
بھار کو ہلکا کر کے سُکھ دُکھوں کو بھسم کر دیا۔ اُن شرناگت کی
رکشا کرنے والے۔ دیالو شری رام جی کو ہم پرنام کرتے ہیں۔
"ہے ہری۔ دیوتا۔ راکشس۔ ناگ۔ منش اور چراچر سبھی
پرانی آپ کی بھگوان مایا کے بس میں ہیں۔ وہ بہت دیر تک دن
رات کال۔ کرم اور تینوں گنوں سے بھرے ہوئے جنم مرن کے
چکر میں بھٹکتے رہتے ہیں۔ ہے ناتھ۔ جن کی طرف آپ ایک بار
کرپا کی درشٹی سے دیکھ لیتے ہیں وہ ان تینوں پرکار کے شریرک
دیوک اور بھوتک دُکھوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اس لیے
سنسار کے مٹانے والے شری رام جی ہم آپ کو پرنام کرتے ہیں
ہماری رکشا کیجیے۔
"ہے بھگون۔ جو لوگ گیان کے گھمنڈ سے متوالے ہو کر
سنسار کے دُکھوں کو نشٹ کرنے والی آپ کی بھگتی کا آدر نہیں
کرتے۔ وہ ہمارے دیکھتے دیکھتے دیوتاؤں کو دُرلبھ پد پا کر بھی
پھر نیچے گر جاتے ہیں۔ ہے ناتھ۔ جو سب آس اور بھروسہ چھوڑ
کر پورنت وشواس سے آپ کے داس ہو رہے ہیں۔ وہ آپ کا
نام جپ کر بنا کسی کشٹ کے بھوساگر کو تر جاتے ہیں۔
"ہے ہری۔ شو جی۔ برہما وغیرہ جن چرنوں کی سیوا کرتے
ہیں اور جن کلیان کاری دھول کو چھونے سے رشی کی پتنی
اہلیا تر گئی۔ جن چرنوں کے ناخنوں سے تینوں لوکوں کو پوتر

کرنے والی گنگا نکلی ہے۔ جن کی [illegible] سب [illegible] کرتے ہیں

جن چرنوں میں جھنڈے - بجر - انکش اور کمل کے نشان موجود
ہیں اور بن میں پھرتے ہوئے جن چرنوں میں کانٹے چبھتے تھے
ہے مکند - ہے لکشمی پتی - ہے شری رام جی اُن چرن کملوں کی ہم
سدا بندنا کرتے ہیں -

"آپ انادی برکش ہیں - جس کی نظر نہ آنے والی جڑ پرکرتی
ہے - من - بدھی - چت اور اہنکار یہ چار اس کی چھال ہیں
اسے وید اور شاستر کہتے ہیں - رہنا - بڑھنا - گھٹنا - خلاف ہونا
جنم اور مرن یہ چھ اُس کے کندھے ہیں - باسنائیں پھول ہیں -
اور کامنائیں انیک پتے ہیں - ویراگ اور وشئے بھوگوں میں
پریم یہ دو طرح کے میٹھے اور کڑوے پھل ہیں - اس برکش
سے لپٹی ہوئی ایک بیل اودیا ہے - یہ برکش سدا نئے پتوں
اور پھولوں سے ہرا بھرا رہتا ہے - ہے سنسار روپی برکش بھگوان
ہم آپ کو نمسکار کرتے ہیں -

"ہے ناتھ - جو اجنما - ایک صرف انوبھو سے جانتے ہو کیونکہ
اور من سے پرے - ایسے برہم کا دھیان کرتے ہیں - وہ اسی
نرگن روپ کو بیان کریں اور اُسے جانیں - ہے پربھو - ہے
دیو - ہم آپ سے یہ وردان مانگتے ہیں - کرمن - بھجن اور کرم
سے وشئے بھوگوں کو چھوڑ کر ہم آپ کے چرنوں سے پریم کرتے ہیں - وہ
اس طرح سب کے دیکھتے دیکھتے ویدوں نے شری پرماتما
کی اور پھر انتر دھیان ہو کر وہ برہم لوک کو چلے گئے - کاگ
بھشنڈی جی کہتے ہیں - ہے گروڑ جی - ویدوں کے چلے جانے کے بعد

شوجی شری رام جی کے پاس آئے اور لڑ ماپنج میں آئے ہوئے شری کے ساتھ گدگد بانی سے اس طرح استتی کرنے لگے۔

"ہے لکشمی پتی شری رام جی۔ آپ کی جے ہو۔ آپ سنسار کے دکھوں اور بھئے سے گھبرائے ہوئے اپنے بھگتوں کی رکشا کیجئے۔ ہے اجودھیا پتی۔ ہے دیوتاؤں کے سوامی۔ ہے لکشمی کے سرتاج۔ ہے پربھو۔ میں آپ کی شرن میں آ کر بینتی کرتا ہوں کہ میری رکشا کیجئے۔

"آپ نے دس سروں اور بیس بھجاؤں والے راون کو مار کر پرتھوی کا بڑا بھاری روگ دور کر دیا۔ راکشس روپی پتنگوں کے سموہ کو آپ نے بانوں کی جلتی ہوئی آگ میں جلا کر بھسم کر دیا۔

"اتم دھنش۔ بان اور ترکش دھارن کئے ہوئے آپ اس پرتھوی منڈل کے اتم سنگار ہیں۔ مد اور موہ سے پیدا ہونے والی ممتا روپی رات کے گھور اندھیرے کو نشٹ کرنے والے آپ تیج کی راشی سورج ہیں۔

"کام دیو روپی شکاری نے بُرے وشیوں کے بھوگ روپی بانوں سے منش روپی مرگوں کے ہردوں پر وار کر کے ان کو مار گرایا ہے۔ ہے ناتھ۔ ہے ہری۔ آپ اس شکاری کو مار کر ان اناتھ پاپی لوگوں کی رکشا کیجئے۔ جو تیج وشے روپی بن میں بھٹک رہے ہیں۔

"وہ آپ کے چرنوں کی بھکتی کرنے کا دھیان نہ کر کے اگر ان

روگوں اور جُدائی کے دُکھوں سے مر جاتے ہیں۔ جو آپ کے چرن کملوں سے پریم نہیں کرتے وہ لوگ انقاہ آواگون کے چکر میں پڑے رہتے ہیں۔

"آپ کے چرن کملوں سے جن کو پریم نہیں وہ بہت لاچار اُداس اور دُکھی رہتے ہیں۔ پر جو آپ کی کتھا کا سہارا لیں۔ اُن کو سچا اور اننت بھگوان سے پریم ہو جاتا ہے۔

"اُن کو نہ راگ ہوتا ہے نہ لوبھ۔ نہ ابھیمان ہوتا ہے نہ مد۔ ایشوریہ اور مصیبت اُن کے لئے ایک سمان ہوتے ہیں اس لئے منی لوگ یوگ کا سہارا چھوڑ کر پریم سے آپ کے سیوک بن جاتے ہیں۔

"جو سدا نیم دھارن کر کے پریم پُرلوک شدھ ہردے سے آپ کے چرن کملوں کی سیوا کرتے ہیں۔ وہ سچ مان اور اپمان دونوں کو برابر سمجھتے ہوئے دُنیا میں سُکھ سے جیون بتاتے ہیں۔

"ہے رگھوویر۔ ہے بلوان یودھا۔ اور کسی سے نہ جیتنے والے شری رام جی۔ آپ منی لوگوں کے من روپی کمل کے بھنورا ہیں۔ میں آپ کا بھجن کرتا ہوں۔ سنسار کے مہا روگ اور بلوان مد کے دُشمن شری رام جی۔ میں آپ کے نام کا جاپ کرتا ہوں۔

"ہے لکشمی پتی۔ آپ گُن شیل اور دیا کے بھنڈار ہیں آپ پرتھوی کا پالن پوشن کرنے والے ہیں اور ویر اور پریم غیرہ دوندوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ ہے رگھونندن میں۔

آپ کو سدا پرنام کرتا ہوں۔ ہے پرتھوی کے سوامی۔ آپ مجھ
دین سیوک کی طرف دیکھئے۔

"ہے شری رام جی۔ میں آپ سے بار بار یہ وردان مانگتا
ہوں۔ آپ خوش ہو کر یہ وردان دیجئے کہ مجھے آپ کے
چرنکملوں کی کبھی نہ مٹنے والی بھگتی اور مہاپرشوں کا ست
سنگ سدا پراپت ہو۔"

اس طرح شری رام جی کے گن گا کر اور بہت خوش ہو کر
شوجی مہاراج کیلاش پربت کو چلے گئے۔ اور اس کے بعد
دیالو شری رام جی نے بانروں کو ہر طرح کا سکھ دینے والے بھون
میں ٹھہرا دیا۔ کاگ بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی۔ یہ
کتھا بہت پوتر ہے۔ اور تینوں پرکار کے دکھوں اور سنسار
بھئے کو نشٹ کرنے والی ہے۔ مہاراج شری رام جی کے شبھ
راج تلک کی کتھا کو سنتے ہی لوگ ویراگ اور گیان کو پراپت
کر لیتے ہیں۔ جو لوگ من میں کوئی اچھیا رکھ کر اسی کو سنیں
گے یا گائیں گے۔ وہ بہت طرح کے سکھ اور دھن دولت کو
پائیں گے۔ وہ سنسار میں دیوتاؤں کو بھی درلبھ سکھوں کا
بھوگ کر کے موت کے بعد سورگ میں چلے جائیں گے۔ پریم مہیں
ویراگی اور وشے بھوگوں میں پھنسے ہوئے لوگ بھی شری رام
جی کی یہ کتھا سننے سے سدا بھگتی۔ موکش اور ایشوریہ پاتے
ہیں۔ ہے گرڑ جی۔ بھئے اور دکھ کو نشٹ کرنے والی شری رام جی
کی یہ کتھا [illegible]

ویراگ۔ گیان اور بھگتی کو پیدا کرتی ہے۔ اور موہ روپی ندی کو پار کرنے میں سُندر ناؤ کا کام دیتی ہے۔

شری رام جی کا راج تلک ہو جانے کے بعد اجودھیا پوری میں دن بدن نئے منگل ہونے لگے۔ اور سب کلوں کے لوگ خوش رہنے لگے۔ جن کی شوجی۔ منی اور برہما وغیرہ سب بندنا کرتے ہیں۔

اُن شری رام جی کے چرن کملوں میں سب کا پریم بڑھنے لگا۔ اس موقعہ پر بھکاریوں کو بہت پرکار کے کپڑے پہنا گئے۔ اور برہمنوں کو انیک پرکار کے دان دیئے گئے۔ سب بانر برہمانند میں مگن تھے۔ پربھو شری رام جی کے چرنوں میں ان کا ایسا پریم تھا کہ دن بیتنے کا کسی کو پتہ نہ لگا۔ اور اس طرح چھ ماس بیت گئے۔ وہ اپنے گھروں کو اس طرح بھول بیٹھے تھے کہ سوپن میں بھی ان کو ان کی یاد نہ آتی تھی۔ جیسے مہا پُرشوں کے من میں دوسروں کے لئے ویربھاو سوپن میں بھی نہیں ہوتا۔

پھر ایک دن شری رام جی نے سب متروں کو بلایا اور ان سب نے آکر بڑے پریم سے ان کو پرنام کیا۔ بھگتوں کو سُکھ دینے والے شری رام جی نے ان سب کو بڑے پیار سے اپنے پاس بٹھا کر بہت میٹھی بانی میں کہا۔ تم لوگوں نے میری بہت سیوا کی ہے۔ میں منہ پر آپ کی کیا تعریف کروں۔ تم لوگ مجھ کو اس لئے بہت پیارے ہو کہ تم نے میری خاطر اپنے گھر کے سُکھ چھوڑ دئے۔ میرے چھوٹے بھائی۔ راج۔ ایشوریہ۔ سیتا۔ شریر

گھر - پریوار - پریمی - یہ سب مجھ کو تمہارے برابر پیارے ہیں۔ میری یہ ٹیک ہے کہ میں کبھی جھوٹھ نہ بولوں - اگرچہ یہ نیتی ہے کہ سیوک سب کو پیارا ہوتا ہے - پھر بھی مجھے اپنے سیوکوں سے خاص پیارا ہوتا ہے۔ ہے متر - اب تم سب اپنے اپنے گھر جاؤ - اور پکے نیم سے میرا بھجن کرتے رہو - مجھ کو سب میں موجود اور سب کا ہتیشی جان کر مجھ سے سدا پریم کرتے رہنا۔

پربھو شری رام جی کے بچن سن کر سب کے سب بانر اپنے شریر کی سدھ بدھ کھو بیٹھے - اور اُن کو یہ بھی نہ سوجھتا تھا - کہ ہم کون ہیں - اور کہاں ہیں۔ وہ سب پریم میں مگن تھے اور ہاتھ جوڑ کر ٹکٹکی لگا کر دیکھتے ہی رہ گئے۔ اُن کا اتنا گہرا پریم دیکھ کر شری رام جی نے اُن کو کئی پرکار کا گیان دے کر سمجھایا - پر بانر اُن کے سامنے کچھ نہ بول پائے - وہ بار بار اُن کے چرن کملوں کی طرف ہی دیکھتے رہے - پھر پربھو شری رام جی نے رنگ برنگے - انوپم اور سندر زیور اور کپڑے منگوائے اور سب سے پہلے بھرت جی نے اپنے ہاتھ سے سُگریو کو پہنائے - اس کے بعد شری رام جی کے حکم پر لکشمن جی نے وبھیشن کو کپڑے اور زیور پہنائے - جو شری رام جی کو اچھے لگتے تھے -

انگد بیٹھا ہی رہا اور بالکل ہلا تک نہیں - اور اس کا پریم دیکھ کر شری رام جی نے اس کو نہیں بلایا - پھر شری رام جی نے جامونت اور نل وغیرہ سب کو کپڑے اور زیور پہنا دیئے - ان سب نے شری رام جی کا سروپ من میں لے کر اُن کے چرنوں میں نمسکار کیا۔

اور سر جھکا کر اُن کی آگیا سے وہ سب چلے گئے۔

تب انگد اُٹھا اور سر جھکا کر آنکھوں میں آنسو بھر کر ہاتھ جوڑتے ہوئے پریم بھرے ہوئے بچن کہنے لگا۔ ہے سروانتریامی ہے کرپا اور سُکھ کے ساگر۔ ہے دینوں پہ دیا کرنے والے۔ ہے دُکھی لوگوں کے بندھو۔ ہے ناتھ۔ سُنئے۔ مرنے کے سمے میرے پتا جی مجھے آپ کی گود میں ڈال گئے ہیں۔ اس لئے ہے بھگت وتسل جن کو کوئی سہارا نہ ہو اُن کا سہارا آپ ہیں۔ آپ اپنے ان بچنوں کو پورا کرنے کے لئے مجھے نہ چھوڑیئے۔ ہے سوامی۔ میرے تو گورو۔ پتا اور ماتا سب کچھ آپ ہی ہیں۔ آپ کے چرن کملوں کو چھوڑ کر میں کہاں جاؤں۔ ہے دینا ناتھ۔ آپ ہی اچھی طرح سوچ کر بتایئے۔ کہ آپ کو چھوڑ کر گھر میں میرا کام کیا ہے۔ میں آپ کے گھر میں سب طرح کی نیچ سے نیچ سیوا کروں گا اور آپ کے چرن کملوں کا درشن کر کے بھوساگر کو تر جاؤں گا ایسا کہہ کر انگد "رکشا کرو۔ رکشا کرو" کہتا ہوا شری رام جی کے چرنوں میں گر گیا۔ اور بولا۔ ہے سوامی۔ اب مجھے گھر جانے کو نہ کہنا۔ کرپا نِدھان شری رام جی نے انگد کے نمر بچن سُن کر اُسے اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔ اور اُن کی آنکھوں میں جل بھر آیا۔ انہوں نے پھر انگد کو اپنے گلے کی مالا کپڑے اور ہیرے وغیرہ پہنا کر بہت پرکار سے سمجھایا اور اُس کو الوداع کر دیا۔ بھگتوں نے شری رام جی جو اُپکار کرتے ہیں۔

[illegible]

انگد کو چھوڑنے چلے۔ انگد کے ہردے میں اتھاہ پریم تھا۔
وہ مُڑ مُڑ کر شری رام جی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ بار بار ڈنڈوت
پرنام کرتا تھا۔ اور من میں سوچتا تھا۔ کہ شری رام جی مجھ کو ٹھہرنے
کے لئے کہہ دیں۔ شری رام جی کا دیکھنا۔ بولنا۔ چلنا اور ہنس
کر ملنا وغیرہ۔ اِن سب کو یاد کر کے وہ ایسا سوچ رہا تھا۔
پر اُن کی اِچھا دیکھ کر بہت طرح سے بینتی کر کے اور اُن کے
چرن کملوں کو من میں رکھ کر وہ چلا گیا۔ اور اپنے بھائیوں کے
ساتھ بڑے پریم سے سب بانروں کو رخصت کر کے بھرت جی
واپس لوٹ آئے۔

ہنومان جی نے سُگریو کے پاؤں پکڑ کر اور انیک پرکار
کی بینتی کر کے کہا۔ ہے دیو۔ میں دس دن شری رگھوناتھ جی کے
چرنوں کی سیوا کر کے آپ کے چرنوں کے درشن کروں گا۔ سُگریو
نے کہا۔ ہے پون پُتر۔ تم بہت پُنیہ آتما ہو۔ تم جا کر شری رام
جی کی سیوا کرو۔ ایسا کہہ کر سُگریو اور سب بانر جلدی چلنے لگے۔
انگد نے ہنومان جی سے کہا۔ ہے ہنومان۔ میں تم کو ہاتھ جوڑ
کر کہتا ہوں کہ شری رام جی سے میرا ڈنڈوت پرنام کہنا۔ اور
اُن کو بار بار میری یاد دلاتے رہنا۔ ایسا کہہ کر انگد چلا گیا۔
اور ہنومان جی لوٹ آئے۔ اُنہوں نے انگد کی پریم بھری باتیں
شری رام جی کو سُنا دیں۔ جسے سُن کر وہ بہت خوش ہو گئے۔ کاگ
بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی۔ شری رام جی کا من بجر سے بھی
سخت اور پھولوں سے بھی [illegible]

سمجھ سکتا ہے۔

پھر دیا لو شری رام جی نے نشاد راج کو بلا کر وستر اور زیوروں کا پرساد دیا اور کہا۔ اب تم اپنے گھر جاؤ۔ میرا سمرن کرتے رہنا۔ اور من۔ بچن اور کرم سے دھرم پر چلتے رہنا۔ تم میرے مِتر اور بھرت کے سمان بھائی ہو۔ کبھی کبھی اجودھیا پوری آتے رہنا

یہ بچن سن کر نشاد راج نے بہت سکھ پایا اور آنکھوں میں جل بھر کے وہ شری رام جی کے چرنوں پر گر پڑا۔ پھر شری رام جی کے چرن کملوں کو من میں لے کر نشاد راج اپنے گھر جا گیا اور وہاں جا کر شری رام جی کا سُبھاؤ اُس نے اپنے پریوار والوں کو خوش ہو کر بتایا۔

شری رام جی کے چرتر کو دیکھ کر سب اجودھیا باسی بار بار کہتے تھے۔ کہ سکھ کی راشی شری رام جی دھنیہ ہیں۔ شری رام جی کے راج سنگھاسن پر بیٹھتے ہی تینوں لوکوں میں آنند چھا گیا۔ اور شوک سب جاتا رہا۔ کوئی کسی سے ویر نہ کرتا تھا۔ شری رام جی کے پرتاپ سے سب بھید بھاو نشٹ ہو گیا۔

ورن اور آشرم کے انوسار اپنے اپنے دھرم پر چلتے ہوئے سب لوگ وید مارگ کو ہی اپنا آدرش سمجھتے تھے۔ اور اس لئے وہ سدا سُکھی تھے۔ اُنہیں ڈر۔ شوک اور روگ کبھی نہ ستاتے تھے

رام راج میں تینوں پرکار کے روگ۔ دیہک۔ دیوک اور بھوتک) کسی کو نہ ستاتے تھے۔ سب لوگ ایک دوسرے سے

دھرم کو کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

دھرم کے چاروں چرن (ستیہ۔ دیا۔ تپ اور دان) سنسار بھر میں پھیلے ہوئے تھے۔ پاپ تو سوپن میں بھی کہیں نظر نہ آتا تھا۔ سبھی استری پرش شری رام جی کی بھگتی میں لین تھے۔ اور اسی کارن وہ سب موکش پانے کے ادھیکاری تھے۔

چھوٹی عمر میں کسی کی موت نہ ہوتی تھی۔ اور نہ ہی کسی کی اکال موت ہوتی تھی۔ کسی کو کوئی دکھ نہ تھا۔ سب کا شریر نیروگ اور سندر تھا۔ نہ کوئی غریب تھا نہ دکھی۔ نہ کوئی نربدھی تھا نہ مورکھ۔ سب گنوان تھے۔

پاکھنڈی کوئی نہ تھا۔ سب دھرماتما تھے۔ اور سب شبھ کرم کرتے تھے۔ سبھی نر اور ناری چتر اور گنی تھے۔ سب لوگوں کو گنوں کا گیان تھا۔ سب پنڈت اور احسان مند تھے۔ چھل کپٹ کسی میں نہ تھا۔

رام راج میں جڑ اور چیتن سارے سنسار میں کال۔ کرم۔ سبھاؤ یا گنوں سے پیدا ہونے والے دکھ کسی کو نہ ستاتے تھے۔

سات سمندروں سے گھرے ہوئے سارے سنسار میں ایک ہی سمراٹ اجودھیا پتی شری رام جی تھے۔ جن کے ہر ایک روم میں انیک برہمانڈ سمائے رہتے ہیں۔ اُن کے لئے ایسا ایشوریہ کچھ بہت نہیں۔ پربھو شری رام جی کی مہما کا وچار کر کے اس کا ورنن کرنا مناسب نہیں۔ جنہوں نے مہما جان لی ہے ان کو [illegible] پریم [illegible] بھی کسی اور

منی کہتے ہیں کہ اُس مہان مہما کے جاننے کا پھل اس لیلا کو انوبھو کرنا ہے۔ رام راج کے سکھ اور ایشوریہ کو سرسوتی اور شیش ناگ بھی بیان نہیں کر سکتے۔

رام راج میں سب استری پُرش دان اور پروپکار کرنے والے تھے۔ اور وہ برہمنوں کی سیوا کرتے تھے۔ سب پُرش ایک ناری برت والے تھے۔ اور استریاں بھی من۔ بچن اور کرم سے اپنے پتی کا ہت کرنے والی تھیں۔

رام راج میں دنڈ صرف سنیاسیوں کے پاس تھا۔ بھید صرف ناچنے اور بجانے والوں کے سماج میں ہوتا تھا اور جیتنے کا شبد من کو جیتنے کے لئے ہی پایا جاتا تھا۔

بنوں میں برکش سدا پھولتے پھلتے رہتے تھے۔ اور شیر اور ہاتھی ایک ساتھ رہتے تھے۔ سب پکشیوں اور پشوؤں نے اپنا سبھاوک ویر بھلا دیا تھا اور وہ ایک دوسرے سے پریم کرتے تھے۔ بن میں طرح طرح کے پکشی اور مرگ اپنی اپنی بولی بولتے تھے۔ وہ سب نڈر تھے اور ہر طرح سے آنند کرتے تھے۔ ٹھنڈی مند مند اور خوشبو والی ہوا چلتی رہتی تھی۔ اور بھونرے پھولوں کا رس لیکر گونجتے پھرتے تھے۔

بیلیں اور برکش مانگنے پر ہی شہد ٹپکا دیتے تھے۔ گائیں من چاہا دودھ دیتی تھیں۔ پرتھوی سدا اناج سے بھری رہتی تھی اور تریتا یگ میں ست یگ کی سب باتیں ہونے لگیں۔

شری رام جی کو سارے برہمانڈ کی آتما سمجھ کر پربت انیک

پرکار کے رتن اور کھانیں پیدا کر رہے تھے۔ سب ندیوں میں ٹھنڈا۔ نرمل۔ سوادشٹ۔ سکھ دینے والا اور اتم جل بہہ رہا تھا۔ سمندر اپنی مریادا میں رہتے تھے۔ وہ کنارے پر رتن پھینک دیتے تھے۔ جن کو لوگ اٹھا لیتے تھے۔ سب تالاب کنولوں سے بھرے رہتے تھے۔ اور دسوں دشاؤں میں آنند ہی آنند چھا رہا تھا۔

رام راج میں چندرما اپنی کرنوں سے پرتھوی کو بھر دیتا تھا۔ اور سورج اتنی ہی گرمی دیتا تھا جتنی ضرورت ہو۔ بادل مانگنے پر سدا جل دیتے تھے۔

وید مارگ کی رکشا کرنے والے۔ دھرم کو دھارن کرنے والے۔ تینوں گنوں سے پرے اور ایشور روپ میں اندر کے سمان شری رام جی نے کروڑوں اشومیدھ یگیہ کئے اور برہمنوں کو انیک دان دئے۔ شوبھا کی کھان۔ سوشیل اور نمر سبھاؤ والی سیتا جی ہمیشہ اپنے پتی شری رام جی کی آگیا میں رہتی تھیں۔ اُن کو شری رام جی کی چھبا کا پتہ تھا۔ اور وہ من لگا کر اُن کے چرن کملوں کی سیوا کرتی رہتی تھیں۔ اگرچہ گھر میں بہت داس اور داسیاں تھیں۔ جو ہر طرح کی سیوا کرنے میں ماہر تھیں۔ پھر بھی سیتا جی گھر کا کام کاج اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔ اور شری رام جی کی آگیا کا پالن خوش ہو کر کرتی تھیں۔ وہ وہی کرتی تھیں جس سے شری رام جی خوش رہیں۔ وہ سیوا کی ودھی

سیوا خوش ہو کر کرتی تھیں - اُن میں اکھیاں اور اہنکار
نام کو نہ تھا - پاربتی - لکشمی اور سرسوتی ستیا جی کی بندنا
کرتی تھیں - چونکہ وہ جگت کی ماتا اور تعریف کے قابل ہیں
جن کی کرپا پانے کو دیوتا ترستے رہتے تھے - پر وہ اُن کی
طرف دھیان بھی نہیں دیتی - وہی لکشمی کا روپ ستیا جی
اپنے چنچل سبھاؤ کو بھلا کر شری رام جی کے چرنوں کی سیوا
میں مگن رہتی تھیں -

سب بھائی اکٹھے ہو کر شری رام جی کی سیوا کرتے تھے -
اور اُن کے چرن کملوں میں اُن کا پریم دن بدن بڑھ رہا
تھا - وہ سب شری رام جی کے مکھ کی طرف دیکھتے رہتے
تھے - اور اُن کی آگیا پانے کے اچھک رہتے تھے - شری
رام جی کو سب بھائیوں سے بہت پریم تھا اور وہ اُن کو
انیک پرکار کی نیتی سکھاتے رہتے تھے - نگر کے سب لوگ
سدا خوش رہتے تھے اور دیوتاؤں کو بھی دُرلبھ سکھ ہو
گئے تھے - وہ سب دن رات برہما جی کی پوجا کرتے رہتے تھے -
اور اُن سے شری رام جی کے چرن کملوں کی بھگتی مانگتے تھے
ستیا جی نے دو سُندر پُتروں کو جنم دیا - جن کے نام
لو اور کش تھے - وہ دونوں پُتر بہت تیجوی - نمر سبھاؤ
والے اور گنوں کے بھنڈار تھے - وہ اتنے سُندر تھے جیسے
شری رام جی کی مورت ہوں - اسی طرح دوسرے بھائیوں کے
بھی دو دو پُتر ہوئے - جو سبھی بڑے سُندر گنوان اور سوشیل تھے

جو پرماتما گیان - بانی اور اندریوں سے پرے ہیں - جو اجنما ہیں اور مایا - من اور تینوں گنوں سے پرے ہیں۔ وہی ست چت آنند شری رام جی کے روپ میں منشیوں جیسے سندر چرتر کر رہے تھے - وہ پراتہ کال سرجو ندی میں اشنان کر کے سبھا میں برہمنوں اور مہارشیوں کے ساتھ جا بیٹھتے تھے - گورو وششٹ جی وید اور پرانوں کی کتھا سُناتے تھے اور یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی شری رام جی اُس کو بڑے دھیان سے سُنتے تھے -

شری رام جی سب بھائیوں کو ساتھ لیکر بھوجن کرتے تھے اور یہ دیکھ کر سب ماتائیں بہت خوش ہوتی تھیں -

بھرت اور شترگھن دونوں بھائی ہنومان جی کو ساتھ لیکر باغ میں چلے جاتے تھے اور اُن سے شری رام جی کے گنوں کی کتھا پوچھتے تھے - ہنومان جی اپنی بدھی کے انوسار اُن کو سُناتے رہتے تھے - شری رام جی کے نرمل گنوں کو سُنکر وہ بہت سُکھ پاتے تھے - اور بنتی کر کے بار بار ہنومان جی سے اُن گنوں کا ورنن کراتے تھے -

شہر میں ہر گھر میں پرانوں کی کتھائیں ہوتی تھیں اور پرم پوتر شری رام جی کا چرتر نانا پرکار سے گایا جاتا تھا - سب استری اور پرش شری رام جی کے گنوں کا گان کرتے رہتے تھے - اور اُن کو رات بیتنے کا کچھ پتہ نہ رہتا تھا - جہاں شری رام جی راجہ ہوں - اُس اجودھیا پوری کے رہنے والوں کے سکھ - ایشوریہ اور سماج کو ہزار شیش ناگ بھی بیان نہیں کر سکتے - شری

رام جی کے درشن کرنے کو فارد۔ سنک سنندن وغیرہ سب منی ور ہمیشہ اجودھیا میں آتے رہتے تھے۔ اور اجودھیا نگری کو دیکھ کر ان کو اپنا ویراگ بھول جاتا تھا۔

شہر میں سونے اور رتنوں سے جڑے ہوئے مکان تھے۔ جن کی رنگ برنگ کی سندر اور چمکیلی چھتیں تھیں۔ شہر کے باہر چاروں طرف بہت سندر احاطہ تھا۔ جس میں بہت اُتم کنگورے بنے ہوئے تھے۔ کنگوروں کا سندر نظارا ایسا جان پڑتا تھا جیسے نوگرہوں نے مل کر فوج بنا کر اندر کی امراوتی کو گھیر لیا ہو۔ اجودھیا نگری میں بہت رنگوں کے شیشے کے فرش بنے ہوئے تھے۔ جن کو دیکھ کر منی لوگوں کے من موہت ہو جاتے تھے۔ سفید محلوں کی چوٹیاں مانو آکاش کو چوم رہی تھیں۔ اُن کے کلش مانو سورج اور چندرما کے پرکاش کو مات کر رہے تھے۔ انیک پرکار کے رتنوں کے جھروکے بنے ہوئے تھے۔ اور ہر گھر میں رتنوں کے دیپک جلتے تھے گھروں میں مونگوں کی بنائی ہوئی دہلیزیں شوبھا پاتی تھیں۔ ہیروں کے کھمبے اور پنوں سے جڑی ہوئی سونے کی دیواریں اتنی سندر تھیں۔ جیسے برہما نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوں۔ سب گھر سندر اور بڑے بڑے تھے۔ جن کے آنگن چمکدار رتنوں سے جڑے ہوئے تھے۔ ہر ایک دروازے میں بہت سے ہیروں سے جڑے ہوئے سونے کے کواڑ تھے۔

گھر گھر میں بہت سے سندر تصویر گھر تھے۔ اور ان میں شری رام جی کے جیون کی جھلکیاں اسی خوبی سے دکھائی گئی تھی

کہ اُن کو دیکھ کر مُنی لوگوں کے من بھی موہت ہو جاتے تھے۔
سب نے بھلواڑیاں بنائی ہوئی تھیں اور اُن کو ہر طرح سے
سجایا ہوا تھا۔ اُن میں انیک پرکار کی سہاونی اور سندر
بیلیں لگی ہوئی تھیں جو موسم بسنت کی طرح سدا پھولی رہتی
تھیں۔ اُن میں بھنورے میٹھی بانی سے گنجار کرتے تھے۔ اور
ٹھنڈی مند مند اور خوشبودار ہوا چلتی رہتی تھی۔ بچوں نے
انیک پرکار کے پکشی پال رکھے تھے۔ جو میٹھی بانی بولتے تھے۔
اور اڑانے میں بہت پیارے لگتے تھے۔

مکانوں کے اوپر مور۔ ہنس۔ سارس اور کبوتر بہت شوبھا
پاتے تھے۔ وہ جہاں تہاں اپنی پرچھائیں دیکھ کر خوش ہو کر
بولتے اور ناچتے رہتے تھے۔ بچے طوطوں اور میناؤں کو پڑھاتے
تھے کہ "رام" کہو۔ "رگھوپتی" کہو۔ جن پالک کہو۔ راج دربار
سبھی پرکار سے سندر بنا ہوا تھا۔ گلیاں۔ چوراہے اور بازار
بھی بہت سندر تھے۔

بازار ایسے سندر تھے کہ اُن کی تعریف نہیں ہو سکتی۔
وہاں سب چیزیں دام دیئے بنا مل جاتی تھیں۔ جہاں کے راجہ
لکشمی پتی۔ شری رام جی ہوں وہاں کے ایشوریہ کی تعریف کون
کر سکتا ہے۔ بہت سے بزاز۔ صراف اور بیوپاری کو بیر دیوتا
سے بھی زیادہ دھنوان تھے۔ استریاں۔ پُرش۔ بچے اور بوڑھے
سب سچ بولنے والے۔ سندر اور سُکھی تھے۔
اجودھیا کے اُتر میں نرمل جل سے بھری ہوئی سرجو ندی

بہتی تھی جس کے کنارے پر منوہر گھاٹ بنے ہوئے تھے۔ اور جہاں ذرا بھی کیچڑ نہ تھا۔ کچھ دوری پر کھلی جگہ میں ایک سندر گھاٹ تھا جس میں ہاتھیوں اور گھوڑوں کے جھنڈ پانی پیتے تھے۔ اور بہت سے منوہر پن گھٹ بھی بنے ہوئے تھے جہاں پُرش اشنان نہیں کرتے تھے۔ راج گھاٹ سب طرح سے سندر اور سریشٹ تھا۔ وہاں چاروں ورنوں کے لوگ اشنان نہیں کر سکتے تھے۔ کنارے کنارے دیوتاؤں کے مندر بنے ہوئے تھے۔ اور چاروں طرف سندر باغیچے تھے۔ کہیں کہیں کنارے پر گیانی۔ منی اور سنیاسی وغیرہ بھی رہتے تھے۔ اور وہاں منیوں کے لگائے ہوئے تلسی کے جھنڈ شوبھا پا رہے تھے شہر کی شوبھا بیان نہیں کی جا سکتی۔ اور شہر کے باہر بھی بہت سہاونا واتاورن تھا۔ اجودھیا کی شوبھا کو دیکھتے ہی سب پاپ بھاگ جاتے تھے۔ وہاں بن۔ باغیچے۔ باؤلیاں اور تالاب تھے۔ اور بڑی بڑی باؤلیاں سندر تالاب اور اُتم تالاب اور کوئیں ایسی شوبھا پاتے تھے کہ ان کی سیڑھیوں اور نرمل جل کو دیکھ کر دیوتا اور منی بھی موہت ہو جاتے تھے۔ اُن میں رنگ برنگ کے کمل کھلے رہتے تھے۔ انیک پکشی کرلیں کرتے رہتے تھے۔ اور بھنورے گنجار کرتے رہتے تھے۔ اُن باغیچوں میں کوئل وغیرہ پکشی ایسی میٹھی بانی بولتے رہتے تھے جیسے وہ مسافروں کو بلا رہے ہوں۔

جس نگری کے راجشری رام جی ہوں ...

جا سکتا ہے۔ انیما وغیرہ آٹھوں سدھیاں اور سبھی پرکار کا سکھ اور ایشورج جو دھیا پوری میں چھا رہا تھا۔ جہاں تہاں سب لوگ شری رام جی کے گن گا رہے تھے۔ وہ آپس میں بیٹھ کر یہی شکشا دیتے تھے۔ کہ شرنا گتوں کی رکشا کرنے والے اور سشیل روپ اور گنوں کے بھنڈار شری رام جی کا بھجن کرنا چاہیئے جن کی آنکھیں کمل جیسی ہیں اور جن کا شریر شیام رنگ کا ہے۔ جو اپنے سیوک کی رکشا ایسے کرتے ہیں جیسے پلکیں آنکھ کی کرتی ہیں۔ جو سندر دھنش بان اور ترکش دھارن کئے ہوئے ہیں۔ جو سادھو روپ۔ کمل بن کے سورج اور بلوان یودھا ہیں۔ اور جو کال روپ بھیانک سانپ کے لئے گرڑ کے سمان ہیں اُن شری رام جی کو نشکام بھاو سے نمسکار کرو۔ اور موہ ممتا کو ناش کرنے والے شری رام جی کا بھجن کرو۔ جو شری رام جی لوبھ اور موہ روپ ہرنوں کے لئے شکاری کا روپ ہیں۔ کام دیو روپی ہاتھی کے لئے شیر کے سمان اور اپنے بھگتوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ جو وہم اور شوک روپی گھور اندھیرے کو دور کرنے کے لئے سورج روپ ہیں۔ جو راکشس روپی گھنے بن کو بھسم کرنے کے لئے اگنی روپ ہیں۔ اور جو سنسار کے سب بھئے کو مٹانے والے ہیں۔ ایسے شری رام جی کی سیتا جی سمیت تم کیوں آرادھنا نہیں کرتے جو انیک پرکار کے باسنا روپی مچھروں کو مارنے کے لئے روشت کا روپ ہیں۔ جو انیک اور اکیلے ایک سار رہتے ہیں۔ اجنما ہیں۔

ابناشی ہیں۔ اور سبھی لوگوں کو خوش کرنے والے ہیں۔ جو پرتھوی

کے بھار کو نشٹ کرنے والے ہیں۔ اور تلسی داس کے دیاوسوامی ہیں۔ اُن شری رام جی کا بھجن کرو۔

اس طرح نگر کے سب استری پرش شری رام جی کے گن گاتے رہتے تھے۔ اور دیا کے ساگر شری رام جی بھی سب پر سدا خوش رہتے تھے۔ شری کاگ بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ۔ جب سے شری رام جی کا پرتاپ روپی نوان سورج اُدے ہوا ہے تب سے تینوں لوکوں میں پرکاش ہی پرکاش چھا گیا ہے۔ جس سے بہت لوگوں کو سُکھ اور بہت لوگوں کو دُکھ ہوتا ہے جنھیں دُکھ ہوتا ہے میں اُن کا ورنن کرتا ہوں۔ پہلے تو اگیان روپی رات نشٹ ہو گئی۔ پاپ روپی اُلو جہاں تہاں سب چھپ گئے۔ اور کام کرودھ روپی کمد سب مرجھا گئے۔ انیک پرکار کے کرم۔ گن۔ سبھے اور سبھاؤ۔ یہ سب چکور کے سمان ہیں۔ ان میں کوئی بھی کہیں سُکھ نہیں پاتا۔ حسد۔ ابھیمان موہ اور مد روپی چوروں کی کوئی چال نہ چلتی تھی۔

دھرم روپی سروور میں گیان اور وگیان روپی انیک پرکار کے کمل کھل اُٹھے۔ سکھ۔ سنتوش۔ ویراگ۔ اور وویک روپی بہت سے چکوا چکوی سکھی ہو گئے۔ شری رام جی کے پرتاپ کا سورج جس کے ہردے میں جب پرکاش کرتے تو پہلے کہے ہوئے پاپ وغیرہ دوش نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اور بعد میں کہے ہوئے سکھ سنتوش وغیرہ گن بڑھنے لگتے ہیں۔

ایک بار بھائیوں سمیت شری رام جی ہنومان جی کو ساتھ

پھر باغ کو دیکھنے گئے تو سب برکش نئی کونپلوں کے ساتھ
پھولے ہوئے تھے - اچھا موقعہ دیکھ کر بیچ کی ولاشٹی اور گن
اور شیل کے بھنڈار - برہما جی کے پتر سنک سنندن وغیرہ رشی
وہاں آ گئے - جو سدا برہمانند میں مگن رہتے ہیں - اُن کی عمر تو بہت
زیادہ ہے - پر دیکھنے میں بہت چھوٹے بالک لگتے ہیں - وہ رشی
جن کی نظر میں سب لوگ ایک سے ہیں - اور جن میں دوئی بھاو
نام کو نہیں - ایسے جان پڑتے تھے - جیسے چاروں وید شریر
دھارن کر کے آ گئے ہوں - دشائیں ہی اُن کے وستر تھے اور
اُن کو یہی چسکا تھا - کہ جہاں بھی شری رام جی چرتروں کی کتھا
ہوتی ہو وہ وہاں جا کر ضرور سنتے ہیں - شو جی کہتے ہیں -
ہے پاربتی - جہاں مہرشی گیانی اگست رہتے ہیں - وہاں سنک
وغیرہ بھی جا کر رہتے تھے - مہرشی اگست نے شری رام جی کی
کتھا بہت پرکار سے سنائی - وہ کتھا گیان پیدا کرنے کے
لئے مول کارن ہے - جیسے اگنی پیدا کرنے کیلئے ارنی مول کارن ہے

شری رام جی نے منیوں کو آتے دیکھ کر ڈنڈوت پرنام
کیا اور پھر اُن سے کشل پوچھ کر اُن کو بیٹھنے کے لئے اپنا پیتامبر
بچھا دیا - پھر شری ہنومان اور شری رام جی کے تینوں بھائیوں
نے بھی بہت خوش ہو کر اُن کو ڈنڈوت پرنام کیا - اور وہ
سب منیوں کو دیکھ کر بہت سکھی ہو گئے - شری رام جی کی انوپم
شوبھا کو دیکھ کر وہ منی بھی اپنے من کو بس میں نہ رکھ سکے
اور مگن ہو گئے - شیام شریر والے - کمل جیسی آنکھوں والے -

سُندرتا کی مورت - اور جنم مرن کے چکر سے چھڑانے والے پربھو شری رام جی کو وہ منی ایک ٹک دیکھتے رہ گئے - اور شری رام جی ہاتھ جوڑ کر سر جھکائے ہوئے تھے -

شری رام جی نے اُن کو اِس طرح پریم میں مگن دیکھا - تو اُن کی آنکھوں میں بھی جل بھر آیا - اور اُن کے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے - انہوں نے ہاتھ پکڑ کر منیوں کو بٹھایا اور بہت ہی منوہر بانی میں کہا - ہے منیشورو - میں آج دھنیہ ہوں جو آپ کے درشن ہوئے - آپ کے درشنوں سے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں - ست سنگ بڑے بھاگیہ سے ملتا ہے - اور اِس سے بنا کوئی محنت کئے سنسار کے جنم مرن روپی دُکھوں کا ناش ہو جاتا ہے - سنت پُرش - کوی - پنڈت - وید - پُوران اور سبھی اچھے اچھے گرنتھ کہتے ہیں - کہ سنت پُرشوں کی سنگت سے موکش مل جاتا ہے - اور وشے بھوگوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کی سنگت سے انسان سنسار میں دُکھ بھوگتا رہتا ہے -

پربھو شری رام جی کے بچن سُن کر چاروں منی بہت خوش ہو گئے - اور اُن کے شریر میں رومانچ ہو گیا - وہ اُن کی اُستتی کرنے لگے - ہے بھگون - آپ انت - نرِدِکار - نشپاپ - انیک روپ دھارن کرنے والے ایک اور دیا کے ساگر ہیں - آپ کی جے ہو - ہے نرِاکار بھگوان - آپ کی جے ہو - ہے گُنوں کے ساگر - آپ کی جے ہو - آپ سُکھ کے دھام - سُندر اور چتُر ہیں - آپ نے لکشمی جی اور پرتھوی کو کھنڈن کرنے والے آپ کی

ہے۔ جے ہو۔ آپ انوپم ہیں۔ اچنبھا ہیں۔ انادی ہیں اور
شوبھا کی کھان ہیں۔ آپ گیان کے بھنڈار۔ ابھیمان سے
رہت۔ اور دوسروں کو مان دینے والے ہیں۔ آپ کے پوتر یش
کا ورنن وید اور پُران سب کرتے ہیں۔ آپ پرم تتو کو جاننے والے
ہیں۔ احسان مند ہیں۔ اور اگیان کو نشٹ کرنے والے ہیں۔ گو
آپ انیک ناموں سے اوتار لیتے ہیں۔ پھر بھی آپ کا کوئی نام
نہیں۔ آپ کو کسی پرکار کا بھی لگاؤ نہیں۔ ہے شری رام جی۔
آپ سب کے ہردے میں سدا نواس کرتے ہیں۔ سب میں موجود
ہیں۔ اور سب کچھ ہیں۔ آپ ہماری رکشا کیجیئے۔ آپ ہماری سُکھ
دُکھ وغیرہ دوندوں سے پیدا ہونے والی مصیبت کو دور کیجیئے۔
اور اس سنسار کے پھندے سے بچایئے۔ آپ ہمارے ہردے
میں نواس کر کے دشٹ بھوگوں کے وکار کو نشٹ کر دیجیئے۔
ہے شری رام جی۔ ہے پرما نند۔ ہے من کی کامنا اُن کو پورن
کرنے والے۔ آپ ہم کو اپنی پریم بھری بھگتی دیجیئے۔ جو
سدا ہی رہے۔ ہے رگھو پتی۔ آپ ہم کو ایسی پوتر بھگتی
دیجیئے۔ جو تینوں پرکار کے تاپوں اور سنسار کے سب دُکھوں
کو دور کرنے والی ہو۔ ہے سنسار ساگر کو سُکھانے والے مہرشی
اگست۔ آپ اپنے بھگتوں کو سہج ہی مل جاتے ہیں۔ اور
سب پرکار کے سُکھ دیتے والے ہیں۔ ہے دین بندھو۔ آپ
ہمارے مانسک دُکھوں کی نِوِرتی کیجیئے۔ اور ہمیشا نردان کیجیے

آپ آشا۔ تریشنا اور ایرشا وغیرہ کا ناس کرنے والے اور نمرتا

گیان اور ویراگ کو بڑھانے والے ہیں۔ ہے راج سرومنی۔ ہے پرتھوی کے سرنگار۔ آپ ہمیں جنم مرن روپی سنسار ساگر کو پار کرانے والی ناؤ روپی اپنی بھگتی پردان کریں۔

آپ منی لوگوں کے من روپی سروور کے راج ہنس ہیں۔ برہما اور شو جی سدا آپ کے چرن کملوں کی بندنا کرتے ہیں۔ آپ رگھو کل کے جھنڈے ہیں۔ وید مارگ کی رکشا کرنے والے اور کال کرم اور سبھاؤ۔ ان تینوں گنوں کا ناش کرنے والے ہیں۔ آپ تینوں لوکوں کے سرنگار۔ سب دوشوں کو ہرن کرنے والے۔ تلسی داس کے پربھو اور تارنے والوں کو بھی تارنے والے ہیں۔

سنک وغیرہ منی اس پرکار استتی کر کے بہت ہی من چاہا وردان پاکر اور پریم سے شری رام جی کے چرنوں میں نمسکار کر کے برہم لوک کو چلے گئے۔

جب سنک وغیرہ منی چلے گئے۔ تو سب بھائیوں نے اُن سے کچھ بات پوچھنے کے لئے شری رام جی کے چرنوں میں سر جھکا دیا۔ وہ کچھ پوچھنا چاہتے تھے۔ پرنتو شرم کے مارے چپ رہے اور ہنومان جی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ وہ شری رام جی کے مکھ سے وہ بات پوچھنا چاہتے تھے۔ جس کو سُن کر بھید بھرم اور اگیان دور ہو جائے۔ انتریامی شری رام جی اُن کے دل کی بات جان لی اور کہا۔ کہو ہنومان۔ کیا بات ہے۔ ہنومان جی نے کہا۔ ہے ناتھ۔ بھرت جی کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ مگر سوال کرنے سے ہچکچا رہے ہیں۔

شری رام جی بولے۔ ہے ہنومان۔ تم میرا سبھاؤ جانتے
ہو۔ کیا میرے اور بھرت میں کوئی فرق ہے۔ ان کے یہ بچن
سنکر بھرت جی نے اُن کے پاؤں پکڑ کر کہا۔ ہے شرناگتوں کے
کلہ کو دُور کرنے والے پربھو۔ ہے دیا اور آنند کے ساگر۔
ہے سوامی۔ آپ کی کرپا سے مجھے سوپن میں بھی کوئی وہم شوک
وہ نہیں۔ پر ہے دیا ندھی۔ میں ایک ڈھٹائی کرتا ہوں۔
داس ہوں۔ اور آپ بھگتوں کو سُکھ دینے والے ہیں۔ ہے
ہو ناتھ جی۔ ویدوں اور پرانوں نے سنت پرشوں کی بہت
بتائی ہے۔ آپ نے بھی اپنے مُکھاربند سے اُن کی بڑائی کی
۔ اور آپ اُن سے بہت پریم کرتے ہیں۔ ہے گن اور گیان
اہر کرپا ندھان سوامی۔ میں اُن کے لکشن سُننا چاہتا ہوں
شرناگت کی رکشا کرنے والے رام جی۔ آپ مجھے سنت پرشوں
دُشٹ پرشوں دونوں کا بھید الگ الگ سمجھا کر بتائیے۔
شری رام جی کہنے لگے۔ ہے بھائی۔ ویدوں اور پرانوں
بتاتے ہوئے۔ سنت پرشوں کے اَن گنت لکشن ہیں۔
بھلے لوگوں اور بُرے لوگوں کے کام ایسے ہوتے ہیں جیسے
ن اور کلہاڑے کا دیوہار ہوتا ہے۔ ہے بھائی۔ کلہاڑا
ن کو کاٹتا ہے۔ تو چندن پھر بھی اُس کو اپنا گن یعنی
بو دے دیتا ہے۔ اسی لئے چندن سنسار بھر میں سب کو
ہے۔ اور دیوتاؤں کے سر پر چڑھایا جاتا ہے۔ اور

یہ ڈنڈ دیا جاتا ہے۔

سنت پُرش وِشے بھوگوں کا لالچ نہیں کرتے۔ وہ شیل اور گنوں کی کھان ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کے دُکھ دیکھ کر دکھی ہو جاتے ہیں۔ اور دوسروں کے سُکھ سے انہیں بھی سُکھ ملتا ہے۔ وہ سب سے ایک سا ویوہار کرتے ہیں۔ اُن کا کوئی دشمن نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اُن کو کسی پرکار کا گھمنڈ ہوتا ہے۔ وہ ویراگی ہوتے ہیں اور لوبھ۔ کرودھ۔ خوشی اور بھئے سب کو تیاگ دیتے ہیں۔ وہ من کے کومل۔ دینوں پر دیا کرنے والے اور من۔ بچن اور کرم سے چھل کپٹ چھوڑ کر میرے بھگت ہوتے ہیں۔ وہ سب کو مان دیتے ہیں۔ اور اُن کو کوئی ابھیمان نہیں ہوتا۔ ہے بھرت۔ ایسے لوگ مجھ کو پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ وہ میرے نام کا نشکام سمرن کرتے رہتے ہیں۔ اور شانتی ویراگ۔ نمرتا اور آنند کی کھان ہوتے ہیں۔ وہ سبھاؤ سے ٹھنڈے۔ سیدھے سادے اور سب کے مِتر ہوتے ہیں اور اُن کو دھرم کو پیدا کرنے والے برہمنوں کے چرنوں سے بہت پیار ہوتا ہے۔ ہے تات۔ جس کے ہردے میں یہ لکشن سدا نواس کرتے ہوں۔ اُس کو سچا سنت پُرش جانو۔ سنت پُرش شم۔ دم۔ نیم اور نیتی سے کبھی نہیں ڈگمگاتے اور نہ ہی وہ کبھی سخت بچن بولتے ہیں۔ وہ سجن مجھ کو پرانوں کے سمان پیارے ہیں۔ جو مان اور اپمان دونوں کو ایک سا سمجھتے ہیں اور میرے چرن کملوں سے پریم کرتے ہیں۔ ایسے لوگ گنوں کے بھنڈار اور سُکھ کی راس

ہوتے ہیں۔

اب تم دُشٹ پُرشوں کا سبھاؤ سُنو۔ اُن کی سنگت بھُولے سے بھی کبھی نہیں کرنی چاہیے۔ جیسے ہر بیٹ گائے چوراٹ کو چھپ کر کھیتی کو کھاتی ہے۔ دودھ دینے والی کپلا گائے کو بھی مصیبت میں ڈال دیتی ہے۔ ویسے ہی اُن کی سنگت بھی سدا دُکھ ہی دیتی ہے۔ دُشٹ پرُشوں کے من میں ہمیشہ جلن رہتی ہے۔ وہ دُوسرے کے دھن دولت کو دیکھ کر جلتے رہتے ہیں۔ جہاں بھی وہ دُوسروں کی نِندا سُنتے ہیں۔ تو بہت خوش ہو جاتے ہیں۔ جیسے اُن کو دھن کا خزانہ مل گیا ہو۔ وہ کام کرودھ لوبھ اور موہ میں پھنسے رہتے ہیں۔ اور اُن میں دیا نام کو نہیں ہوتی۔ وہ کپٹی۔ سخت مزاج اور پاپی ہوتے ہیں۔ وہ بنا کارن ہی سب سے وَیر کرتے ہیں اور جو اُن کی بھلائی کرتا ہے۔ اُسی سے بھی بُرائی کرتے ہیں۔ اُن کا لین دین سب جھُوٹا ہوتا ہے۔ وہ جھوٹ ہی کھاتے پیتے ہیں اور جھُوٹ ہی اُن کا بل پان ہے۔ وہ بولتے تو میٹھا ہیں۔ پر اصل میں اُن کا ہردے بہت سخت ہوتا ہے۔ جیسے مور بڑا میٹھا بولتا ہے۔ پر بڑے بڑے سانپوں کو بھی کھا جاتا ہے۔ دُوسروں سے دویش کرنا۔ پرائی استریوں سے پریم کرنا۔ پرایا دھن ہڑپ لینا اور دوسروں کی نِندا کرنا ہی اُن کا کام ہے۔ ایسے نیچ پاپی رُوپ منشّوں کا شریر پا کر بھی راکشس ہی ہوتے ہیں۔ دُشٹ پُرشوں کا لوبھ ہی اوڑھنا ہے۔ اور لوبھ ہی بچھونا ہے۔

وہ اندریوں کو خوش کرنے کے لئے سدا کھانے پینے والے مورکھ اور
ہیٹو ہوتے ہیں۔ وہ نرک کے بھئے کو بھی کچھ نہیں سمجھتے۔ جب
وہ کسی کی برائی سُنتے ہیں تو ایسے سانس لیتے ہیں جیسے تکار
ہوگیا ہو۔ اور جب وہ کسی کو مصیبت میں دیکھتے ہیں۔ تو ایسے
خوش ہوتے ہیں۔ جیسے جگت کا راج پالیا ہو۔ وہ سوارتھ کے
ہی ساتھی ہوتے ہیں اور اپنے پریوار والوں سے بھی وَیر کرتے
ہیں۔ وہ وشے بھوگوں میں پھنسے رہتے ہیں۔ اور بڑے کامی۔
لالچی اور کرودھی ہوتے ہیں۔ وہ ماتا پتا گورو اور برہمن کسی
کو نہیں مانتے۔ انہوں نے آپ تو دُشٹ ہونا ہی ہے پر وہ
دوسروں کو بھی نشٹ کر دیتے ہیں۔ وہ اگیان کے بس ہو کر
دُوسروں سے سدا ویر کرتے رہتے ہیں۔ اور اُن کو اچھی سنگت
اور بھگوان کی کتھا اچھی نہیں لگتی۔ وہ اوگنوں کے سمندر
مورکھ۔ کامی۔ ویدوں کی نندا کرنے والے اور پرایا دھن برٹ
کر کے اُس کے سوامی بن بیٹھنے والے ہوتے ہیں۔ ان کو برہمنوں
اور دیوتاؤں سے بھی بہت زیادہ ویر کرتے ہیں۔ اُن کے من
پاکھنڈ اور چھل کپٹ بھرا رہتا ہے۔ پر وہ اُوپر سے اچھا
بھیس بنائے رکھتے ہیں۔

ایسے نیچ اور دُشٹ پُرش ست جُگ اور تریتا میں نہیں
ہوتے۔ دواپر میں تھوڑے ہوتے ہیں۔ اور کلجُگ میں تو جھُنڈ کے
جھُنڈ ہو جائیں گے۔ ہے بھائی پر اپکار کے سمان دوسرا کوئی دھرم
نہیں اور دوسروں کو دکھ دینے کے سمان کوئی پاپ نہیں۔ ہے بھائی

میں نے سب پُرانوں اور ویدوں کا مت تم کو سُنا دیا ہے۔
پنڈت لوگ اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ مکتی کا شریر پا کر جو
دوسروں کو دُکھ دیتے ہیں وہ سنسار ساگر کی سب مصیبتیں سہتے
رہتے ہیں۔ ایسے لوگ موہ کے بس ہو کر طرح طرح کے پاپ کرتے
رہتے ہیں۔ اور سوارتھ میں پھنس کر اپنا پرلوک بگاڑ لیتے ہیں
ہے تات۔ میں ایسے لوگوں کے لئے کال کا روپ ہوں۔ کیونکہ میں
اچھے اور بُرے دونوں طرح کے کرم کا پھل دینے والا ہوں۔
جو سمجھدار اُپیشی ہیں۔ وہ ایسا وچار کر کے اور آواگون کے دُکھوں
کو جان کر سدا میرا بھجن کرتے ہیں۔ اچھا اور بُرا پھل دینے والے
سب طرح کے پاپ اور پُنیہ کرموں کو چھوڑ کر دیوتا۔ منش اور
سر لشٹ منی میرا ہی بھجن کرتے رہتے ہیں۔ میں نے ستّ گُرسوں
اور دوشوں کے گُن تم کو سب بتا دیئے ہیں۔ جو ان کو جان
لیں گے وہ سنسار کے بندھن میں نہیں پڑیں گے۔ ہے تات
مایا سے پیدا ہونے والے گُن اور دوش انیک ہیں۔ اصلی
گُن یہی ہے کہ گُن اور دوش دونوں کو نہ دیکھیں۔ ان کو
سچ مان لینا ہی اگیان ہے۔

شری رام جی کے مُکھ سے یہ بچن سُنکر سب بھائی بہت
خوش ہو گئے۔ ان کے ہردے میں پریم نہ سماتا تھا۔ وہ بار
بار بینتی کر رہے تھے۔ اور ہنومان جی کے ہردے میں تو بہت
ہی آنند تھا۔ اس کے بعد شری رام جی اپنے محل کو چلے گئے۔ اس
پرکار وہ ہر روز نئے نئے چرتر کرتے رہتے .... نارد منی کئی

وہاں بار بار آتے رہتے تھے اور شری رام جی کے چرتر گاتے رہتے تھے۔ وہ اجودھیا میں آ کر سدا نئے نئے چرتر دیکھ جاتے تھے۔ اور برہم لوک میں جا کر ساری کتھا سناتے رہتے تھے۔ اس کو سنکر برہما جی بہت خوش ہوتے تھے۔ اور نارد جی سے کہتے تھے۔ کہ ہے تات۔ تم بار بار شری رام جی کے گن سنایا کرو۔ اگرچہ سنک سنندن اور سنت کمار پرم ہنس منی ہیں اور سدا برہم میں مگن رہتے ہیں۔ پھر بھی وہ نارد جی کی بڑائی کرتے تھے۔ رام کتھا کے ادھیکاری منی سمادھی کو کھلا کر شری رام جی کے گنوں کو بڑی شردھا سے سنتے ہیں۔ جو سنک وغیرہ منی جیون مکت ہیں اور پار برہم میں لین رہتے ہیں۔ وہ بھی نرگن برہم کا دھیان چھوڑ کر سگن ہری کے چرتر کو سن لیتے ہیں۔ یہ جان کر بھی جو لوگ بھگوان رام کی کتھا میں پریم نہیں رکھتے۔ ان کا ہردے پتھر کا ہے۔

ایک بار شری رام جی کے بلانے پر گورو وششٹ۔ برہمن اور سب نگر نواسی آ گئے۔ جب گورو جی۔ منی لوگ۔ برہمن اور دوسرے سب سجن سبھا میں آ کر بیٹھ گئے۔ تب بھگتوں کا بھے دور کرنے والے شری رام جی کہنے لگے۔

"ہے نگر واسیو۔ میرے بچن سنو۔ میں من میں کچھ موہ لا کر نہیں کہتا۔ اس میں نہ کوئی غلط بات ہے۔ نہ میں راجہ کی حیثیت سے کہتا ہوں۔ میری بات سنو اور اگر تم کو اچھی لگے تو اس پر عمل کرو۔ میرا سیوک وہی ہے اور وہی مجھ کو سب

سے پیارا ہے۔ جو میری آگیا مانے۔ ہے بھائیو اگر میں کوئی
انیائے کی بات کہوں تو نڈر ہو کر مجھے روک دینا۔ منش کا شریر
بڑے بھاگیہ سے ملتا ہے۔ سب گرنتھوں میں یہ بات کہی گئی
ہے۔ کہ منش کا شریر دیوتاؤں کو بھی دُرلبھ ہے۔ یہ شریر
سادھنا کرنے کا دھام اور مکتی کا دروازہ ہے۔ وہ منش پرلوک
میں دُکھ پاتا ہے۔ اور سر پیٹ پیٹ کر پچھتاتا ہے۔ جس نے منش
جنم پاکر پرلوک کو نہیں سدھارا اور وہ کال، کرم اور ایشور کو
جھوٹا ہی دوش لگاتا ہے۔ ہے بھائیو۔ اس شریر کا لکش..
اندریوں کا سکھ نہیں۔ سورگ کا سکھ بھی تھوڑے ہی دن رہتا
ہے۔ اور انت میں وہ بھی دکھ دیتا ہے۔ منش کا جنم پاکر جو
وشے بھوگوں میں لین رہتے ہیں وہ مورکھ لوگ امرت کے بدلے
میں زہر لیتے ہیں۔ جو پارس منی کو کھو کر اس کے بدلے میں گھونگچی
لیتا ہے۔ اس کو کوئی چتر نہیں کہتا۔ جیو آتما ابناشی ہے۔
یہ چار پرکار کی (انڈج۔ سویدج۔ اُدبھج۔ جرایُج) چوراسی
لاکھ یونیوں میں بھٹکتا رہتا ہے۔

"یہ جیو آتما مایا کی پریرنا سے کال۔ کرم۔ پرکار بدھ۔ سبھاؤ اور
گنوں سے گھرا ہوا سدا اِدھر اُدھر بھٹکتا رہتا ہے۔ پرماتما
جو سب سے بنا کارن ہی پریم کرتے ہیں۔ کبھی اپنی مہر سے اس
کو منش کا شریر دے دیتے ہیں۔ سنسار روپی سمندر کو پار کرنے کے
لئے منش شریر ایک ناؤ کا کام دیتا ہے۔ میری مہر سامنے کی مناسب
ہوا ہے۔ اور اس مضبوط ناؤ کا کھیوٹ ستگورو ہے۔ اس طرح

جیو آتما کو یہ دُرلبھ سادھن آسانی سے مل جاتا ہے۔ جو منش
ایسے سادھن پا کر بھی بھو ساگر سے پار نہ ہو وہ احسان فراموش
اور مُورکھ ہے۔ اور اُس کو آتما کو ہتیا کرنے والوں کی گتی ملتی ہے
" تم لوگ اگر یہاں اور پرلوک میں سُکھ چاہتے ہو تو میرے
بچن سُن کر اُن کو اچھی طرح من میں بسا لو۔ یہ ہے مہا یُگ۔ وید اور
پُرانوں میں کہا گیا ہے۔ کہ میری بھگتی کا مارگ ہی سُکھ دینے
والا ہے۔ اور آسانی سے ملنے والا ہے۔ گیان بہت مشکل ہے
اور اس میں بہت دُکھ وِگھن بھی ہیں۔ اس کے سادھن بھی آسان
نہیں۔ کیونکہ اس میں من چین نہیں پاتا۔ اگر بہت محنت کر کے
کوئی پُرش گیان کو پا بھی لے۔ بھگتی کے بنا وہ مجھ کو اچھا
نہیں لگتا۔ بھگتی سوتنتر ہے اور سب سُکھوں کی کھان ہے
پر ست سنگ کے بنا اس کو پانا بھی مشکل ہے۔ پُنیہ کرم کئے بنا
ست سنگ بھی مشکل سے ملتا ہے۔ اور ست سنگ ہی جنم مرن کے
چکر سے رہائی دلوا سکتا ہے۔ سنسار میں پُنیہ ایک ہی ہے۔ دُوسرا
کوئی نہیں۔ اور وہ پُنیہ ہے من۔ کرم اور بچن سے برہمنوں کے
چرنوں کی پوجا کرنا۔ جو نِشکپٹ بھاو سے برہمنوں کی سیوا
کرتا ہے۔ اُس پر دیوتا اور مُنی بھی خوش رہتے ہیں۔

" میں ہاتھ جوڑ کر آپ سب سے ایک اور راز کی بات بھی کہتا
ہوں۔ کہ شو جی کا بھجن کئے بنا میری بھگتی کوئی نہیں پا سکتا۔
آپ ہی کہیں کہ بھگتی مارگ میں کیا محنت کرنی پڑتی ہے۔ اس میں
یوگ۔ یگیہ۔ جپ۔ تپ۔ اور برت وغیرہ کچھ بھی ضروری نہیں

سیدھا سبھاؤ ہو - من میں کپٹ نہ ہو - اور جو کچھ مل جائے -
اُسی میں گزارہ کر لیا جائے - بس اتنا کافی ہے - جو منش ہمرا داس
کہلا کر دوسرے لوگوں کا سہارا ڈھونڈتا ہے - اس کو وشواس
کیسے ہو سکتا ہے - بہت بات بڑھا کر کیا کہوں - ہے بھائیو
میں تو اسی آچرن کے بس ہو جاتا ہوں - جسے کسی سے ویر نہیں
جو کسی سے جھگڑا نہیں کرتا - اور جس کو نہ کوئی آشا ہے - نہ بھے
اس کے لئے سب طرف سکھ ہی سکھ ہے - جو سب کام بنا پھل کی
اچھا سے کرتا ہے - جس کا اپنا کوئی گھر نہیں - جو کبھی کرودھ یا
پاپ نہیں کرتا - جو چتر اور سمجھ گیانی ہے - جس کو سنت پُرشوں
کی سنگت سے پریم ہے - جو سنسار کے وشے بھوگوں کی طرح
سورگ اور موکش کو بھی تنکے کے سمان سمجھتا ہے - وہ بھگتی کے
مارگ پر ڈٹ کر چلتا رہتا ہے - اور کسی طرح کا ہٹ نہیں کرتا
جو سب لوبھی باسناؤں کو تیاگ دیتا ہے - اور جو ممتا - ابھیمان
اور موہ کو چھوڑ کر میرے گنوں کا گان کرتا رہتا ہے - اس کے
پریم آنند کو وہی جان سکتا ہے - جس کو وہ پراپت ہو -

شری رام جی کے ان امرت سمان بچنوں کو سنکر سب نے
دیا کے ساگر شری رام جی کے چرن پکڑ لئے - وہ کہنے لگے - ہے
دیاندھی - آپ ہمارے ماتا - پتا - گرو اور بھائی سب کچھ ہی -
اور ہم کو پرانوں سے بھی پیارے ہیں - شرناگتوں کا دکھ دور
کرنے والے ہیں - ہے رام جی - آپ ہمارے شریر دھن اور گھر کی
سب طرح سے بھلائی چاہتے ہیں - آپ کے سوا ایسی سکشا اور کوئی

نہیں چھپ سکتا۔ ماتا پتا جو شکشا دیتے ہیں۔ وہ بھی سوارتھ کیلئے
ہوتی ہے۔ پربھو آپ راکشسوں کے دشمن سنسار میں آپ اور آپ
کے بھگت دونوں ہی بنا کسی سوارتھ کے اپکار کرتے ہیں۔ سنسار
میں اور سب تو صرف سوارتھ کے لئے ساتھ دیتے ہیں۔ ہے پربھو۔
ان میں پیار تو نام کو بھی نہیں ہوتا۔

اس طرح سب کے پریم بھرے بچن سنکر شری رام جی اپنے
ہردے میں بہت خوش ہو گئے۔ اور پھر سب لوگ آگیا پاکر پربھو
کی سہاونی بات چیت کا ورنن کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر کو چلے
گئے۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی۔ جہاں ست چت آنند پار برہم
شری رام جی راجہ ہوں اس اجودھیا نگری کے نواسی پُرش اور
استری سب دھنیہ ہیں۔

سکھ کے دھام شری رام جی جہاں براجمان تھے۔ ایک دن
وہاں وششٹھ جی آگئے۔ شری رام جی نے ان کا بڑا آدر کیا۔
اور ان کے چرن دھوکر چرنامرت لیا۔ وششٹھ جی نے ہاتھ جوڑ کر
کہا۔ ہے دیا سندھو رام۔ آپ میری ایک بینتی سنیں۔ آپ کا
چرتر دیکھ کر میرے من میں کچھ موہ ہو رہا ہے۔ ہے بھگوان۔ آپ
کی مہما اپار ہے۔ جسے وید بھی نہیں جانتے۔ پھر میں اسے کیسے
کہوں۔ پروہت بننے کا کام بہت نیچ ہے۔ وید۔ پوران اور
دوسرے گرنتھ اس کی نندا کرتے ہیں۔ جب میں اسے سویکار
نہیں کر رہا تھا۔ تو برہما جی نے مجھ سے کہا تھا۔ ہے پتر۔ آگے
جا کر تم کو اس کا بہت لابھ ہوگا۔ اس لئے وہ یہ ہے کہ پار برہم

پرماتما منش کا روپ دھارن کر کے رگھو ونش کے راجہ بنیں گے
تب میں نے اپنے من میں وچار کر کہا۔ کہ جس کو پانے کے لئے یوگ
یگیہ۔ برت اور دان کئے جاتے ہیں۔ اس پرماتما کو میں پا لوں گا۔
اس کے سمان دوسرا اور کیا دھرم ہو سکتا ہے۔ جب آپ ہم
لوگ سمجھا وک دھرم۔ وید میں بتائے ہوئے انیک شبھ کرم۔ آتم
گیان۔ دیا۔ اندری دمن اور تیرتھ اشنان وغیرہ جہاں تک
ویدوں اور مہاپرشوں نے دھرم بتائے ہیں۔ ہے سوامی۔ ان سب
کے کرنے اور ویدوں سمرتیوں اور پورانوں کے پڑھنے اور سننے
کا ایک ہی پھل ہے۔ اور سب سادھنوں کا سندر پھل یہی ہے
کہ آپ کے چرن کملوں میں سدا پریم بنا رہے۔

کیا میل سے دھونے سے میل چھوٹ سکتا ہے۔ کیا پانی
کے متھنے سے گھی نکل سکتا ہے۔ ہے رگھوناتھ۔ ایسے ہی ہردے
کے اندر کا میل پریم بھگتی روپی جل کے بنا کبھی دور نہیں ہو سکتا
وہی سب کچھ جاننے والا ہے۔ وہی آتم گیانی ہے۔ وہی پنڈت
ہے۔ وہی گنوں کا بھنڈار ہے۔ وہی پورن وگیانی ہے۔ وہی
چتر ہے اور وہی سب گنوں کا بھنڈار ہے۔ جو آپ کے چرن
کملوں سے پریم کرتا ہو۔ ہے ناتھ۔ ہے شری رام جی۔ میں آپ
سے ایک ہی وردان مانگتا ہوں۔ کہ جنم جنمانتر تک آپ کے چرن
کملوں میں میرا پریم بنا رہے۔"

ایسا کہہ کر وششٹ جی اپنے گھر کو چلے گئے۔ وہ دیا سندھو
شری رام جی کو بہت پیارے لگے۔ ہم بھکتوں کو سکھ دینے والے

شری رام جی نے ہنومان اور بھرت وغیرہ بھائیوں کو بلا لیا۔ اور اُن کو ساتھ لیکر وہ نگر کے باہر چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے بہت سے ہاتھی، رتھ اور گھوڑے منگوا لئے۔ سب کو دیا کی درشٹی سے دیکھ کر انہوں نے اُن کی تعریف کی اور جس نے جو چاہا اُس کو وہی کچھ مناسب ڈھنگ سے دے دیا۔

پھر سب بیچ کالی تھکاوٹ کو دور کرنے والے شری رام جی تھک کر ایک ٹھنڈے آم کے باغ میں چلے گئے۔ وہاں بھرت جی نے اُن کے لئے اپنا کپڑا بچھا دیا۔ شری رام جی اُس پر بیٹھ گئے اور سب بھائی اُن کی سیوا کرنے لگے۔ یوں پر ہنومان سیکھا بھاتے لگے۔ ان کے شریر میں رُوماںچ ہوگیا۔ اور اُنکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ شری رام جی کے چرنوں کا پریمی ہنومان جی کے سمان خوش قسمت اور کوئی نہیں۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی۔ ہنومان جی کے پریم اور سیوا کو پربھو شری رام جی نے بار بار اپنے مُکھاربند سے سراہا ہے۔

اسی سمے ہاتھ میں وینا لئے ہوئے نارد مُنی وہاں آ گئے اور شری رام جی کا نت نیا سیق گانے لگے۔ وہ کہنے لگے۔ ہے ہری۔ نیلے کملوں جیسا آپ کا شیام شریر۔ شو جی کے ہردے کمل کی خوشبو میں مست رہنے والا بھونرا ہے۔ آپ راکشسوں کی سینا کو نشٹ کرنے والے۔ مُنیوں اور مہاپُرشوں کو آنند دینے والے اور پاپ کا ناش کرنے والے ہیں۔ برہمن روپ کھیتوں کے لئے آپ نئے گھنگھور بادل ہیں۔ جن کو اور کوئی

سہارا نہ ہو اور جو دین دُکھی ہوں۔ آپ اُن کا پالن کرنے والے ہیں۔ آپ اپنی بھجاؤں کے بل سے پرتھوی کے بوجھ کو دُور کرنے والے اور کھر اور دُوکھن اور براده کو مارنے میں چتر ہیں۔ ہے راون کے دشمن۔ ہے آنند سروپ۔ ہے راج سرلشیٹ دنشٹ دنش رگوپی کمدنی کو کھلانے والے چندرما روپی شری رام جی۔ آپ کی جے ہو۔

"آپ کا یش پورانوں۔ ویدوں اور شاستروں میں مشہور ہے۔ اُسے دیوتا۔ منی اور سنت لوگ سب، گاتے ہیں۔ ہے دیا کے ساگر۔ آپ فضول ابھیمان کو توڑنے والے۔ سب پرکار سے چتر اور راج دھیا کے شرنگار ہیں۔ آپ کا نام کلجگ کے پاپوں کو نشٹ کرنے والا ہے۔ اور موہ ممتا کو مٹانے والا ہے۔ ہے تلسی داس کے پربھو۔ آپ بھگتوں کی رکشا کیجیئے۔"

نارد جی اس طرح پریم سے شری رام جی کے گنوں کا ورنن کر کے اور شوبھا کے بھنڈار شری رام جی کا ہردیے میں دھیان کرتے ہوئے برہم لوک کو چلے گئے۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی یہ کتھا بہت لمبی ہے۔ پرمیش نے اپنی بدھی کے انوسار تم کو ساری کتھا سنا دی ہے۔ شری رام جی کے چرتر توسوکروڑ اور بہت اتھاہ ہیں۔ وید اور سرسوتی بھی اُن کو ورنن نہیں کر سکتے۔ شری رام جی انت ہیں۔ اور اُن کے گن بھی انت ہیں۔ ایسے ہی اُن کے جنم۔ کرم اور نام بھی اننت ہیں۔ جل کی بوندیں اور پرتھوی کی مٹی کے کن تو شاید گنے جائیں۔ پر شری

رام جی کے چرتر بیان کرتے کرتے کبھی ختم نہیں ہوتے ۔ یہ نرمل کتھا دشنو لوک کے دینے والی ہے ۔ اس کو سُنکر کبھی ختم نہ ہونے والی بھگتی مل جاتی ہے ۔ ہے پاربتی ۔ کاگ بھشنڈی نے گرڑ کو جو سہاونی کتھا سُنائی تھی ۔ وہی میں نے تم کو سُنا دی ہے ۔ اس طرح میں نے شری رام جی کے کچھ گُن بیان کئے ہیں ۔ اب کہو ۔ کہ اور کیا سُناؤں ۔ "

یہ کتھا سُنکر پاربتی جی بہت خوش ہو گئیں ۔ اور بہت ہی کومل اور میٹھی باتیں کہنے لگیں " ۔ ہے سوامی ۔ میں دھنیہ ہوئی ۔ کہ بھوساگر کے بھئے کو دور کرنے والے میں نے شری رام جی کے گُن سُنے ۔ آپ کی کرپا سے میرے سب منورتھ پورے ہو گئے ۔ اب مجھ کو کوئی بھرم نہیں رہا ۔ ہے دیالو ۔ اب میں نے ست ۔ چت ۔ آنند کے دھام شری رام جی کے پرتاپ کو جان لیا ہے ۔ ہے ناتھ ۔ آپ کے مکھ روپی چندرما سے شری رام کتھا روپی امرت بہہ رہا ہے ۔ جسے میرا من کان روپی پیالوں سے پی کر بھی سیر نہیں ہوتا ۔

جن کا من شری رام جی کا چرتر سُنکر بھر جاتا ہے ۔ اُنہوں نے اس کتھا کا خاص سواد نہیں پایا ۔ کیونکہ جیون مُکت مہاتما بھی سدا بھگوان کے گُن سُنتے رہتے ہیں ۔ جو پُرش بھوساگر کے پار جانا چاہتا ہے ۔ اُس کیلئے شری رام جی کی کتھا مضبوط ناؤ کے سمان ہے ۔ اور بھگوان کے گُن مایا میں پھنسے ہوئے لوگوں کے کانوں کو سُکھ دینے والے اور من کو خوش کرنے والے ہیں ۔ سنسار بھر میں کانوں

دالا ایسا کون ہے۔ جیسے شری رام جی کے چرتر اچھے نہ لگتے ہوں۔
وہ لوگ مورکھ اور آتم گھاتی ہیں۔ جنہیں شری رام جی کی کتھا
نہ بھاتی ہو۔ ہے ناتھ۔ آپ نے جو رام چرت مانس گایا ہے۔ اُسی
کو سُنکر میں نے اپار سُکھ پایا ہے۔ یہ آپ نے جو کہا ہے کہ یہ
سہاونی کتھا کاک بھشنڈی نے گرڑ کو سُنائی تھی۔ اُس کے بارے
میں مجھے بہت بھاری بھرم ہے۔ کہ جو ویراگ۔ گیان اور وگیان
کے ماہر ہیں۔ اور جن کو بھگوان رام جی کے چرنوں میں اتنا زیادہ
پریم ہے۔ اُن کو کوے کا شریر کیوں ملا۔ اور اس شریر میں بھی
اُن کو شری رام جی کی بھگتی کیسے مل گئی۔

" ہے سوامی۔ ہزاروں منشیوں میں کوئی ایک ہی دھرم کے
برت کو دھارن کرنے والا ہوتا ہے۔ اور ایسے کروڑوں دھرماتماؤں
میں کوئی ورلا ہی وشے بھوگوں سے بچکر ویراگ کو پراپت کرتا
ہے۔ وید کہتے ہیں کہ سنسار کے کروڑوں ویراگیوں میں سے کوئی
ہی یہ ارتھ گیان کو پاتا ہے۔ اور ایسے کروڑوں گیانیوں میں
بھی کوئی ایک ہی سنسار میں جیون مکت ہوتا ہے۔ اُن ہزاروں جیون
مکتوں میں بھی سب سکھوں کی کھان برہم میں لین اور آتم گیانی
ہونا بہت دُرلبھ ہے۔ پر دھرماتما۔ ویراگی۔ گیانی۔ جیون مکت
اور برہم میں لین جو پرانی ہیں۔ اِن سب سے دُرلبھ وہ ہے جو مد
اور مایا سے چھوٹ کر شری رام جی کی بھگتی میں مگن رہتا ہے۔
وہ بھگتی کوے نے کس طرح پائی۔ آپ مجھے سمجھا کر بتلائیے۔ ہے
ناتھ۔ رام کے بھگت۔ گیانی۔ گنوں کی کھان اور اتنے بدھیمان

جیو نے۔ کوے کا شریر کس کارن پا لیا۔ سو بتلا یئے۔ ہے کرپالو۔ بھگوان کا یہ پوتر اور سہاونا چرتر کوے نے کہاں سے پا لیا۔ ہے کام دیو کے دشمن۔ آپ نے یہ چرتر کیسے سُنا۔ مجھے سب یہ بتایئے۔ مجھے اس کے سُننے کا بہت شوق ہے۔ گرڑ دیو جو گیان گنی گنوں کے بھنڈار اور بھگوان کے بھگتوں کے بہت نزدیک رہنے والے ہیں۔ انہوں نے منی لوگوں کو چھوڑ کر کوے کے پاس جا کر یہ کتھا کیوں سُنی۔ کہئے کہ دونوں بھگتوں کاگ بھشنڈی اور گرڑ کی بات چیت کیسے ہوئی۔"

پاربتی جی کی سیدھی سادی اور سہاونی بانی سُنکر شوجی بڑے خوش ہو کر پریم سے بولے "ہے ستی۔ تم دھنیہ ہو۔ تمہاری بدھی بہت پوتر ہے۔ شری رام جی کے چرنوں میں تمہارا پریم ہے۔ اب تم وہ پرم پوتر کتھا سنو جس کے سُننے سے سب شوک اور بھرم مٹ جاتے ہیں۔ شری رام جی کے چرنوں میں شردھا پیدا ہو جاتی ہے۔ اور منش بنا کوئی محنت کئے بھوساگر کو تر جاتا ہے۔ ہے پاربتی۔ پکشی راج گرڑ نے بھی کاگ بھشنڈی کے پاس جا کر یہی سوال پوچھے تھے۔ وہ سب کتھا میں پریم سے سُناتا ہوں۔ تم دھیان سے سُنو۔ ہے پاربتی۔ میں نے جس طرح موکش دلانے والی کتھا سُنی ہے۔ وہ سب سنو۔ پہلے تمہارا اوتار دکش کے گھر ہوا تھا اور تب تمہارا نام ستی تھا۔ جب دکش کے یگیہ میں تمہارا اپمان ہوا تو تم نے بہت غصہ میں آ کر وہیں پران تیاگ دیئے۔ تب میرے گنوں نے وہ یگیہ نشٹ بھرشٹ

کر دیا۔ اس کتھا کا تو تم کو پتہ ہے۔ اس سے میرے من میں بہت دکھ ہوا۔ ہے پریا۔ تمہاری جدائی کے کارن میں بہت دکھی تھا اور ویراگ پاکر سندر بن۔ پربت۔ ندی اور تالاب وغیرہ کے نظارے دیکھتا ہوا ادھر ادھر گھومنے لگا۔ سمیرو پربت کے اتر میں کچھ دور جاکر ایک بڑا سندر نیل پربت ہے۔ اس کی سونے کی طرح چمکنے والی چار سہاونی اور سندر چوٹیاں ہیں۔ جو میرے من کو بہت پیاری لگیں۔ ان چاروں چوٹیوں پر سلسلہ دار برگد۔ پیپل۔ پاکر اور آم کے بڑے بڑے برکش ہیں۔ اس پربت پر ایک سندر تالاب بھی ہے۔ جس کی رتنوں سے جڑی ہوئی سیڑھیوں کو دیکھتے ہی من موہت ہو جاتا ہے۔ اس تالاب کے ٹھنڈے۔ نرمل اور میٹھے جل میں رنگ برنگے بہت سے کمل کھلے ہوئے ہیں۔ اور اس میں بہت میٹھی بولی بولتے رہتے ہیں اور بھنورے ہمیشہ گنجار کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کی بہت بے وہ پکشی کاگ بھشنڈی رہتا ہے۔ اور کلپ کے آخر تک بھی اس کو موت نہیں آتی۔ مایا سے پیدا ہونے والے انیک گن۔ دوش۔ موہ۔ کام اور اگیان وغیرہ سارے سنسار میں پھیلے ہوئے ہیں۔ پر وہ کبھی اس پربت کے پاس نہیں جاتے۔ ہے پاربتی۔ وہاں کاگ بھشنڈی جس طرح بھگوان کا بھجن کرتا ہے۔ اسے تم پریم سے سنو۔

وہ پیپل کے برکش کے نیچے دھیان لگاتا ہے۔ پاکر کے برکش کے نیچے جپ اور یگیہ کرتا ہے۔ اور آم کے برکش کے نیچے مانسک

وہ بھگوان کی کتھا کرتا ہے۔ جس کو سُننے کے لئے انیک پکشی آ جاتے ہیں۔ شری رام جی کے چرتر وہ بہت پرکار سے پریم اور شردھا کے ساتھ گایا کرتا ہے۔ اس تالاب میں ہمیشہ رہنے والے ہنس اس کتھا کو بڑے پریم سے سُنتے ہیں۔ جب میں نے وہاں جا کر ہر لیلا دیکھی۔ تو میرے من میں بہت آنند چھا گیا۔

"تب میں نے ہنس کا شریر پا کر کچھ دیر کے لئے وہیں نواس کیا۔ اور بڑی شردھا سے شری رام جی کے گن سُنکر میں واپس کیلاش لوٹ آیا۔ ہے پاربتی۔ میں جس وقت کاگ بھشنڈی کے پاس گیا تھا۔ وہ سب حال میں نے تم کو سُنا دیا۔ اب تم وہ کتھا سُنو۔ جس کے لئے گرڑ کاگ بھشنڈی کے پاس گیا تھا۔

"جب شری رام جی نے یدھ کا کھیل کیا تھا۔ وہ چرتر سُناتے ہوئے مجھ کو شرم آتی ہے۔ وہ آپ میگھ ناتھ کے ہاتھوں سے بندھ گئے۔ اور نارد جی نے گرڑ کو لنکا بھیج دیا۔ ناگ پاش کا بندھن کاٹ کر گرڑ واپس چلا گیا۔ پر اُس کے من میں بڑا دُکھ پیدا ہو گیا۔ بھگوان کے بندھن کو دیکھ کر وہ اپنے من میں سوچنے لگا۔ کہ جو سروویاپک۔ شُدھ۔ برہم بانی کا سوامی۔ مایا اور موہ سے پرے آپ پرمیشور ہے۔ اُس کا سنسار میں اوتار لینا تو سُنا تھا۔ پر اُس کا کچھ پربھاو نہیں دیکھا۔ جس کا نام جپ کر منش سنسار ساگر کو تر جاتے ہیں۔ اُسی رام کو ایک معمولی راکشس نے ناگ پاش میں کیسے باندھ لیا۔

"ہے پاربتی۔ گرڑ نے اپنے من کو بہت پرکار سے سمجھایا۔

پر اُس کے من میں گیان کو کیا ہونا تھا بلکہ بھرم چھا گیا۔ تب
وہ بہت افسوس کرتا ہوا اپنے من میں کئی پرکار سے بحث کرنے
لگا۔ اور ہماری طرح موہ کے بس ہو گیا۔ اس طرح بہت دیاکل
ہو کر وہ دیورشی نارد کے پاس گیا۔ اور اُس کے من میں جو بھرم
تھا۔ وہ اُس نے سب نارد جی کو بتا دیا۔ اُسے سن کر نارد جی
کو بڑی دیا آ گئی۔ وہ بولے۔ ہے گرڑ جی۔ شری رام جی کی مایا بڑی
بلوان ہے۔ یہ گیانیوں کے من کو بھی زبردستی موہ میں ڈال
دیتی ہے۔ جس مایا نے مجھ کو بہت بار نچایا ہے۔ وہی مایا اس
وقت تم کو ستا رہی ہے۔ ہے گرڑ جی۔ تمہارے من میں بہت
موہ گھر کر چکا ہے۔ وہ میرے سمجھانے پر بھی جلدی دور نہیں ہوگا
اس لئے ہے پکشی راج۔ تم برہما جی کے پاس جاؤ۔ اور وہ جو آگیا دیں
ویسے ہی کرو۔

"ایسا کہہ کر بہت چتر نارد جی بھگوان کے گُن گاتے ہوئے
اور اُن کی مایا کا بل بار بار گاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ اور
پکشی راج گرڑ برہما جی کے پاس چلا گیا۔ اُس نے برہما جی کو اپنا
سب بھرم سنایا۔ تو اُسے سنتے ہی برہما جی نے شری رام جی کو
نمسکار کیا۔ اور اُن کے پرتاپ کو جان کر اُن کے ہردے میں
پریم چھا گیا۔ وہ سوچنے لگے کہ کوی۔ پنڈت اور گیانی سبھی مایا
کے بس میں ہیں۔ بھگوان کی مایا کا پربھاو اتھاہ ہے۔ اس نے
بہت بار مجھے بھی بھرم میں ڈال دیا ہے۔ یہ چراچر جگت سب
میں نے پیدا کیا ہوا ہے۔ اور جب میں آپ مایا کے بس ہو کر بھرم

میں پڑ جاتا ہوں۔ تو گرڑ کو موہ ہو جانا کوئی حیرانی کی بات نہیں
انہوں نے گرڑ جی سے کہا۔ ہے گرڑ۔ شری رام جی کی مہما کو شو
جی ہی جانتے ہیں۔ اس لئے ہے تات۔ ہے بنا کے پتر گرڑ۔
تم شو جی کے پاس جاؤ۔ اور کسی سے مت پوچھو۔ وہیں تمہارے
بھرم کا ناش ہو گا۔

" برہما جی کے بچن سنکر گرڑ جی وہاں سے چل پڑے۔ اور
ہے پاربتی۔ وہ بہت مایوس ہو کر میرے پاس آ گیا۔ اس وقت
میں کوبیر کے گھر جا رہا تھا اور تم کیلاش پربت پر ہی تھیں
اس نے بڑے آدر سے میرے چرنوں پر سر جھکایا اور اپنا سارا
بھرم سنایا۔ ہے پاربتی۔ اس کی میٹھی اور نمر بانی سن کر
میں نے بڑے پریم سے اس کو کہا۔ ہے گرڑ۔ تم مجھ کو راستہ میں
ملے ہو۔ میں تم کو کس طرح سمجھاؤں۔ تمہارا بھرم تو تبھی دور
ہو گا۔ اگر تم کافی دیر تک ست سنگ کرو گے۔ ست سنگ میں
جا کر بھگوان کی سندر کتھا سنو۔ جس کو منیوں نے انیک پرکار
سے گایا ہے۔ اور جس کتھا کے شروع میں۔ درمیان میں اور آخر
میں پربھو بھگوان شری رام جی کے بارے میں ہی سب کچھ کہا
گیا ہے۔ اس لئے ہے بھائی۔ میں تمہیں وہاں بھیجتا ہوں۔
جہاں سدا بھگوان کی کتھا ہوتی رہتی ہے۔ وہاں جا کر تم کتھا
سنو۔ اس کے سننے سے ہی تمہارا سب بھرم مٹ جائے گا۔ اور شری رام
جی کے چرنوں میں اتھاہ پریم ہو جائے گا۔ یوگ۔ جپ۔ گیان
اور ویراگ ہونے پر بھی بنا پریم کے شری رام جی نہیں مل پاتے

تر دشا میں ایک سُندر نیل پربت ہے۔ اور وہاں سوشیل کاگ
بھشنڈی جی رہتے ہیں۔ وہ شری رام جی کی بھگتی کے مارگ میں
بہت چتر ہیں۔ گیانی ہیں۔ گنوں کے بھنڈار ہیں۔ اور وہاں
بہت دیر سے رہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ شری رام جی کی کتھا کرتے
رہتے ہیں۔ جیسے انیک اُتم پکشی بڑی شردھا سے سُنتے ہیں۔ وہاں
جا کر تم بھگوان کے انیک گُن سنو۔ اُس کو سُننے سے موہ کے کارن
پیدا ہوا تمہارا بھرم دُور ہو جائے گا۔

"جب میں نے سب بات سمجھا کر اُس کو بتا دی۔ تو گرڈ
میرے چرنوں میں سر جھکا کر اور خُوش ہو کر چل دیا۔ ہے پاربتی
میں نے اُس کو اس لئے نہیں سمجھایا کہ شری رام جی کی کرپا سے
مجھے سب بھید مل گیا تھا۔ میں نے سمجھ لیا تھا۔ کہ گرڈ نے کبھی
ابھیمان کیا ہوگا۔ اور دیالو بھگوان اُس ابھیمان کو نشٹ
کرنا چاہتے ہیں۔ گرڈ کو میرے اپنے پاس نہ رکھنے کا ایک کارن
یہ بھی تھا۔ کہ ایک پکشی دوسرے پکشی کی بولی ہی اچھی طرح
سمجھ سکتا ہے۔ سُنو ہے پاربتی۔ بھگوان کی مایا بڑی بلوان ہے
ایسا کون گیانی ہے جسے وہ نہ موہ لے۔ گیانی۔ بڑے بڑے
بھگت اور وشنو بھگوان کی سواری گرڈ کو بھی جب مایا نے موہ
میں ڈال دیا۔ پھر معمولی منش کیا ابھیمان کرتے ہیں۔"

ماس پارائن اٹھائیسواں شرام

جو مایا شو جی اور برہما کو بھی موہ میں ڈال دیتی ہے۔ اُس کے
سامنے بھلا دوسرا کوئی اور کیا چیز ہے۔ ایسا جان کر گیانی لوگ
مایا کے سوامی بھگوان رام جی کا ہی بھجن کرتے ہیں۔

پھر گروڑ کاگ بھشنڈی کے پاس چلا گیا۔ جن کو بھگوان
رام کی اکھنڈ بھگتی حاصل ہے۔ اور جن کی بدھی بہت تیز
نیل پربت پر جاتے ہی گروڑ کا من آنند سے بھر گیا۔ اور اس
کا موہ۔ مایا اور شوک سب جاتا رہا۔ اُس نے تالاب میں اشنان
کر کے جل پان کیا۔ اور جب وہ برگد کے برکش کے نیچے گیا
وہ بہت خوش ہو گیا۔ شری رام جی کے سبھاؤ کے چرتر کو سننے
لئے وہاں بہت بوڑھے بوڑھے پکشی آئے ہوئے تھے۔ کاگ
بھشنڈی کتھا شروع ہی کرنے والے تھے کہ اسی وقت پکشیوں
کے راجہ گروڑ جی وہاں پہنچ گئے۔ گروڑ جی کو دیکھ کر کاگ بھشنڈی
اور سب پکشی جو وہاں موجود تھے بہت خوش ہو گئے۔ انہوں
نے پکشی راج گروڑ کا بڑا آدر کیا۔ اور ان کا سواگت کر
کے اُن کی کشل پوچھ کر اُن کو بیٹھنے کے لئے سندر آسن دیا۔
گروڑ جی کی شردھا اور پریم سے پوجا کر کے کاگ بھشنڈی جی بڑے
پریم سے کہنے لگے۔ سے پکشی راج۔ آپ کے درشن پا کر میں

منورتھ سپھل ہو گئے۔ اب آپ جو آگیا دیں۔ میں وہی کروں۔
آپ کس کارن یہاں آئے ہیں۔

یہ سُنکر گروڑ جی نے بڑی میٹھی بانی میں کہا۔ جن کی تعریف شوجی نے بڑے پریم سے اپنے مُنہ سے کی ہے۔ اُن کے منورتھ سدا ہی سپھل ہیں۔ ہے تات۔ سُنئے۔ جس کارن سے میں یہاں آیا تھا۔ وہ تو آپ کے درشن پاتے ہی پورا ہو گیا۔ آپ کا یہ پرم پوتر آشرم دیکھ کر میرا موہ۔ شک اور انیک طرح کا بھرم سب نشٹ ہو گیا۔ ہے تات۔ اب سب کو سکھ دینے والی اور دُکھوں کا ناش کرنے والی بہت ہی پوتر شری رام جی کی کتھا مجھ کو آدر سے سُنائیے۔ ہے سوامی۔ آپ سے میری بار بار یہی بنتی ہے۔

گروڑ جی کی سیدھی سادی نمرتا سے بھری ہوئی سُندر پریم والی۔ سُکھ دینے والی اور بہت ہی پوتر بانی کو سنکر کاگ بھشنڈی جی کے من میں بہت حوصلہ بڑھ گیا۔ اور وہ شری رام جی کے گنوں کی کتھا کہنے لگے۔ ہے پاربتی۔ پہلے انہوں نے بڑے پریم سے رام چرت مانس سروور کا ورنن کیا۔ پھر ناردجی کا بھاری موہ۔ اور راون کے پیدا ہونے کا ذکر کیا۔ اس کے بعد پربھو کے اوتار کی کتھا اور شری رام جی کا بال چرتر من لگا کر سُنایا۔ نانا پرکار سے بال چرتر کا ورنن کر کے پھر رِشی وسشٹ وشوامتر کے آنے اور شری رام جی کے وِواہ کا ورنن کیا۔ پھر شری رام جی کے راج تلک کا فیصلہ اور راجہ دسرتھ

کے بچپنوں سے اُنکے بیس رنگ میں بھنگ پڑنے کی کتھا سُنائی۔ پھر نگر نواسیوں کا شری رام جی کی جدائی کا دُکھ اور شری رام جی اور لکشمن جی کی بات چیت کہی۔ اُس کے بعد شری رام جی کا بن کو جانا۔ نشاد راج گوہ کا پریم۔ گنگا کو پار کر کے پریاگ میں جانا۔ بالمیک جی اور شری رام جی کا آپس میں ملنا اور جس طرح شری رام جی چترکوٹ میں رہے۔ وہ سب حال سُنایا۔

پھر منتری سومنتر کا بن سے اجودھیا کو واپس آنا۔ راجہ دشرتھ کا سورگباس ہو جانا۔ بھرت جی کا ننہال سے آنا اور شری رام جی سے اُن کا بے حد پریم سُنایا۔ اُس کے بعد راجہ دشرتھ کا کریا کرم کر کے بھرت جی کا نگر نواسیوں کو ساتھ لیکر آنند کی ورشتی پربھو رام جی کے پاس جانے کی کتھا ورنن کی۔ اُس کے بعد شری رام جی کا بہت پرکار سے بھرت جی کو سمجھانا۔ اور بھرت جی کا اُن کی کھڑاویں لیکر اجودھیا کو واپس لوٹ آنے کا ذکر کیا۔ پھر بھرت جی کا نندی گرام میں رہنا۔ اندر کے پُتر جینت کی کتھا اور ساتری رشی سے شری رام جی کی بھینٹ ورنن کی۔ اُس کے بعد جس پرکار وِرادھ راکشس مارا گیا۔ اور شر بھنگ رشی نے شریر تیاگا۔ وہ سب حال سنایا۔ پھر ستیکشن رشی کا پریم بتا کر شری رام جی اور اگست مُنی کے ست سنگ کا ذکر کیا۔

اُس کے بعد دنڈک بن کی پوترتا کا ذکر کر کے گدھ راج جٹایو سے شری رام جی کی دوستی بتائی اور شری رام جی کا پنچ وٹی میں رہ کر سب مُنیوں کے بھلے کو دُور کرنے کی کتھا سُنائی۔ پھر شری

رام جی کا لکشمن کو الوپیم کشٹ دینے اور سروپ نکھا کے ناک کان کاٹنے کا ذکر کیا۔ اور کھر اور دوکھن کو جس طرح مارا تھا اُس کا ذکر کر کے وہ سب حال بتایا۔ جس سے راون کو اس بھید کا پتہ لگا۔ راون اور ماریچ کی جو بات چیت ہوئی تھی وہ سب بتا کر مایا کی سیتا کے ہر لیجانے کی کتھا کہی۔ اور شری رام جی سے اُن کی جُدائی کا تھوڑا سا حال سُنایا۔ پھر شری رام جی نے جس طرح جٹایو کی کرپا کی۔ کبندھ راکشس کو مارا۔ اور شری بھیلنی کو مُکتی دی وہ سب حال سُنایا۔ پھر جس پرکار سیتا جی کی جُدائی کے کارن وِرلاپ کرتے ہوئے شری رام جی پمپا سروور پر پہنچ گئے۔ وہ بات بھی سُنا دی۔ شری رام جی اور نارد جی کی بات چیت سُنانے کے بعد ہنومان جی کی بھینٹ کا حال سُنایا اور سگریو سے دوستی کرنے کا اور بالی کو مارنے کا سب قصہ سُنایا۔ پھر سگریو کو راج تلک دیکر شری رام جی کا پرورشن پربت پر نواس کرنا۔ ورشا اور سردیوں کے موسم کا گذر جانا۔ شری رام کا کرودھ کرنا اور سگریو کا اُن سے ڈر جانے کی بات سُنادی۔

اُس کے بعد جس پرکار باز راج سگریو نے بانروں کو سیتا جی کو ڈھونڈنے کے لئے بھیجا اور وہ جس طرح سب دِشاؤں میں جانے کے بعد ایک گپھا کے پاس اُن کی بھینٹ سمپاتی سے ہوئی وہ سب کتھا کہہ سُنائی۔ پھر جس پرکار سمپاتی سے سب باتیں سُنکر لون سمندر ہنومان جی کا اشوک باٹکا کو اُجاڑ کر راون

کو سمجھانا اور لنکا کو جلا کر پھر سمندر کو پار کر کے واپس جانے اور جہاں شری رام جی تھے وہاں جا کر سب بانروں نے جس پرکار سیتا جی کی کُشل سُنائی سو وہ سب کتھا بھی سُنائی۔

جس طرح شری رام جی سینا کے ساتھ سمندر کے کنارے آکر ٹھہرے۔ وہاں جس طرح ببھیشن اُن کو ملا۔ اور اُنھوں نے کس طرح سمندر کو بس میں کیا وہ سب حال بتانے کے بعد بانروں کی سینا جس پرکار پُل باندھ کر سمندر کے پار اُتری اور جس پرکار بہادر انگد دوت بن کر راون سے ملا وہ سب کتھا سُنائی۔ پھر راکشسوں اور بانروں کے گھور یدھ کا ورنن کر کے کمبھ کرن اور میگھ ناتھ کے بل۔ پُرشارتھ اور موت کی کتھا سُنائی۔ اور طرح طرح سے راکشسوں کے مرنے اور راون کا شری رام جی کے ساتھ یدھ کرنے کا حال کہا۔ اس کے بعد راون کا مر جانا۔ مندودری کا شوک کرنا۔ ببھیشن کو راج تلک دینا۔ اور دیوتاؤں کے شوک کے دُور ہو جانے کی کتھا ورنن کی۔ پھر سیتا جی کا شری رام جی سے ملنا۔ دیوتاؤں کا ہاتھ جوڑ کر استتی کرنا۔ بانروں کے ساتھ بمان پر چڑھ کر کرپا کے دھام شری رام جی کا اجودھیا کے لئے چل پڑنا۔ اور جس پرکار شری رام جی اپنے نگر اجودھیا میں واپس آئے وہ سب نرمل چرتر کہہ سُنایا۔ پھر کاگ بھشنڈی جی نے شری رام جی کے راج تلک اور نگر کا ورنن کر کے بہت پرکار کی راج نیتی بتائی ہے پاربتی۔ میں نے تم کو جو کتھا سُنائی ہے وہ سب کتھا کاگ بھشنڈی جی نے گرڑ کو سُنا دی۔ ساری کتھا سُن کر گرڑ جی بہت

ں ہو گئے - اور کہنے لگے - ہے کاگ سرشٹ - میں نے سب
تھا سُن لی ہے - اور میرا سب بھرم دور ہو گیا ہے - اب
کی کرپا سے شری رام جی کے چرنوں سے مجھ کو پریم ہو گیا ہے
میں بھگوان رام کا بندھن دیکھ کر مجھے بہت موہ ہو گیا
میں سوچتا تھا کہ ست چت آنند شری رام جی کے [illegible] ہو گئے
کیونکہ بیچارے [illegible] منشیوں کی طرح شری رام جی کے
کو دیکھ کر میرے من میں بڑا وہم ہو گیا تھا - اس بھرم
میں اب بہت اچھا سمجھتا ہوں - کہ کرپا ندھان بھگوان رام
پہ دیا کی ہے - ہے تات - تیز دھوپ کے کارن جو
ل ہوتا ہے - وہی برکش کی چھایا کے سکھ کو جان سکتا ہے
ی رام جی کی بڑی عجیب کتھا جو آپ نے انیک پرکار سے کہی
میں نے کیسے سُنتا - ویدوں - شاستروں اور پرانوں کا
بھی مت ہے - اور سدھ پُرش اور منی بھی یہی کہتے ہیں -
تر ما تما سادھو پُرش اس کو ملتے ہیں - جن پہ شری رام جی
پا کی درشٹی پڑ جاتی ہے - شری رام جی کی کرپا سے ہی مجھے آپ
درشن ہوئے - اور آپ کی کرپا سے میرا بھرم دور ہو گیا -
بھگتی راج گرڑ جی کی نمر اور پریم بھری باتیں سنکر کاگ
بھشنڈی جی کے من میں آنند چھا گیا - اُن کے شریر میں رومانچ
گیا - اور اُن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے -
ہے پاربتی - اچھی بدھی والا - سوشیل - پوتر - بھگوان کی کتھا
پریم کرنے والا اور بھگوان کے بھگت جیسا گننے والا پُرش

پاکر یہاں گرہستھ مکت سے گرمت بھید بھی پرکٹ کر دیتے ہیں۔
چونکہ پکشی راج گرڈ جی سے اُن کو بہت پریم تھا۔ کاگ بھشنڈی
جی پھر کہنے لگے۔ ہے سوامی۔ آپ سب طرح میرے لئے پوجنیہ ہیں
اور شری رام جی کی کرپا کے پاتر ہیں۔ ہے ناتھ آپ کو نہ کوئی
بھرم ہے نہ موہ ہے نہ مایا۔ آپ نے یہاں آ کر مجھ پر بہت دیا
کی ہے۔ ہے پکشی راج۔ شری رام جی نے آپ کو موہ کے بہانے
یہاں بھیج کر مجھے مان دیا ہے۔ آپ نے جو اپنا موہ کہا۔ تو
ہے سوامی۔ اس میں حیران ہونے کی کوئی بات نہیں۔ نارد۔
شیو جی۔ برہما اور سنک وغیرہ سریشٹ منی اور آتم گیانی لوگوں
میں موہ نے کس کس کو اندھا نہیں کیا۔ سارے سنسار میں ایسا
کون ہے جس کو کام دیو نے نہیں نچایا۔ کامناؤں نے کسے پاگل
نہیں کیا۔ اور کرودھ نے کس کے ہردے کو نہیں جلایا۔ گیانی۔
تپسوی۔ مشہور ویر۔ کوی۔ پنڈت اور بڑے بڑے گنوں کے
دھام ہوتے ہیں۔ پر اس سنسار کے لوبھ نے کس کو نہیں چھلا۔
دھن دولت کے نشہ نے کسے مغرور نہیں بنا دیا۔ حکومت نے
کسے بہرہ نہیں بنا دیا۔ ایسا کون ہے جس کو ہرن جیسی آنکھوں
والی استری کی نظر کا تیر نہ لگا ہو۔ تینوں گنوں سے پیدا ہوئے
بالاصیبات مانسک روگ کسے نہیں ہوا۔ ایسا کوئی نہیں
جس کو مان اور مد نے نہ چھوا ہو۔ جوانی کے بخار نے کس کو
بے چین نہیں کیا۔ ممتا نے کس کا یش نشٹ نہیں کیا۔ حسد کی آگ
نے کسے کلنک نہیں لگایا۔ شوک روپی ہوا نے کسے نہیں ڈلایا

چنتا روپی ناگن نے کس کو نہیں ڈسا۔ جگت میں ایسا کون ہے۔ جسے مایا نے نہ نچایا ہو۔ ایسا دھیرج وان کون ہے جس کے شریر روپی کاٹھ میں کامنا روپی گھن نہ لگا ہو۔ پتر۔ دھن اور مان بڑائی۔ ان تینوں کی خواہش نے کس کی بدھی خراب نہیں کی۔

مایا کا یہ سب پریوار بہت بلوان ہے۔ اس کا ورنن کون کر سکتا ہے۔ شو جی اور برہما بھی اس سے ڈرتے ہیں۔ پھر دوسرے لوگوں کی کیا گنتی ہے۔ مایا کی بلوان سینا سارے سنسار میں پھیلی ہوئی ہے۔ کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار اس کے سینا پتی ہیں اور اہنکار۔ کپٹ اور پاکھنڈ اس کے بلوان یودھا ہیں۔ وہ مایا بھگوان رام کی داسی ہے۔ اور گیان ہو جانے پر پتہ لگتا ہے کہ وہ فرضی ہے۔ سے ناتھ۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ مایا شری رام جی کی کرپا بنا نہیں چھوٹتی۔ جو مایا سارے سنسار کو نچاتی ہے۔ اور جس کے چرتر کوئی نہیں سمجھ پاتا۔ ہے پکشی راج گرڑ جی۔ وہی مایا بھگوان رام کی بھرکٹی کے اشارے پر اپنے سماج کے ساتھ نٹنی کی طرح ناچتی ہے۔

شری رام چندر جی وہی ست۔ چت۔ آنند۔ اجنما۔ گیان سروپ اور گنوں کے بھنڈار ہیں۔ وہ سرو ویاپک۔ کارن اور کاریہ۔ اکھنڈ۔ اننت۔ سمپورن اور سرو شکتی مان ہیں۔ وہ نرگن۔ مہان۔ بانی اور اندریوں سے پرے اور سب کو دیکھنے والے ہیں۔ جن کو نہ کوئی مار سکتا ہے۔ نہ جیت سکتا ہے۔ ان کی کوئی شکل نہیں اور ان کو نہ موہ ہے نہ ممتا۔ وہ اپنا شمبھو

تر لیپ اور شکھشوں کا بھنڈار ہیں۔ وہ بھگوان پرکرتی سے پرے سب کے ہردے میں نواس کرنے والے برہم ہیں۔ بنا کسی خواہش والے۔ شدھ اور ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اُن شری رام جی کے پاس موہ کے آنے کا کوئی کارن نہیں۔ کیا سورج کے سامنے کبھی اندھیرا آسکتا ہے
بھگوان شری رام جی نے بھگتوں کی خاطر راجہ کا شریر دھارن کیا۔ اور عام لوگوں جیسے پرم پوتر چرتر کئے۔ جیسے کوئی بازیگر بہت سے بھیس دھارن کرکے طرح طرح کے ناچ کرتا ہے۔ پر آپ ویسا نہیں ہو جاتا۔ ہے گروڑ جی۔ راکشسوں کو موہ میں ڈالنے والی اور بھگتوں کو سکھ دینے والی شری رام جی کی لیلا ایسی ہی ہے۔ ہے سوامی۔ جن لوگوں کی بدھی خراب ہے۔ جو دشئے بھوگوں میں پھنسے رہتے ہیں اور کامی ہیں وہ ہی بھگوان پر موہ کا دوش لگاتے ہیں۔

جب کسی کی آنکھوں کو یرقان (پیلیا) کا روگ ہو جاتا ہے وہ چندرما کو پیلا کہنے لگتا ہے۔ اور جس کو دشا کا بھرم ہو جاتا ہے وہ کہنے لگتا ہے کہ سورج پشچم دشا سے نکلتا ہے۔ جیسے ناؤ میں بیٹھا ہوا کوئی پرش اگیان کے کارن سمجھتا ہے۔ کہ سنسار چل رہا ہے۔ اور وہ آپ نہیں چل رہا۔ اور جیسے بچوں کے گھومنے پر گھر نہیں گھومتے۔ پر وہ آپس میں جھوٹ کہنے لگتے ہیں کہ گھر گھوم رہے ہیں۔ ہے گروڑ جی۔ بھگوان کے بارے میں موہ کا ہونا بھی ایسے ہی ہے۔ ورنہ اُن کے بارے میں تو سوپن میں بھی موہ نہیں ہو سکتا۔ خراب بدھی والے بدقسمت لوگ جن کے ہردے

داریہ بھوسپی کی اُس لیلا کو یاد کر کے اب بھی میرے شریر کے
رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہے گرو جی۔ شری رام جی کے
پرز بھگتوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ طرح طرح کے رتنوں سے
جڑا ہوا اُن کا سونے کا بنا ہوا راج محل ہر طرح سے سُندر تھا
اس محل کے سُندر آنگن کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ جس میں چاروں
بھائی کھیلتے تھے۔ ماتا کو سکھ دینے والے شری رام جی بچوں
کی طرح کھیلتے ہوئے اُس آنگن میں گھومتے رہتے تھے۔ نیلم
جیسے شیام اور کومل اُن کے شریر کے ایک ایک انگ میں بہت
سے کام دیوؤں کی شوبھا تھی۔ نئے کمل جیسے کومل اور لال لال
اُن کے چرن تھے۔ اور اُن کے ناخن چندرما کی شوبھا کو بھی مات
کرتے تھے۔ اُن کے سُندر چرنوں میں بجر انکش۔ جھنڈے اور
کمل کے نشان تھے۔ اور میٹھے شبد کرنے والے گھونگرو پہنے
ہوئے تھے۔ اُن کی کمر میں ہیروں سے جڑی ہوئی سونے کی سُندر
پیٹی بڑی منوہر آواز دیتی تھی۔
اُن کے پیٹ پر تین سُندر ریکھائیں تھیں۔ نابھی بہت
سُندر اور گہری تھی۔ چھاتی چوڑی تھی اور اس پر بچوں کے
طرح طرح کے زیور اور کپڑے شوبھا پاتے تھے۔ اُن کے ہاتھ
لال تھے۔ انگلیاں اور ناخن منوہر تھے۔ اُن کی لمبی بھجاؤں میں
زیور چمکتے ہوئے تھے۔ اُن کے کندھے شیر کے بچے کے کندھوں
جیسے تھے۔ اُن کی گردن شنکھ جیسی اور ٹھوڑی بہت سُندر
تھی۔ اُن کا مکھ تو شوبھا کی حد ہی تھا۔ اُن کی توتلی بولی۔ لال

کو چڑوا دیتی ہے۔ اگرچہ بالک بچھا دُکھ پاتا ہے اور بے چین ہو کر روتا ہے۔ پرماتما اس کے روگ کو دُور کرنے کی نیت سے اُس کی تکلیف کی طرف دھیان نہیں دیتی۔ ویسے ہی بھگوان رام جی اپنے بھگت کے ابھیمان کو اس کی بھلائی کے لئے نشٹ کر دیتے ہیں۔ تلسی داس جی کہتے ہیں کہ ہے من۔ سب بھرم کو چھوڑ کر تو ایسے سوامی کا بھجن کیوں نہیں کرتا۔

ہے گرو جی۔ اب میں اپنا موہ کھو بیٹھا اور شری رام جی کی کرپا تم سے کہتا ہوں۔ دھیان دے کر سنو۔ جب جب شری رام جی بھگتوں کی خاطر منش شریر دھارن کر کے بہت پرکار کی لیلائیں کرتے ہیں۔ تب تب میں اجودھیا پوری جاتا ہوں۔ اور اُن کے بچپن کی لیلائیں دیکھ کر خوش ہوتا ہوں۔ میں اُن کے جنم کے موقعہ پر وہاں ضرور جاتا ہوں۔ اور اُن کی لیلاؤں کو دیکھنے کے لالچ سے وہیں پانچ برس ٹھہرتا ہوں۔ ہے گرو جی۔ سو کروڑ کامدیوں سے بھی زیادہ شوبھا پانے والے اپنے اشٹ دیو شری رام جی کو بال روپ میں دیکھ کر میں اپنی آنکھوں کو سپھل کر لیتا ہوں۔ اور چھوٹے سے کوّے کا روپ دھارن کر کے اُن کے ساتھ رہتا ہوا اُن کے انیک پرکار کے چرتر دیکھتا رہتا ہوں۔ شری رام جی بچپن میں جہاں جہاں گھومتے ہیں وہاں وہاں میں بھی اُن کے ساتھ اُڑتا رہتا ہوں۔ اور اُن کی جو جوٹھ آنگن میں گر جائے اُسے اُٹھا کر کھا لیتا ہوں۔

ایک بار شری رام جی نے بہت ہی عجیب بال چرتر کئے۔

اور یہ بھوسی کی اس لیلا کو یاد کر کے اب بھی میرے شریر کے
لو نگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہے گرنجی۔ شری رام جی کے
چرتر بھگتوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ طرح طرح کے رتنوں سے
جڑا ہوا اُن کا سونے کا بنا ہوا راج محل ہر طرح سے سندر تھا
اس محل کے سندر آنگن کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ جس میں چاروں
بھائی کھیلتے تھے۔ ماں کو سکھ دینے والے شری رام جی بچوں
کی طرح کھیلتے ہوئے اُس آنگن میں گھومتے رہتے تھے۔ نیلم
جیسے شیام اور کومل اُن کے شریر کے ایک ایک انگ میں بہت
سے کامدیوؤں کی شوبھا تھی۔ نئے کمل جیسے کومل اور لال لال
کے چرن تھے۔ اور اُن کے ناخن چندرما کی شوبھا کو بھی مات
کرتے تھے۔ اُن کے سندر چرنوں میں بجر انکش۔ جھنڈے اور
کمل کے نشان تھے۔ اور میٹھے شبد کرنے والے گھنگرو پہنے
ہوئے تھے۔ اُن کی کمر میں ہیروں سے جڑی ہوئی سونے کی سندر
پیٹی بڑی منوہر آواز دیتی تھی۔
اُن کے پیٹ پر تین سندر ریکھائیں تھیں۔ نابھی بہت
سندر اور گہری تھی۔ چھاتی چوڑی تھی اور اس پر بچوں کے
طرح طرح کے زیور اور کپڑے شوبھا پاتے تھے۔ اُن کے ہاتھ
لال تھے۔ انگلیاں اور ناخن منوہر تھے۔ اُن کی لمبی بھجاؤں میں
زیور پہنے ہوئے تھے۔ اُن کے کندھے شیر کے بچے کے کندھوں
جیسے تھے۔ اُن کی گردن شنکھ جیسی اور ٹھوڑی بہت سندر
تھی۔ اُن کا مُنہ تو شوبھا کی حد ہی تھا۔ اُن کی توتلی بولی۔ لال

لال سوبنت اور اُن کی مسکان چندرما کی کرنوں کی طرح سب کو سُکھ دینے والی تھی۔ نیل کمل جیسے اُن کے سُندر نیتر بھوبا گی سے ماپر کروانے والے تھے۔ اُن کے ماتھے پر چندن کا تلک شوبھا پا رہا تھا۔ اُن کی بھویں ٹیڑھی اور کان برابر اور سُندر تھے اور گھنگر والے کالے بال بہت شوبھا دے رہے تھے۔ پیلی اور باریک جھنگولی اُن کے شریر پر شوبھا پا رہی تھی۔ اُن کی کلکاری اور نظر مجھے بہت اچھی لگتی تھی۔

راجہ دشرتھ کے آنگن میں کھیلنے والے۔ سُندرتا کی راشی شری رام جی اپنی پرچھائیں کو دیکھ کر ناچ رہے تھے۔ وہ میرے ساتھ کئی پرکار سے کھیل رہے تھے۔ اور اُس چرتر کو ورنن کرتے مجھے شرم آتی ہے۔ جب کلکاری مار کر وہ مجھ کو پکڑنے دوڑتے تھے۔ اور میں بھاگ جاتا تھا۔ تو مجھ کو جوتا دکھاتے تھے۔ میرے پاس آتے ہی پربھو ہنسنے لگتے تھے۔ اور بھاگ جانے کے لئے لگ جاتے تھے۔ جب میں چرن پکڑنے کو پاس جاتا تو وہ اسی وقت بھاگ جاتے تھے۔ اور گھوم گھوم کر میری طرف دیکھتے رہتے تھے۔

اس طرح کی سادھارن بچوں کی سی لیلا کو دیکھ کر مجھے بھرم ہو گیا۔ کہ ست چت آنند بھگوان یہ کیا چرتر کر رہے ہیں۔ یہ بکتی راج گرڑ جی۔ من میں اتنا آتے ہی شری رام جی کی پریرنا سے میں مایا کے بس میں ہو گیا۔ پر وہ مایا نہ تو مجھ کو دُکھ دینے والی ثابت ہوئی نہ دوسرے لوگوں کی طرح

مجھے سنسار کی مایا ہی بھول گئی پڑی ہے۔ ہے سوامی۔ ہے وشنو جی کے
واہن یہاں ایک اور بھی کارن تھا۔ آپ اُسے دھیان سے
سنیں۔ اکھنڈ گیان کا سروپ صرف شری رام جی ہیں۔ دوسرے
سب جڑ اور اجڑ جیو مایا کے بس میں ہیں۔ اگر سب جیووں کا
گیان ایک جیسا ہوتا تو بتاؤ۔ پھر جیو اور ایشور میں کیا فرق
ہوتا۔ ابھیمانی جیو مایا کے بس میں ہے۔ اور تین گنوں والی یہ
مایا ایشور کے بس میں ہے۔ جیو پرادھین ہے اور ایشور سوتنتر
ہے۔ جیو انیک ہیں اور ایشور ایک ہے۔

اگرچہ مایا کا کیا ہوا سب کھیل جھوٹا ہے پر کروڑوں
اُپائے کرنے سے بھی شری رام جی کی کرپا بنا وہ مایا نشٹ نہیں
ہوتی۔ شری رام جی کے بھجن بنا جو پرش مکتی چاہتا ہے۔ وہ
گیانی ہوتا ہوا بھی پونچھ اور سینگ کے بنا پشو ہی ہے۔
اگر سب نکشتروں کے ساتھ سولہ کلاؤں سے پورن چندرما نکل
آئے اور سب پربتوں کو آگ لگا دی جائے۔ تو بھی سورج کے
بنا رات نہیں جاتی۔ ہے گرڑ جی۔ ایسے ہی بھگوان کا بھجن کئے
بنا جیووں کا دکھ نہیں مٹ سکتا۔ بھگوان کے سیوکوں پر مایا
کا کچھ اثر نہیں۔ انہیں تو بھگوان کی پریرنا سے گیان کا پرکاش
پراپت ہو جاتا ہے۔ ہے پکشی راج۔ اسی لئے بھگوان کے
سیوک کا ناش نہیں ہوتا۔ سیوا کے کارن بھگتی بڑھتی ہے۔
شری رام جی مجھ کو بھرم کے کارن حیران دیکھ کر ہنسنے لگے
اب ان کا ایک خاص چرتر سنو۔ اس خاص عجیب چرتر کا بھید

اُن کے بھائیوں اور ماتا پتا کسی نے نہیں جانا۔ سُندر سُندر شریر اور لال لال ہاتھ اور پیروں والے شری رام جی گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے مجھے پکڑنے کو دوڑے۔ اور میں بھاگ چلا۔ اُنہوں نے مجھے پکڑنے کے لئے اپنی بھجا پھیلا لی۔ اور میں جوں جوں آکاش میں اُڑتا جاتا تھا۔ توں توں اُن کی بھجا کو اپنے پاس ہی دیکھتا تھا۔ ہے تات۔ اُڑتا اُڑتا میں برہم لوک تک چلا گیا۔ اور جب پیچھے مُڑ کر دیکھا تو شری رام جی میں اور مجھ میں دو انگل کا فرق تھا۔ میں مایا کے ساتوں پردوں (پرتھوی جل۔ وایو۔ اگنی۔ آکاش۔ اہنکار اور بدھی) کو پار کر کے جہاں تک جا سکتا تھا گیا۔ پر وہاں بھی شری رام جی کی بھجا کو دیکھ کر ویاکل ہو گیا۔ پھر ڈر کر میں نے آنکھیں بند کر لیں اور آنکھیں کھولتے ہی اجودھیا پوری پہنچ گیا۔ مجھ کو دیکھ کر شری رام جی مسکرانے لگے اور اُن کے ہنستے ہی میں اُن کے مُنہ کے اندر چلا گیا۔

ہے پکشی راج۔ شری رام جی کے پیٹ کے اندر میں نے بہت سے برہمانڈوں کے سمُوہ دیکھے۔ وہاں بہت ہی عجیب انیک لوک تھے۔ اور اُن کی بناوٹ ایک سے ایک بڑھ کر تھی۔ وہاں کروڑوں برہما اور اسنکھ شو جی۔ ان گنت نکشتر۔ سورج اور چاند۔ ان گنت لوک پال اور یم راج۔ کال۔ اسنکھ۔ پہاڑ اور بہت بڑی پرتھوی تھی۔ سمندر۔ ندیاں۔ تالاب اور جنگل اپار تھے۔ طرح طرح کی سرشٹی سب طرف پھیلی ہوئی تھی۔ دیوتا۔ منی۔ سدھ

ناگ۔ منش اور کنّر جرا اور اجر جگت سمیت چاروں پرکار کے جیو تھے۔ جو نہ کبھی دیکھے گئے تھے اور نہ وچار میں آئے تھے وہ سب حیران کرنے والے پدارتھ میں نے آنکھوں سے دیکھے ان کا ورنن کیسے کروں۔

میں ایک ایک برہمانڈ میں سو سو برس رہا۔ اور اسی پرکار طرح طرح کے برہمانڈ دیکھتا رہا۔ ہر ایک لوک میں الگ الگ برہمانڈ۔ وشنو۔ شنکر۔ منو اور دگ پال تھے۔ منش۔ گندھرب بھوت۔ بیتال۔ کنّر۔ راکشس۔ پشو۔ پکشی اور سانپ سب ان میں موجود تھے۔ دیوتاؤں اور دیتوں کے انیک پرکار کے سموہ اور سب جیو وہاں اور ہی پرکار کے تھے۔ انیک انیک سمندر ندی تالاب پرتھوی اور پربت تھے۔ سرشٹی کے سب پرپنچ وہاں اور ہی اور تھے۔ ہر ایک برہمانڈ میں میں نے اپنے عکس اور انوپم سامگریاں دیکھیں۔ ہر ایک برہمانڈ میں اجودھیا نگری سندر بیاری تھی۔ جس میں سرجو ندی اور استری پرش بھی الگ الگ پرکار کے تھے۔

بے تات۔ اجودھیا پوری میں راجہ دشرتھ اور کوشلیا وغیرہ ماتائیں بھی تھیں اور کئی پرکار کا روپ دھارن کئے ہوئے بھرت وغیرہ بھائی بھی تھے۔ ہر ایک برہمانڈ میں میں نے شری رام جی کا اوتار اور ان کی اپار لیلائیں دیکھیں۔ بے پکشی راج۔ میں ان گنت برہمانڈوں میں پھرتا رہا اور وہاں ایک [illegible] اور الگ الگ پرکار

کی دیکھیں - پر شری رام جی میں نے کہیں دُوسرے نہیں دیکھے
وہ گڈُوپی لون کی پرپتا سے میں وہی شری رام جی کا بچپن -
وہی سُوبھا اور اُن ہی شری رام جی کو لوک لوکانتروں میں دیکھا
اِس پرکار انیک برہمانڈوں میں گھُومتے مانو مجھے
ایک سو کلپ بیت گئے - تب پھرتے پھرتے میں اپنے آشرم میں
چلا گیا - اور کچھ سمے میں نے وہاں بتایا - وہاں میں نے اپنے
پربھُو شری رام جی کا اجودھیا میں جنم ہونا سُنا تو میں بڑے
پریم سے خُوش ہو کر دوڑ پڑا - وہاں جا کر میں نے اُن کے
جنم کا وہی حال دیکھا - جو میں پہلے دیکھ چکا ہوں -
میں نے شری رام جی کے پیٹ میں بہت سے جگت دیکھے
جو کہ دیکھتے ہی بنتے ہیں - کہے نہیں جا سکتے - پھر میں وہاں بھی
چتر یا پتی شری رام جی کو دیکھا - میں بار بار سوچتا تھا - پر
میری بدھی موہ رُوپی کیچڑ میں دھس چکی تھی - یہ سب کھیل میں
نے دو گھڑی میں دیکھ لیا - میں تھک گیا اور میرے من میں
موہ بڑھنے لگا - تب کرپالو شری رام جی مجھے ویاکل دیکھ کر
ہنسنے لگے - اور اُن کے ہنستے ہی میں اُن کے مُکھ سے باہر نکل آیا -
شری رام جی پھر مجھ سے وہی بال پن کی لیلا کرنے لگے میں
نے اپنے من کو کروڑوں طرح سے سمجھایا - پر اُسے شانتی نہ ملی -
یہ چرتر دیکھ کر اور شری رام جی کے اِشور پن کو سمجھ کر میں
شریر کی سُدھ بُدھ کھو بیٹھا - ہے دین دُکھیوں کے سہارے -
رکشا کرو - رکشا کرو - ایسا کہہ کر میں پرتھوی پر گر پڑا - اور میرے

منہ سے کچھ بات نہ نکلتی تھی۔

تب مجھ کو دیاکل دیکھ کر شری رام جی نے اپنی مایا کے پرپنچ کو روک لیا۔ اور دین دیال شری رام جی نے میرے سر پہ اپنے کمل لوچن ہاتھ رکھ کر میرا سارا دکھ ہر لیا۔ سیوکوں کو سکھ دینے والے دیالو شری رام جی نے میرا موہ دور کر دیا۔ اور ان کے پہلے جیسی حالت کو دیکھ کر میرے من میں بہت ہی آنند چھا گیا۔ پربھو شری رام جی کا بھگت سے پریم دیکھ کر میرے من میں خاص پریم پیدا ہو گیا۔ میری آنکھوں میں جل بھر آیا۔ اور میرے شریر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میں ہاتھ جوڑ کر بہت پرکار سے بینتی کرنے لگا۔ تو میری پریم بھری بانی سن کر اور مجھ کو اپنا دین داس جان کر لکشمی پتی شری رام جی ایسے بچن کہنے لگے۔ جو بہت سکھ دینے والے۔ گمبھیر اور کومل تھے۔ انہوں نے کہا۔

ہے کاگ بھشنڈی۔ تم مجھ کو بہت خوش جان کر وردان مانگو۔ اینما وغیرہ آٹھوں سدھیاں۔ نواں ردھیاں اور سب سکھوں کی کھان موکش جو چاہو سو لے لو۔ گیان۔ وویک۔ ویراگ اور برہم گیان وغیرہ گن جن کو سب جگت مانتا ہے کہ وہ منیوں کو بھی درلبھ ہیں۔ تمہارے من کو جو اچھا لگے مجھ سے مانگ لو۔ آج میں تم کو سب کچھ دے دوں گا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔

پربھو کے بچن سن کر میں اور بھی زیادہ پریم میں مگن

ہو گیا۔ اور میں من میں سوچنے لگا۔ کہ اُنہوں نے سب کچھ تو
دینے کو کہا۔ پر اپنی بھگتی دینے کو نہیں کہا۔ بھگتی کے بنا سب
کچھ ایسے ہی ہے جیسے نمک کے بنا کھانے کے انیک طرح کے پدارتھ
پھیکے رہتے ہیں۔ بھجن کے بنا سکھ کس کام کا۔ یہ وچار کر میں نے کہا۔
ہے پربھو۔ اگر آپ خوش ہو کر مجھے وردان دینا چاہتے ہیں اور
مجھ پر کرپا اور پریم کرتے ہیں۔ ہے سوامی۔ میں من چاہا وردان
مانگتا ہوں۔ کیونکہ آپ دان کرنے میں بہت اُدار ہیں اور من
کی بات کو جانتے ہیں۔ ہے پربھو۔ آپ کی جو بھگتی سدا بنی رہتی ہے
اور شبھ ہے۔ جس کو وید اور پوران سب ورنن کرتے ہیں۔ اور
جس کو بڑے بڑے یوگیشور اور منی ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ اور
ان میں سے کوئی وِرلا ہی اُس کو پاتا ہے۔ ہے بھگتوں کے کلپ
برکش۔ ہے شرناگتوں کا کلیان کرنے والے۔ ہے آنند کند شری
رام جی۔ آپ کرپا کر کے مجھے اپنی وہی بھگتی دیجئے۔

شری رام جی۔ ایومستو (ایسا ہی ہو) کہہ کر بہت سکھ دینے
والے بچن بولے۔

”ہے کاگ۔ تو سبھاؤ سے بڑا چتر ہے۔ پھر ایسا وردان
کیوں نہ مانگتا۔ تو نے سب سکھوں کی کھان بھگتی مانگ لی ہے۔
اس لئے سارے سنسار میں تیرے جیسا خوش قسمت اور کوئی نہیں
جپ اور یوگ کی اگنی سے اپنے شریر کو جلانے والے منی بھی
کروڑوں جتن کر کے جسے نہیں پا سکتے۔ تو نے اُسے پا لیا۔ میں
تیری چتراائی دیکھ کر بہت خوش ہوں۔ تو نے بھگتی مانگ لی۔

جو بھی مجھے بہت پیارا ہی ہے۔ ہے کاگ بھشنڈو۔ اب میری کرپا سے سبھی
اچھے گن تیرے ہردے میں نواس کرینگے۔ بھگتی۔ گیان وگیان
ویراگ۔ یوگ اور میرے چرتر کے بھید کے سب انگ۔ ان
سب کو تو جان لیگا۔ میری کرپا سے تم کو ان کی سادھنا کرنے
میں بھی کوئی دکھ نہیں ہوگا۔ مایا سے پیدا ہونے والے جتنے
بھرم ہیں۔ وہ اب تمہیں نہیں ستائیں گے۔ تم مجھ کو انادی
اجنما۔ نرگن اور سب گنوں کی کھان برہم ہی جاننا۔

"ہے کاگ۔ مجھے بھگت سدا پیارا ہے۔ ایسا جان کر تم من
بچن اور کرم سے میرے چرنوں سے اٹل پریم کرتے رہنا۔ اب تم
میری بہت ہی نرمل۔ ستیہ اور آسان بانی سنو۔ جس کا ذکر ویدوں
میں آتا ہے۔ میں تم کو اپنا سدھانت بتاتا ہوں۔ اسے سن کر
من میں بٹھا لینا اور سب کچھ چھوڑ کر میرا بھجن کرتے رہنا۔ چر اور
اچر جو بھی جیو ہیں۔ وہ سب سنسار میں میری مایا سے پیدا ہوتے
ہیں۔ اگرچہ ان سب کو میں پیدا کرتا ہوں۔ پھر بھی ان میں منش
مجھے بہت پیارے ہیں۔ ان منشیوں میں بھی برہمن مجھ کو زیادہ
پیارا ہے۔ اور برہمنوں میں بھی ویدوں کو جاننے والا۔ ان
میں بھی دھرم کے انوسار وید مارگ پر چلنے والا مجھے زیادہ پیارا
ہے۔ ان میں بھی ویراگی۔ ویراگیوں میں بھی گیانی اور گیانیوں
میں بھی آتم گیانی مجھے بہت پیارا ہے۔ پر آتم گیانیوں سے بھی
مجھ کو اپنے بھگت بہت پیارے ہیں۔ جن کو میری شرن کے سوا اور
کوئی آسرا نہیں ...

سیوک کے سمان دوسرا اور کوئی پیارا نہیں۔

" بھگتی کے بنا برہما بھی کیوں نہ ہو۔ وہ مجھے عام لوگوں کی طرح پیارا ہے۔ اور کوئی نیچ سے نیچ پرانی بھی اگر میری بھگتی کرتا ہے۔ تو وہ مجھ کو پرانوں کے سمان پیارا ہے۔ یہ میرا پرن ہے تم ہی کہو۔ کہ پوتر سوشیل اور اچھی بدھی والا سیوک کسے پیارا نہیں لگتا۔ یہی کاگ بھشنڈی۔ تم دھیان دیکر سنو۔ وید اور پران ایسی نیتی کہتے ہیں۔

" ایک پتا کے بہت سے پتر ہیں۔ اور وہ سبھی گن شیل اور سبھاؤ میں الگ الگ ہیں۔ کوئی پنڈت ہے۔ کوئی تپسوی۔ کوئی گیانی ہے۔ کوئی دھنی کوئی شور بیر ہے۔ کوئی داتا اور کوئی آتم گیانی ہے کوئی دھرماتما۔ پر ان سب پتروں میں ایک من بچن اور کرم سے پتا کا بھگت ہے۔ جو سوپن میں بھی دوسرا اور کوئی دھرم نہیں مانتا۔ وہ پتر چاہے سب پرکار سے اگیان ہو۔ پھر بھی پتا کو پرانوں کے سمان پیارا ہوتا ہے۔ اسی طرح تینوں لوکوں میں دیوتا اور دیتوں سمیت جتنے چر اور اچر پرانی ہیں۔ یہ سارا جگت میرا پیدا کیا ہوا ہے۔ اور سب پر میری کرپا برابر ہے۔ پر ان میں سے جو موہ اور مایا کو چھوڑ کر من بچن اور کرم سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ وہ پرش۔ نپنسک۔ استری اور سارے چر اور اچر جگت میں کوئی بھی ہوں۔ اگر سب کپٹ کو چھوڑ کر وہ میرا بھجن کریں گے۔ وہی مجھے سب سے زیادہ پیارے ہونگے۔

"ہے کاگ - مَیں تم سے ستیہ کہتا ہُوں ۔ نِشکپٹ سیوک مجھے پرانوں کے سمان پیارا ہے ۔ ایسا وِچار کر سب بھروسہ چھوڑ کر تم میرا بھجن کرو ۔ سدا میرے سروپ کا سمرن کرنے سے کال تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا ۔"

پربھو شری رام جی کے یہ بچن سُنکر جو امرت کے سمان تھے ۔ میری پیاس نہیں بجھتی تھی ۔ میرے شریر میں رومانچ ہو رہا تھا ۔ اور میرے من میں آنند ہی آنند چھایا ہوا تھا ۔ اُس سُکھ کو تو من اور کان ہی جانتے ہیں ۔ زبان اُن کو بیان نہیں کر سکتی ۔ بھگوان کی شوبھا کے سُکھ کو نیتر ہی جانتے ہیں ۔ پر وہ اُسے بیان کیسے کریں ۔ وہ تو بول ہی نہیں سکتے ۔

شری رام جی مجھ کو اس طرح بہت پرکار کی شکشا اور سُکھ دیکر پھر وہی بال لیلا کرنے لگے ۔ اور وہ آنکھوں میں آنسو بھر کر کچھ اداس مُکھ ہو کر ماتا کی طرف دیکھنے لگے ۔ جیسے اُن کو بڑی بھوک لگی ہو ۔ اُن کی یہ حالت دیکھتے ہی ماتا کوشلیا فوراً اُٹھ کر دوڑی اور کومل بچن کہکر اُس نے پربھو کو چھاتی سے لگا لیا ۔ اور اُن کو گود میں لیکر دودھ پلاتی ہوئی وہ اُن کے ہی چرتر گانے لگی ۔ سُکھ کے دینے والے مہادیو شو جی نے جس سُکھ کو پانے کے لئے اشبھ بھیس دھارن کیا ۔ اجودھیا کے سب استری پُرش اُسی سُکھ میں سدا مگن رہتے تھے ۔ ہے گروڑ جی ۔ جس نے ایک بار سوپن میں بھی اُس سُکھ کا لیش ماتر بھی انوبھو کیا ہو ۔ وہ بدھیمان سجن اُس کو آگے برہمانند کو بھی کچھ نہیں گنتے ۔

پھر میں کچھ دیر تک اجودھیا میں رہا اور پربھو کی سُندر بال لیلا دیکھتا رہا۔ اُن کی کرپا سے میں نے بھگتی کا وردان پا لیا اور اُن کے چرن کملوں کی بندنا کر کے میں اپنے آشرم میں واپس آگیا۔ جب سے شری رام جی نے مجھے اپنا بنا لیا۔ تب سے مجھ پر مایا کا کوئی اثر نہیں۔ پربھگوان کی مایا نے مجھے جس پرکار نچایا تھا۔ وہ سب چرتر میں نے تم کو سُنا دیا۔

ہے پکشی راج اب میں تم کو اپنا انوبھو بتاتا ہوں۔ بھگوان کا بھجن کئے بنا دُکھ کبھی دُور نہیں ہو سکتے۔ اُن کی کرپا بنا اُن کی مہما نہیں جان پڑتی۔ مہما جانے بنا وشواس نہیں ہوتا اور وشواس کے بنا پریم نہیں ہو سکتا۔ ہے گرڑ جی۔ پریم کے بنا بھگتی اٹل نہیں ہوتی۔ جیسے جل میں چکنائی نہیں ٹھہرتی۔ گُرو کے بنا کیا گیان ہو سکتا ہے۔ اور کیا گیان کے بنا وَیراگ ہو سکتا ہے۔ ہے تات سبھاوک سنتوش کے بنا کیا کسی کو شانتی مل سکتی ہے۔ بیچ بیچ کے کروڑوں جتن کرتے رہیں کیا جل کے بنا ناؤ چل سکتی ہے۔ سنتوش کے بنا اِچھاؤں کا ناش نہیں ہوتا۔ اور اِچھاؤں کے رہتے ہوئے سوپن میں بھی سُکھ نہیں مل سکتا۔ یہ اِچھائیں شری رام کا بھجن کئے بنا کبھی نہیں مٹ سکتیں۔ کیا بنا پرتھوی کے برکش اُگ سکتا ہے۔

آتم گیان کے بنا کیا سمتا آسکتی ہے۔ آکاش کے بنا کیا کسی کو کوئی اور خالی استھان مل سکتا ہے۔ شردھا کے بنا دھرم نہیں ہو سکتا۔ کیا پرتھوی کے بنا کسی نے گندھ پائی ہے۔ تپ کئے بنا

کیا کوئی تیج چھپا سکتا ہے۔ بنا جل کے کیا سنسار میں کبھی رس مل سکتا ہے۔

ہے سوامی۔ جیسے تیج کے بنا روپ پراپت نہیں ہوتا۔ ویسے ہی گیان ورِدھیا نوں کی سیوا کئے بنا شیل نہیں مل سکتا۔ آتم گیان کے بنا کیا من ٹھہر سکتا ہے۔ ہوا کے بنا کیا کسی چیز کی چھونا ممکن ہے۔ وشواس کے بنا کیا کوئی بھی سدھی پراپت ہو سکتی ہے۔ ہری بھجن کے بنا سنسار کے بھئے کا ناش کبھی نہیں ہو سکتا وشواس کے بنا بھگتی نہیں ہو سکتی۔ بھگتی کے بنا بھگوان رام جی خوش نہیں ہوتے۔ اور اُن کی کرپا بنا من کو کبھی شانتی نہیں مل سکتی۔

ہے بدھیمان گرڑ جی۔ اب وچار کر سب بھرم اور تریک وتارو کو چھوڑ کر تم دیا کے ساگر اور سندر سکھوں کے دینے والے شری رام جی کا بھجن کرو۔ میں نے اپنی بدھی کے انوسار بھگوان رام جی کے پرتاپ کی مہما بیان کی ہے۔ میں نے اس میں کسی دلیل کا لابھ نہیں اُٹھایا۔ یہ سب میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے شری رام جی کی مہما۔ نام روپ اور اُن کے گنوں کی کتھا یہ سبھی اپار اور اننت ہیں۔ ہے تات۔ تم سے لیکر مچھر تک آکاش میں اُڑتے ہیں۔ پر اُس کا انت کوئی نہیں پا سکا۔ اسی طرح شری رام جی کی مہما اتھاہ ہے۔ اس کا تھاہ کون پا سکتا ہے۔

شری رام جی سو کروڑ کامدیوں کے سمان سندر شریر والے اور کروڑوں درگا جی کے سمان ان گنت دشمنوں کا ناش کرنیوالے

ہیں۔ سو کروڑ اندروں کے سمان اُن کا ایشوریہ ہے اور سو کروڑ پرکاشوں سے بھی زیادہ وہ ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ سو کروڑ پونوں کے سمان وہ بلوان ہیں۔ سو کروڑوں سورجوں کے سمان اُن کا تیج ہے۔ سو کروڑ چندرماؤں کے سمان وہ ٹھنڈے ہیں۔ اور سنسار کے ہر قسم کے بھے کو وہ دُور کرنے والے ہیں۔ بھگوان شری رام جی سو کروڑ کالوں کے سمان ہیں۔ جن کو سمجھنا اور جن کا پار پانا بہت مشکل ہے۔ وہ سو کروڑ دُم دار ستاروں کی طرح ہر جگہ نظر آتے ہیں۔ اور سو کروڑ پاتالوں کے سمان اتھاہ ہیں وہ سو کروڑ یمراجوں کے سمان بھیانک اور کروڑوں تیرتھوں کی طرح پوتر کرنے والے ہیں۔ اُن کا نام سب پاپوں کے سموہ کو نشٹ کرنے والا ہے۔ وہ کروڑوں ہماچل پربتوں کی طرح اڈول ہیں۔ سو کروڑ سمندروں کی طرح گمبھیر ہیں اور سو کروڑ کام دھینو گاؤں کے سمان سب کاماؤں کے پورا کرنے والے ہیں۔ اُن میں کروڑوں سرسوتیوں کے سمان بہت ہی چترائی ہے۔ سو کروڑ برہماؤں کے سمان سرشٹی بنانے کی مہارت ہے۔ سو کروڑ وشنوؤں کے سمان سرشٹی کو پالن کرنے والے اور سو کروڑ شو جی کے سمان اُس کا ناش کرنے والے ہیں۔ وہ سو کروڑ کوبیروں کے سمان دھنی ہیں۔ سو کروڑ مایا کے سمان جگت کو دہ کے جنجال میں ڈالنے والے ہیں سو کروڑ شیش ناگوں کے سمان وہ پرتھوی کا بھار اُٹھانے والے ہیں اور سارے سنسار کے جس کی نہ کوئی اُپما ہے۔ نہ حد۔ سوامی ہیں وید اور پُران کہتے ہیں کہ اُتّم شری رام جی کی اور کوئی اُپما

ہی نہیں۔ جیسے سو کروڑ جگنوؤں کے سمان کہنے پر بھی سورج کے لئے وہ اُپما بہت چھوٹی ہے۔ اُسی پر کار اپنی اپنی بدھی کے انوسار منیشور بھگوان کا ورنن کرتے ہیں۔ اور پریم کی بھاونا کے بھوکے بہت دیالو بھگوان رام جی اُس ورنن کو پریم سے سُن کر سُکھ مانتے ہیں۔ وہ اپار گنوں کے سمندر ہیں۔ اُن کی تھاہ کون پا سکتا ہے۔ میں نے سنت پرشوں سے جیسے سُنا ہے۔ ویسے تم کو بتا دیا۔ بھگوان رام جی بھاونا کے بس میں ہیں۔ وہ سُکھ کے بھنڈار اور دیا کا خزانہ ہیں۔ اس لئے ممتا۔ مد اور ابھیمان کو چھوڑ کر سیتا پتی رام جی کا ہی سدا بھجن کرنا چاہئے۔

کاگ بھشنڈی کی باتیں سُن کر پکشی راج گروڑ نے اپنے پر خوش ہو کر پھلا دیئے۔ اُن کی آنکھوں سے آنند کے آنسو بہنے لگے۔ اور شری رام جی کے پرتاپ کا دھیان کرنے سے اُن کے من میں آنند چھا گیا۔ پہلے جو انہوں نے اناد ی پر برہم شری رام جی کو منش سمجھ لیا تھا۔ اُن کو یاد کر کے وہ من میں پچھتانے لگے۔ انہوں نے بار بار کاگ بھشنڈی جی کے چرنوں میں سر جھکایا اور اُن کو شری رام جی کے سمان سمجھ کر اُن سے پریم بڑھا لیا۔

گروڑ جی کہنے لگے۔ اگر کوئی برہما اور شو جی کے سمان بھی چتر ہو۔ تو بھی گورو کے بنا وہ سنسار ساگر کو پار نہیں کر سکتا۔ ہے تات۔ مجھے بھرم روپی سانپ نے ڈس لیا تھا۔ جس کے کارن دلیل روپی بہت سی لہریں من میں اُٹھ رہی تھیں۔ پر بھگتوں کو سُکھ دینے والے شری رام جی نے آپ کے ویدروپ دوارہ مجھے جلا لیا

آپ کی کرپا سے میرا اگیان دور ہو گیا ہے۔ اور میں نے شری رام جی کا انوپم بھید پا لیا ہے۔

اس طرح انیک پرکار سے کاگ بھشنڈی جی کی بڑائی کر کے اور اُن کے چرنوں میں سر نوا کر ہاتھ جوڑ کر گرڑ جی نمرتا سے بھرے ہوئے کومل بچن بولے۔ ہے پربھو۔ ہے سوامی۔ میں اپنی اگیانتا کے کارن پوچھتا ہوں۔ ہے دیاندھی۔ مجھے اپنا داس سمجھ کر میرے سوال کا جواب دیجیے۔ آپ سب کچھ جاننے والے اور برہم گیانی ہیں۔ آپ اگیان سے پرے۔ اچھی بدھی والے اور سادہ سبھاؤ والے ہیں۔ گیان۔ ویراگ اور آتم گیان کے آپ بھنڈار ہیں اور شری رام جی کے پیارے سیوک ہیں۔ ہے تات۔ پھر بھی کیا کارن ہے۔ کہ آپ کو یہ کوّے کی جونی مل گئی۔ آپ مجھے یہ سب کچھ اچھی طرح سمجھا دیجیے۔ ہے آکاش میں اُڑنے والے کاگ جی۔ آپ یہ سندر رام چرتر روپی مان سروور کیسے پا گئے۔ ہے ناتھ۔ میں نے شو جی سے سنا ہے کہ مہا پرلے میں بھی آپ کا ناش نہیں ہوتا۔ شو جی کبھی جھوٹ نہیں بول سکتے۔ پر میرے من میں بھرم پیدا ہو رہا ہے۔ کہ جگت کے سب چر اور اچر پرانیوں۔ ناگ۔ منش۔ دیوتا وغیرہ سب کو کال کھا جاتا ہے۔ کال ان گنت برہمانڈوں کا ناش کر دیتا ہے۔ اس کال کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔ وہ سدا بہت بلوان ہے۔ اس مہا ہی بلوان کال کا اثر آپ پر کیوں نہیں۔ اس کا کیا کارن ہے۔ ہے کرپالو یہ گیان کا پربھاو ہے یا یوگ کا بل سب مجھے اچھی طرح بتائیے۔

ہے پربھو۔ آپ کے آشرم میں آتے ہی میرا اگیان اور بھرم
سب نشٹ ہو گیا۔ اس کا کیا کارن ہے۔ مجھے پریم سے سمجھائیے
شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی۔ گرڑجی کی یہ بانی سُنکر کاگ
بھشنڈی خوش ہوکر پریم سے کہنے لگے۔ ہے گرڑجی۔ تمہاری
بدھی دھنیہ ہے۔ تمہارا سوال مجھ کو بہت پیارا لگا۔ تمہارا
پریم سے بھرا ہوا سوال سُنکر مجھے بہت جنموں کی یاد آ گئی
ہے۔ ہے تات۔ اب میں اپنی کتھا سُناتا ہوں۔ من لگاکر پریم
سے سُنو۔

جپ۔ تپ۔ برت۔ یشم (من پر قابو پانا)۔ دم (اندریوں
کو جیتنا)۔ دان۔ ویراگ۔ وویک۔ یوگ۔ اور آتم گیان اِن
سب کا پھل شری رام جی کے چرنوں میں پریم ہونا ہے۔ اس کے
بنا کسی کا کلیان نہیں ہو سکتا۔ میں نے شری رام جی کی بھگتی
اسی شریر میں پائی ہے۔ اس لئے مجھ کو اس سے بہت پیار ہے
جس چیز سے اپنا کوئی سوارتھ سدھ ہوتا ہو۔ اس سے سب
کو پریم ہوتا ہے۔ ہے گرڑجی۔ وید میں بتائی ہوئی ایسی نیتی
سب مہاپرش بتاتے ہیں کہ اپنا کلیان ہوتا دیکھ کر نیچ سے
نیچ کے ساتھ بھی پریم کرنا چاہئے۔ ریشم ایک کیڑے سے
نکلتا ہے۔ جس سے سُندر کپڑے بنتے ہیں۔ اسی لئے بہت
ہی اپوتر ریشم کے کیڑے کو بھی سب لوگ پرانوں کے سمان پالتے
ہیں۔ ہر پرانی کا سچا سوارتھ یہی ہے کہ من بچن اور کرم سے
شری رام جی کے چرنوں سے اس کا پریم بڑھے۔ جس شریر کو پاکر

شری رام جی کا بھجن ہو سکے۔ وہی شدھ اور سُندر ہے۔

اگر شری رام جی سے ومکھ پرش کو برہما کا سا شریر بھی مل جائے تو بھی کوی اور پنڈت اس کی تعریف نہیں کرتے۔ ہے سوامی۔ شری رام جی کی بھگتی کا بیج میرے ہردے میں اسی جونی میں پیدا ہوا۔ اس لئے یہ مجھ کو بہت پیاری ہے۔ اگرچہ میں جب چاہوں اپنی اچھا سے مر سکتا ہوں۔ پھر بھی میں اس شریر کو نہیں چھوڑتا۔ کیونکہ وید کہتے ہیں کہ شریر کے بنا بھجن نہیں ہو سکتا۔ مجھ کو موہ نے پہلے بہت بھٹکایا۔ اور شری رام جی سے ومکھ ہونے کے کارن میں کبھی چین سے نہ سو سکتا تھا۔ میں نے انیک جنم لیکر یوگ جپ تپ یگیہ اور دان وغیرہ انیک کرم کئے۔ سنسار میں وہ کونسی جونی ہے جس میں گھوم پھر کر میں نے جنم نہ لیا ہو۔ ہے ناتھ۔ مجھ کو اپنے بہت سے جنموں کی یاد ہے۔ کیونکہ شوجی کی کرپا سے موہ نے کبھی میری بدھی کو نہیں گھیرا۔ ہے پکشی راج گرڑ جی۔ اب میں اپنے پہلے جنم کا چرتر سناتا ہوں۔ سنئے۔ اُن کو سننے کر پربھو کے چرنوں میں پریم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور سب دکھ و کلیش مٹ جاتے ہیں۔

ہے پربھو۔ پہلے کلپ میں ایک یُگ۔ کلجگ پاپوں کا مول تھا۔ جس میں استری اور پُرش سب ادھرم پہ چلنے لگے۔ اور ویدوں سے ومکھ تھے۔ اُسی کلجگ میں میں نے اجودھیا پوری میں جاکر جنم پایا اور شودر کی دیہہ پائی۔ من۔ بچن۔ اور کرم سے میں شوجی کا بھگت تھا۔ پر بڑا ابھیمانی تھا اور

دوسرے دیوتاؤں کی نندا کرتا تھا۔ میں دھن کے نشے میں متوالا رہتا تھا اور بہت بکواس کرتا رہتا تھا۔ میری بدھی بہت خراب تھی۔ اور میرے من میں پاکھنڈ بھرا رہتا تھا۔ اگرچہ میں شری رام جی کی نگری اجودھیا نگری میں رہتا تھا۔ پھر بھی اُس وقت اسکی کی مہما کا کچھ پتہ نہ تھا۔ مجھ کو اجودھیا کے پربھاو کا اب پتہ لگا ہے۔ جس کو ویدوں۔ شاستروں اور پرانوں نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جو کوئی کسی بھی جنم میں اجودھیا میں نواس کرے گا۔ وہ ضرور شری رام جی سے پریم کرنے لگے گا۔ اجودھیا کے پربھاو کا پراٹی کو تبھی پتہ لگتا ہے۔ جب دھنش کو دھارن کرنے والے شری رام جی اُس کے ہردے میں نواس کرتے ہوں۔ ہے گرڑ جی۔ وہ کلجگ بہت ہی خراب تھا۔ کیونکہ سب استری پرش پاپ میں مست رہتے تھے۔

کلجگ کے پاپوں نے سب دھرموں کو نشٹ کر دیا۔ سرگرنتھ گم ہو گئے اور پاکھنڈی لوگوں نے اپنی بدھی سے بنائے ہوئے بہت سے نئے مت چلا دیئے۔ سبھی لوگ اگیان کے بس میں ہو گئے اور لوبھ نے شبھ کرموں کو نشٹ کر دیا۔ ہے وشنو جی کے داہن اور اچھے گیان کی کھان گرڑ جی۔ اب میں کلجگ کے کچھ دھرم بیان کرتا ہوں۔ سُنیئے۔

کلجگ میں چاروں ورنوں اور چاروں آشرموں کے دھرم کہیں نظر نہیں آتے۔ سب استری پرش وید مارگ کے اُلٹے چلنے لگے ہیں۔ برہمن ویدوں کو بیچنے لگتے ہیں۔ اور راجہ پرجا کو کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ وید شاستر کی آگیا کا پالن کوئی نہیں کرتا

جس کو جو اچھا لگے۔ وہی اُس کا دھرم ہے۔ پنڈت وہی ہے جو بہت
شیخی مارتا ہے۔ سنت اُسی کو کہتے ہیں۔ جو جھوٹا ڈھونگ رچ کر
اسی میں مست رہتا ہے۔ کلجگ میں چتر وہی سمجھا جاتا ہے۔ جو
دوسروں کا دھن ہر لے۔ شریف اُسی کو کہتے ہیں۔ جو بہت پاکھنڈی
ہو۔ جو بہت سی جھوٹ اور مذاق کی باتیں کرتا ہے۔ اُسی کو کلجگ
میں گنوان کہا جاتا ہے۔ جو وید مارگ کو چھوڑ دے اور جس کا
چال چلن اچھا نہ ہو۔ اُسی کو کلجگ میں گیانی اور ویراگی کہا جاتا
ہے۔ اور جس کے بڑے بڑے ناخن اور جٹائیں ہوں۔ وہی تپسوی
کہلاتا ہے۔ جو اشبھ بھیس دھارن کرے۔ اشبھ زیور پہنے
اور کھانے کے قابل یا کھانے کے ناقابل سب کچھ کھاتا رہے۔
وہی یوگی ہے۔ وہی سدھ پُرش ہے اور اسی کی کلجگ میں پوجا
کی جاتی ہے۔

جو دوسروں کی برائی کرتے ہیں۔ انہیں کی بڑائی کی جاتی ہے
اور انہی کو مان دیا جاتا ہے۔ اور جو من بچن اور کرم سے گپیں
مارتے رہتے ہیں۔ ان کو ہی کلجگ میں اچھے بھاشن دینے والے کہا
جاتا ہے۔ ہے سوامی۔ جس طرح بندر بازیگر کے اشارہ پر ناچتا
ہے سب پُرش ویسے ہی استریوں کے بس میں ہو کر ناچتے ہیں۔
شودر لوگ برہمنوں کو گیان کا اپدیش دیتے ہیں۔ اور جنیو پہن
کر بُرے سے بُرا دان لے لیتے ہیں۔ سب منش کامی و لوبھی اور کرودھی
ہوتے ہیں۔ اور وہ دیوتاؤں برہمنوں ویدوں اور سنت پُرشوں
کا نرادر کرتے ہیں۔ بدقسمت استریاں اپنے گنوان اور سندر پتی

کو چھوڑ کر پرائے پرشوں کی سیوا کرنے لگتی ہیں۔ سوہاگنی استریاں
زیور نہیں پہنیں گی۔ اور ودھوا استریاں نت نئے سنگار کریں
گی۔ گورو اور شِشیہ کا حال بہرے اور اندھے جیسا ہوگا۔
جو گورو شِشیہ کا دھن چھین لے اور اُس کے دُکھ کا ناش
نہ کرے۔ وہ گھور نرک میں جاتا ہے۔ اور کلجگ میں ماتا پتا بھی
بچوں کو بلا کر وہی اپدیش دیتے ہیں۔ جس سے وہ اپنا پیٹ بھرتے
رہیں۔ برہم گیان کے سوا کوئی بھی اور کوئی دوسری بات نہیں
کرتا۔ پر لوبھ میں آ کر ایک کوڑی کے لئے گورو اور برہمن کو جان
سے مار ڈالتا ہے۔ شودر برہمنوں کے ساتھ بحث کرتے ہیں۔ کہ ہم
تم سے کس طرح کم ہیں۔ سریشٹ برہمن وہی ہے جو برہم کو جانے
اس طرح وہ اُن کو ڈانٹ کر آنکھیں دکھاتے ہیں۔
جو پرائی استریوں سے بھوگ کرتے ہیں۔ کپٹ کرنے میں چتر
ہیں۔ اور موہ۔ ممتا اور دروہ میں پھنسے رہتے ہیں۔ وہی ویدانت
کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ میں نے کلجگ میں یہ عجیب بات دیکھی ہے
وہ آپ تو گئے گذرے ہوتے ہیں۔ پر جو کوئی دوسرا وید مارگ
پر چلتا ہے۔ اس کو بھی نشٹ کر دیتے ہیں۔ غلط بحث کر کے جو
لوگ ویدوں میں نقص نکالتے ہیں اُن کو ایک ایک نرک میں کلپ
بھر دینا پڑتا ہے۔
جو چاروں ورنوں میں نیچ ورن کے تیلی۔ کمہار۔ چنڈال۔
بھیلئے۔ کول اور کلوار وغیرہ ہیں۔ وہ سب استری کے مرنے پر اور
گھر کا دھن دولت نشٹ ہونے پر مالا منڈوا کر سنیاسی بن جاتے

ہیں ۔ وہ برہمنوں سے اپنی پوجا کروا کر اپنے ہاتھوں ہی لوک اور پرلوک دونوں کو بگاڑ لیتے ہیں ۔ برہمن لوگ ان پڑھ ۔ لوبھی وشیئی ۔ بدمعاش اور گنوار ہوتے ہیں ۔ اور شودر استریوں کے ساتھ شادی کر لیتے ہیں ۔ شودر لوگ ۔ جپ تپ برت اور دان کرتے ہیں ۔ اور اونچے سنگھاسن پر بیٹھ کر پرانوں کا پاٹھ کرتے ہیں ۔ سب لوگ اپنی من مانی کرتے ہیں ۔ اور ہر طرف پاپ کا ایسا بول بالا ہوتا ہے ۔ جو کہا نہیں جا سکتا ۔

کلجگ میں سب لوگ ورن سنکر ہوتے ہیں ۔ سب اپنی اپنی مریادا کو چھوڑ دیتے ہیں ۔ سب سدا پاپ کرتے رہتے ہیں ۔ اور اسی لئے وہ بھے ۔ روگ ۔ شوک اور جُدائی کا شکار بنے رہتے ہیں ۔ اور انیک پرکار کے من مانے مت چلا دیتے ہیں ۔ بے تا ت د ر شٹے بھوگوں نے جن کا دیا اگ ہر لیا ہو ۔ ایسے سنیاسی لوگ بہت دھن لگا کر محل سجاتے ہیں ۔ ویراگی تو دھن وان بن جاتے ہیں اور گرہستی کنگال ہو جاتے ہیں ۔ کلجگ کی لیلا کچھ کہی نہیں جاتی ۔ اپنی اچھے کل کی اور پتی برتا استری کو لوگ گھر سے نکال دیتے ہیں ۔ اور کل کی مریادا کو نشٹ کر کے وہ داسی کو گھر میں لے آتے ہیں ۔ پُتر ماتا پتا کو تبھی تک مانتے ہیں ۔ جب تک انہیں اپنی استری دکھائی نہیں دیتی ۔ جب سے سسرال پیاری لگنے لگی تب سے اپنے پریوار کے لوگ دشمن نظر آنے لگے ۔ راجہ لوگ پاپوں میں مصروف رہنے لگے ۔ اُن کا دھرم جاتا رہا ۔ اور وہ نت نامنا سب ونڈ دے کر پرجا کو ستانے لگے ۔ ۔ دھنوان لوگ

کرم کرنے والے بھی خاندانی سمجھے جاتے ہیں۔ برہمنوں کی نشانی
صرف جنیو رہ گئی ہے اور تپسوی وہی سمجھے جاتے ہیں۔ جو ننگے رہیں۔
جو ویدوں اور پرانوں کو نہیں مانتا۔ کلجگ میں وہی بھگوان کا
سچا سیوک اور سادھو ہوتا ہے۔

کوی تو ہر طرف نظر آتے ہیں۔ پر وہ سب خود غرض ہوتے ہیں
دوسروں کے گنوں میں دوش نکالنے والے تو بہت ہیں۔ پر سچا گنوان
کوئی نہیں۔ کلجگ میں بار بار اکال پڑتا رہتا ہے۔ جس سے سب لوگ
بنا ان کے دکھی ہو کر مر جاتے ہیں۔ ہے گرڑ جی۔ کلجگ میں کپٹ
ہٹھ۔ بے ایمانی۔ ویر۔ پاکھنڈ۔ ابھیمان۔ موہ اور کام وغیرہ کا نشہ
سارے برہمانڈ میں چھا جاتا ہے۔ اس جگ میں سب لوگ تامسک
دھرم پر چلتے ہیں۔ ان کے جپ تپ یگیہ برت اور دان وغیرہ
سب تامسک ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دیوتا پرتھوی پر جل نہیں
برساتے۔ اور بوئے ہوئے دھان نہیں اگتے۔

کلجگ میں استریوں کا شرنگار صرف بال رہ جاتے ہیں اور
ان کو بھوک بہت ستانے لگتی ہے۔ موہ مایا بہت بڑھ جاتی
ہے۔ اور دھن نہ ہونے سے وہ سدا دکھی رہتی ہیں۔ وہ مورکھ
سکھ تو چاہتی ہیں۔ پر دھرم سے پریم نہیں کرتیں۔ ان کی بدھی
تھوڑی ہوتی ہے۔ ان کا سبھاؤ بڑا سخت ہوتا ہے۔ اور
کومتا تو ان میں نام کو بھی نہیں ہوتی۔ منش روگ کا شکار
بنے رہتے ہیں۔ سکھ اور عیش کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ بنا کارن
ہی وہ ابھیمان اور ویر کرتے رہتے ہیں۔ ان کا جیون تو تگ

بھگ پچاس برس کا رہ جاتا ہے۔ پر وہ اچھیان ایسے کرتے ہیں جیسے انہوں نے کبھی مرنا ہی نہ ہو۔ کلجگ میں اُن کا چلن عجیب ہوتا ہے۔ بہن اور بیٹی کو کوئی بہن نہیں مانتا۔ اُن کے من میں نہ سنتوش ہوتا ہے نہ وچار اور نہ شانتی۔ اچھی اور بُری کل والے سب بھکاری ہو جاتے ہیں۔ اُن میں حسد گالی گلوچ اور لالچ بہت بڑھ جاتا ہے۔ کسی کا سمجھاؤ ٹھیک نہیں لیتا۔ سب لوگ شوک اور جدائی کا شکار بنے رہتے ہیں ورنوں اور آشرموں کے سب دھرم نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اندریوں کو بس میں کرنا۔ دان دینا اور چپ ہونا۔ کہیں نظر نہیں آتا۔ مورکھتا اور پرپنچ کا سب طرف راج ہو جاتا ہے۔ سب نر اور ناری شریر کو ہی سجاتے رہتے ہیں۔ اور دوسروں کی نندا کرنے والوں کی جگ میں بھیڑ لگی رہتی ہے۔

ہے گرڑ جی۔ اگرچہ کلجگ بہت بھیانک ہے۔ اور پاپوں اور اوگنوں کا گھر ہے۔ پھر بھی اس میں ایک خاص خوبی بھی ہے۔ اس میں بنا کسی کشٹ ہی مکتی مل جاتی ہے۔ ست یگ تریتا اور دواپر میں پوجا یگیہ اور یوگ کرنے سے جو لابھ ہوتا ہے۔ کلجگ میں وہ لوگوں کو پرماتما کا نام لینے سے ہی پراپت ہو جاتا ہے۔

ست یگ میں سب پرانی یوگی اور آتم گیانی ہوتے ہیں اور بھگوان کا دھیان کرنے سے سنسار ساگر کو تر جاتے ہیں۔ تریتا میں لوگ انیک پرکار کے یگیہ کرتے ہیں اور اپنے سب

ہوئے کرموں کو بھگوان کے ارپن کر کے مُکتی پا لیتے ہیں۔ دواپر میں لوگ شری رام جی کے چرنوں کی پوجا کر کے سنسار ساگر کو پار کر جاتے ہیں۔ اور اس کے سوا اور کوئی سادھن نہیں ہوتا۔ پر کلیگ میں وہ صرف بھگوان کے گنوں کا گان کر کے ہی بھوساگر کو ترجاتے ہیں۔ کلیگ میں لوگ یگیہ اور دھیان کچھ نہیں ہوتا۔ شری رام جی کے گنوں کا گان ہی ایک ماتر سہارا ہے۔ جو لوگ دوسرے سب سہارے چھوڑ کر صرف شری رام جی کا بھجن کرتے ہیں اور پریم سے اُن کے گن گاتے ہیں۔ وہ سنسار ساگر سے چھٹکارا پا جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کلیگ میں نام کا پرتاپ صاف ظاہر ہے۔

کلیگ کا ایک پوتر گن یہ بھی ہے کہ اس میں مانسک پُنیہ کا پھل تو مل جاتا ہے۔ پر مانسک پاپ کا پھل نہیں بھگتنا پڑتا۔ اگر منش وشواس کرے تو کلیگ کے سمان اور کوئی یگ نہیں کیونکہ اس میں شری رام جی کے گنوں کو گا کر ہی وہ بنا کسی کشٹ کے بھوساگر کو پار کر سکتا ہے۔ دھرم کے چاروں چرن (ستیہ۔ تپ۔ دیا۔ دان) مشہور ہیں۔ پر کلیگ میں ایک ہی چرن پردھان ہے۔ دان جس طرح بھی کیا جائے کلیان ہی کرتا ہے۔

شری رام جی کی مایا کے پربھاو سے سب لوگوں کے من میں سب یگوں کے الگ الگ دھرم رہتے ہیں۔ شدھ ستوگن۔ ہر حال میں ایک سار رہنا گیان اور من کی خوشی یہ ست یگ کا

دھرم ہے۔

ستوگن کا زیادہ ہونا۔ رجوگن کا کم ہونا۔ کرم کرنے میں رُچی۔ اور سب پرکار کے سکھ ہونا۔ یہ تریتا یگ کا دھرم ہے۔ رجوگن کا زیادہ ہونا۔ ستوگن کی کمی۔ تموگن کا بھی کچھ کچھ ہونا اور من میں خوشی اور بھے دونوں کا ہونا۔ یہ دواپر کا دھرم ہے۔ تموگن کا بہت زیادہ ہونا۔ رجوگن تھوڑا اور چاروں طرف ویر ہی ویر ہونا۔ یہ کلجگ کا دھرم ہے۔

اس لئے بدھیمان لوگ من میں یگوں کا دھرم جان کر ادھرم کو چھوڑ کر دھرم سے ہی پریم کرتے ہیں۔ ہے گروڑ جی۔ شری رام جی کے چرنوں میں جن کو پریم ہو۔ اُن پر یگوں کے دھرم کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ جس طرح بازیگر کے کئے ہوئے طرح طرح کے کپٹ کا پربھاو اُن کے سیوکوں پر نہیں پڑتا۔ اسی طرح بھگوان کے سیوکوں پر مایا کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ بھگوان کا بھجن کئے بنا اُس کی مایا سے پیدا ہونے والے دوش اور گن کبھی پیچھا نہیں چھوڑتے۔ من میں ایسا وچار کر اور سب کام چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کرنا چاہیئے۔

ہے گروڑ جی۔ میں اُس وقت اجودھیا میں بہت دیر تک رہا۔ پھر جب وہاں اکال پڑ گیا۔ مصیبت کے کارن میں بدیس کو چل پڑا۔ بہت ہی دُکھی۔ اداس اور کنگال ہونے کے کارن میں اُجین جا پہنچا۔ اور کچھ سمے کے بعد جب میرے پاس کچھ دھن ہو گیا۔ میں وہاں ہی شو جی کی پوجا کرنے لگا۔

وہاں ایک برہمن تھا۔ جو وید کی ودھی کے انوسار سدا شوجی کی پوجا کیا کرتا تھا۔ پوجا کے بنا اس کو اور کوئی کام نہ تھا۔ وہ ایک مہا پُرش تھا اور پرمارتھ کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ وہ شوجی کی پوجا کرتا تھا۔ پر وہ وشنوجی کی نندا نہیں کرتا تھا۔

میں اس برہمن کی سیوا تو کرتا تھا۔ پر میرے من میں کپٹ تھا۔ وہ برہمن بہت دیالو اور نیتی کا ماہر تھا۔ اور ہے سوامی۔ چونکہ میرے اوپر کے سلوک سے وہ مجھ کو بہت شریف سمجھتا تھا۔ اس لئے وہ مجھ کو اپنے پتر کی طرح پڑھاتا تھا۔ اس نے مجھ کو شوجی کا منتر دے دیا۔ اور انیک پرکار کی اور بھی اچھی شکشا دی۔ میں شوجی کے مندر میں جاکر منتر کا جاپ تو کرتا تھا۔ پر میرے من میں پاکھنڈ اور اہنکار بہت تھا۔ چونکہ میں دُشٹ۔ مند بدھی والا اور نیچ جاتی کا تھا۔ اس لئے اگیان کے بس ہو کر میں بھگوان کے بھگتوں اور برہمنوں کو دیکھ کر جلنے لگتا تھا اور وشنوجی سے ویر کرتا تھا۔ گوروجی مجھ کو ہمیشہ سمجھاتے رہتے تھے اور میرے چلن کو دیکھ کر دُکھی ہو جاتے تھے۔ جس کی وجہ سے مجھے اُن پر بہت غصہ آ جاتا تھا۔ بھلا پاکھنڈی کو نیتی کی بات کیسے اچھی لگ سکتی ہے۔

ایک بار گوروجی نے مجھے بلایا اور بہت پرکار سے نیتی کی شکشا دے کر کہا۔ ہے پتر۔ شوجی کی سیوا کا پھل یہی ہے کہ شری رام جی کے چرنوں میں اٹل بھگتی ہو جائے۔ یہ بات برہما

کی تو بات کیا ہے۔ شوجی اور بیہا بھی شری رام جی کا بھجن
کرتے ہیں۔ شوجی اور بیہا بھی جن کے چرنوں سے پریم کرتے
ہیں تو بدقسمت اُن سے دیر کرکے کیسے سکھ چاہتا ہے۔
ہے نکشی راج کورڈ۔ جب گورو جی نے شوجی کو وشنو کا
بھگت کہا تو یہ سُنتے ہی میرا دل جلنے لگا۔ میں پنچ جاتی کا تو
تھا ہی۔ ودیا پاکر ویسا ہی ہوگیا۔ جیسے دودھ پلانے سے سانپ
سوجاتا ہے۔ ابھیمانی۔ پاکھنڈی۔ بدقسمت اور پنچ جاتی
کا ہونے کی وجہ سے میں دن رات گورو جی سے دیر کرتا تھا۔
پر گورو بہت دیالو تھے۔ اور اُن کو ذرا بھی غصہ نہیں آتا
تھا۔ وہ بار بار مجھ کو بڑا آتم گیان پڑھاتے رہے۔ پنچ
جس سے بڑائی پاتا ہے مٹ کرکے وہ پہلے اُس کو نشٹ کرتا
ہے۔ ہے تات۔ دھواں اگنی سے پیدا ہوتا ہے۔ پر بادل کی
پدوی پاکر وہ اُسی کو بجھا دیتا ہے۔ دھول راستے میں پڑی
رہتی ہے۔ اور اس کو کوئی آدر نہیں دیتا۔ وہ سب کے پیروں
کی ٹھوکریں کھاتی رہتی ہے۔ پر جب ہوا اُسے اوپر اُٹھاتی ہے
تو وہ پہلے ہوا کو ہی مٹی سے بھر دیتی ہے۔ اور پھر راجہ کے مکٹ
اور آنکھوں پر پڑنے لگتی ہے۔ ہے پکشی راج۔ بُدھیمان لوگ
اس بات کو سمجھ کر پنچ لوگوں کی سنگت نہیں کرتے۔ کوی اور
پنڈت ایسی نیتی بتاتے ہیں۔ کہ دُشٹوں سے نہ دیر کرنا چاہئے
نہ پریم۔ اُن سے دور ہی رہنا واجب ہے۔ دُشٹ لوگوں کو کتے
کی طرح چھوڑ دینا چاہئے۔ میں دُشٹ تھا اور میرے من میں کپٹ

بھرا تھا۔ اس لئے گورو جی کو میری بھلائی کے لئے مجھے سمجھاتے تھے۔ وہ مجھ کو اچھے نہ لگتے تھے۔

ایک دن میں شو جی کے مندر میں بیٹھا شو جی کے نام کا جاپ کر رہا تھا۔ اور اُسی سمے گورو جی وہاں آ گئے۔ ابھیمان کے کارن میں نے اُٹھ کر اُن کو پرنام نہ کیا۔ گورو جی تو دیالو تھے۔ اُنہوں نے مجھ کو نہ کہا اور نہ ہی اُن کے دل میں غصہ آیا۔ پر گورو کے اپمان روپی میرے مہان پاپ کو شو جی نہ سہار سکے۔ اور اُسی سمے مندر میں آکاش بانی ہوئی۔ "ارے بدقسمت۔ اگیانی اور ابھیمانی۔ اگرچہ تیرے گورو کو غصہ نہیں آیا۔ جو بڑے دیالو ہیں۔ اور جن کے ہردے میں پورن گیان ہے۔ پھر بھی۔ ارے مورکھ۔ میں تجھے شاپ دیتا ہوں۔ نیتی کے خلاف جو بھی آچرن ہو۔ مجھ کو اچھا نہیں لگتا۔ اگر میں تجھ کو شاپ نہ دوں۔ تو میرا وید مارگ بھرشٹ ہوتا ہے۔ جو دُشٹ گورو سے بیر کرتے ہیں وہ کروڑوں یگوں تک نرک میں پڑے رہتے ہیں۔ اور پھر پشوؤں کی جونیاں پا کر دس ہزار جنم تک دکھ اُٹھاتے ہیں۔ ارے پاپی اور مورکھ۔ گورو کو دیکھ کر تو اجگر کی طرح بیٹھا رہا۔ جا۔ تو سانپ بن جا۔ ارے مہا نیچ۔ ایسی نیچ گتی پاکر تو برکشوں کے کھوکھوں میں رہ۔"

شو جی کا یہ ڈراؤنا شاپ سُنکر گورو جی نے ہاہاکار شروع کر دی۔ اور مجھ کو بھے سے کانپتا ہوا دیکھ کر اُن کے من میں

کے سامنے پریم سے ڈنڈوت پرنام کیا اور ہاتھ جوڑ کر گدگد بانی سے بینتی کی۔

"ہے مہادیو۔ ہے ایشور۔ ہے موکش روپ۔ سرب ویاپک برہم اور وید سروپ۔ بھگوان۔ میں تم کو پرنام کرتا ہوں۔ آپ سوتنتر۔ نرگن۔ نروکلپ۔ بنا اچھا والے۔ چیتن سروپ۔ آکاش روپ اور وستروں کے بغیر ہیں۔ میں آپکا بھجن کرتا ہوں۔

آپ نرا کار۔ اونکار کے سہارا۔ بانی۔ گیان اور اندریوں سے پرے۔ ایشور۔ لوگوں کے سوامی۔ سخت مزاج۔ مہاکال کے بھی کال۔ کرپالو۔ گنوں کے بھنڈار اور سنسار سے پرے رہنے والے ہیں۔ میں آپ کو پرنام کرتا ہوں۔

"آپ کا شریر ہمالہ پربت کی طرح گورا ہے۔ آپ بہت گمبھیر کروڑوں کامدیووں کی طرح سندر اور شوبھا کے دھام ہیں۔ آپ کے چمکتے ہوئے ماتھے پر تیز لہروں والی گنگا جی شوبھا پا رہی ہیں آپ کے ماتھے پر بال چندرما اور گلے میں سانپ شوبھا پا رہے ہیں"

"چنچل کنڈلوں والے۔ بڑی بڑی آنکھوں والے۔ مسکراتے ہوئے چہرے والے۔ نیلے گلے والے۔ کرپالو۔ شیر کی کھال اوڑھنے والے۔ کھوپڑیوں کی مالا پہننے والے۔ سب کے پیارے اور سب کے سوامی شوجی کا میں بھجن کرتا ہوں۔

"شاندار۔ مایا کے سوامی۔ بہت اچھے۔ اٹل۔ سب یگیوں کے سوامی۔ اکھنڈ۔ اجنما۔ کروڑوں سورجوں کے سمان پرکاش دینے والے۔ تینوں پرکار کے دکھوں کا ناش کرنے والے ۔۔۔

والے۔ ہاتھ میں ترشول لئے اور پاربتی جی کے سوامی شو جی کو میں بھجتا ہوں۔

" ہے سب پرکار کی کلا اور سے کے وبھاگ سے پرے۔ کلیان کاری۔ پرلے کرنے والے۔ مہا پرشوں کو سدا آنند دینے والے۔ ترپور راکشس کا ناش کرنے والے۔ چیتن سروپ۔ آنند کے کھنڈار موہ کو نشٹ کرنے والے اور کام دیو کے دشمن۔ ہے سوامی۔ مجھ پر خوش ہو جایئے۔

" منش جب تک پاربتی جی کے پتی کے چرنوں کا بھجن نہیں کرتے۔ تب تک ان کو اس لوک اور پرلوک میں سکھ اور شانتی نہیں مل سکتی۔ اور نہ ہی ان کے دکھوں کا ناش ہو سکتا ہے۔ ہے سب پرانیوں کے ہردے میں نواس کرنے والے پربھو۔ آپ مجھ پر خوش ہو جایئے۔

" ہے شمبھو۔ میں یوگ۔ جپ اور پوجا وغیرہ کچھ نہیں جانتا پر آپ کو سدا نمسکار کرتا ہوں۔ ہے ایشور۔ ہے شنکر جی۔ ہے پربھو۔ مجھ کو بڑھاپا اور موت وغیرہ دکھوں کے سموہ ستا رہے ہیں۔ آپ مجھ شرناگت کی رکشا کیجئے۔"

یہ رُدراشٹک۔ شو جی کو خوش کرنے کے لئے اس برہمن نے کہا تھا۔ جو لوگ اس کو شردھا سے پڑھیں گے ان پر شو جی خوش ہو جائیں گے۔

سب کچھ جاننے والے شو جی نے یہ بنتی سُنی اور برہمن کا پریم دیکھا تو مندر میں یہ آکاش بانی ہوئی۔ "ہے سرشٹ برہمن

وَردان مانگو۔ برہمن نے کہا۔ ہے ناتھ۔ اگر آپ مجھ پر خوش ہیں اور مجھ سے آپ کا پریم ہے تو مجھ کو اپنے چرن کملوں میں اٹل بھگتی دیجئے اور دوسرا وردان یہی اور مانگتا ہوں۔ یہ موڑ کچھ پرانی آپ کی مایا کے بس ہو کر سدا بھولا پھرتا ہے۔ ہے سوامی۔ ہے کرپا سندھو۔ آپ اس بچے پر کرودھ نہ کیجئے ہے مہا دیو۔ ہے دین دیال۔ ہے ناتھ۔ اب آپ اس پر کرپا کیجئے۔ جس سے اس کو تھوڑے ہی سمے میں شاپ سے چھٹکارا مل جائے۔ ہے کرپا سندھو۔ اب آپ وہی کیجئے جس سے اس کا پرم کلیان ہو۔

اس پرکار پروپکار سے بھری ہوئی برہمن کی بینتی سنکر آکاش بانی ہوئی "ایومستو (ایسا ہی ہو) اگرچہ اس نے بہت بھاری پاپ کیا ہے۔ اور میں نے کرودھ میں آکر اس کو شاپ دے دیا ہے۔ پھر بھی تمہارا سادھو سبھاؤ دیکھ کر میں اس پر خاص کرپا کرتا ہوں۔ ہے برہمن۔ جو کشما کرنے والے اور پروپکاری پرش ہوں۔ وہ مجھ کو شری رام جی کی طرح پیارے ہیں۔ پر ہے برہمن میرا شاپ بیکار نہیں جا سکتا۔ ایک ہزار جنم تک اس کا اثر ضرور ہوگا۔ پر جنم لینے اور مرنے میں جو ناقابل برداشت دکھ ہوتے ہیں۔ وہ اس کو نام کو بھی نہیں ستائیں گے۔ اور کسی بھی جنم میں اس کا گیان نہیں گھٹے گا۔ میرے یہ سچے بچن سنو۔

پھر اسی آکاش بانی میں شو جی نے مجھ سے کہا "شری رام

جی کی جنم بھومی میں تیرا جنم ہوا اور پھر تو نے میری سیوا میں
من لگایا۔ اِس لئے اجودھیا پوری کے پربھاو سے اور میری
کرپا سے تیرے ہردے میں اب شری رام جی کی بھگتی پیدا ہو جائے
گی۔ ہے بھائی۔ اب میرا سچا بچن سُن ۔ برہمنوں کی سیوا
بھگوان کو خوش کرنے کا برت ہے۔ اب برہمنوں کا اپمان
مت کرنا۔ اور بھگت اور بھگوان دونوں کو ایک سمان جانتا
جو پرانی اندر کے بجر۔ میرے ترشول۔ یمراج کے کال دنڈ اور
شری وشنو جی کے بھیانک سدرشن چکر کا مارا بھی نہیں مرتا
وہ برہمن کے کرودھ کی آگ میں جل جاتا ہے۔ تم اپنے من میں ایسا
گیان رکھنا۔ پھر تم کو سنسار میں کچھ بھی دُرلبھ نہ ہوگا۔
میرا ایک اور آشیرواد یہ ہے کہ اب تم جس جگہ جاؤ ۔
شیو جی کے بچنوں کو سُنکر "ایسا ہی ہو" کہہ کر گورو جی
نے مجھے بہت سمجھایا۔ اور شیو جی کے چرنوں کا دھیان کرتے
ہوئے وہ اپنے گھر کو چلے گئے۔

پھر کال کے بس ہو کر اُس شریر کے بعد میرا جنم بندھیاچل
میں آکر سانپ کی جونی میں ہوا اور کچھ سمے بیتنے پر میں نے وہ
دیہہ بنا کسی کشٹ کے چھوڑ دی۔ ہے وشنو جی کے واہن گروڑ جی
اس طرح میں جو شریر پاتا تھا اُس کو بنا کسی تکلیف کے چھوڑ
دیتا تھا۔ جیسے کوئی منش پرانے کپڑے تیاگ کر نئے کپڑے پہن
لیتا ہے اُس طرح شیو جی نے وید کی مریادا بھی رکھ لی اور مجھے
بھی کوئی کشٹ نہ ہوا۔ اس طرح میں نے بہت شریر پائے۔ پر

میرا گیان نشٹ نہیں ہوا۔ میں لیشو کیشی ۔ دیوتا یا سنش کا جو بھی شریر جہاں تہاں پاتا تھا ۔ وہیں شری رام جی کا بھجن جرو کر کرتا تھا ۔ یہ مجھ کو ایک بات نہیں بھولتی تھی ۔ اور وہ بھی گورو کی شرانت اور سمجھاؤ ۔ آخر میں مجھے برہمن کی دیہہ مل گئی جس کو وید اور پرانوں نے دیوتاؤں کے لئے بھی درلبھ بتایا ہے ۔ وہاں میں بچوں کے ساتھ مل کر کھیلتا رہتا تھا ۔ اور کھیل میں بھی شری رام جی کی لیلائیں کرتا رہتا تھا ۔

میرے بڑے ہونے پر پتا جی نے مجھے پڑھایا ۔ پر سننے ۔ سمجھنے اور وچار کرنے سے مجھے وہ پڑھائی بالکل اچھی نہ لگی ۔ میرے من سے سب اگیان جاتا رہا ۔ اور صرف شری رام جی کے چرنوں میں لگن لگ گئی ۔ ہے گرڑ جی ۔ کہئے ۔ ایسا کون بدقسمت ہوگا جو کام دھینو کو چھوڑ کر گدھی کی سیوا کرے گا ۔ شری رام جی کے پریم میں مگن ہونے سے مجھے کچھ اچھا نہیں لگتا تھا ۔ اور میرے پتا جی مجھ کو پڑھا پڑھا کر ہار گئے ۔

جب ماتا پتا کا سورگباس ہو گیا ۔ تب میں بھگتوں کی رکشا کرنے والے بھگوان شری رام جی کا بھجن کرنے کے لئے بن کو چلا گیا ۔ بن میں جہاں کسی منیشور کو پاتا ۔ اس کے آشرم میں جا کر وہیں اس کے آگے سر جھکا دیتا ۔ اس سے میں شری رام جی کی گنوں کی گاتھا پوچھتا ۔ اور وہ سناتے تو میں خوش ہو کر سنتا ۔ شو جی کی کرپا سے میں سب جگہ بے روک ٹوک چلا جاتا تھا ۔ اور شری رام جی کے گن سنتا پھرتا تھا ۔ تینوں طرح کی

اچھا ہیں۔ پیر۔ دھن ادیش کی سب چھوٹ گئیں۔ اور من میں
یہی ایک لالسا بڑھی کہ جب شری رام جی کے چرن کمل دیکھوں تب
اپنا جنم سپھل سمجھوں۔ میں جس سے بھی شری رام جی کے بارے میں
پوچھتا تھا۔ وہی منی کہتا تھا کہ ایشور سب پراشوں کے اندر موجود
ہے۔ پر مجھ کو یہ نرگن مت اچھا نہ لگتا تھا۔ کیونکہ میرا پریم تو
سگن برہم میں بڑھ رہا تھا۔ گورو جی کے بچنوں کو یاد کر کے اب
میرا من شری رام جی کے چرنوں میں لگ گیا تھا۔ اپنا جنم چھپے
چھن نت نئے پریم سے اُن کا یش گاتا پھرتا تھا۔

ایک دن سمیرو پربت کی چوٹی پر ایک بڑ کے برکش کے نیچے
لومش منی بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن کو دیکھ کر میں نے اُن کے چرنوں
میں سر لوا دیا۔ اور بہت نمر بانی میں اُن سے بینتی کی ہے گرڑ
جی۔ میری نمرتا سے بھری ہوئی کومل بانی کو سُنکر کوپا کو لومش منی
جی نے پریم سے پوچھا۔ ہے برہمن۔ تم کس کام کے لئے آئے
ہو۔ میں نے کہا۔ ہے دین دیال۔ آپ سب کچھ جاننے والے اور
چتر ہیں۔ ہے بھگون۔ مجھ کو سگن برہم کی اُپاسنا کا ڈھنگ بتایئے
ہے گرڑ جی۔ منیشور لومش جی نے مجھ کو کئی پرکار کی شری رام
جی کے گنوں کی کتھائیں سنائیں۔ برہم گیان میں مگن آتم گیانی منی
لومش مجھ کو بڑا ادھیکاری جان کر برہم کا اُپدیش کرنے لگے۔ کہ
وہ اجنما ایک نرگن۔ سب کے ہردے میں نواس کرنے والا۔ اکھنڈ
نا کوئی اچھا۔ بنا کسی روپ اور نام کے۔ صرف انوبھو سے جانتے
یوگیہ نیپوارن اور انوپم ہے۔ وہ من اور اندریوں سے پرے ہے اور

نرمل ہے ۔ اور اُس میں کوئی وکار نہیں ۔ اُس کی کوئی سیما نہیں اور وہ سکھ کا بھنڈار ہے ۔ تو وہی برہم ہے ۔ اور تجھ میں اور اُس میں کوئی بھید نہیں ۔ جیسے جل اور لہروں میں کوئی بھید نہیں ہوتا ۔ وید بھی بتلاتے ہیں ۔

لومش مُنی جی نے مجھ کو انیک پرکار سے سمجھایا ۔ پر میں نرگن مت کو نہیں مانتا تھا ۔ میں نے اُن کے چرنوں میں سر جھکا کر کہا ہے مُنی راج ۔ آپ مجھ کو سگن برہم کی اُپاسنا سمجھائیے ۔ ہے چتر مُنی جی ۔ جل روپی شری رام جی کی بھگتی سے میری من روپی مچھلی کس طرح الگ ہو سکتی ہے ۔ آپ مجھ پر کرپا کر کے وہ اُپدیش دیجئے ۔ جس سے میں شری رام جی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں ۔ پہلے شری رام جی کے درشن کر کے میں پھر نرگن برہم کا اُپدیش سنوں گا ۔

مُنی لومش جی پھر بھگوان ہری کی اُتم کتھا کہنے کے بعد سگن مت کا کھنڈن کرنے لگے ۔ اور نرگن مت کا اُپدیش دینے لگے ۔ اس پر میں نرگن مت کا کھنڈن کرتے ہوئے ہٹھ کر کے سگن مت کی تعریف کرنے لگا ۔ جب میں بار بار جواب پر جواب دینے لگا ۔ تو مُنی جی کے من میں کرودھ کے نشان پرکٹ ہو گئے ۔ ہے سوامی ۔ بہت اپمان کرنے پر گیانی کے ہردے میں بھی کرودھ پیدا ہو جاتا ہے ۔ اگر کوئی چندن کو زور سے رگڑنا شروع کر دے ۔ تو اُس میں اگنی پرکٹ ہو جاتی ہے ۔ لومش مُنی جی کرودھ میں آکر بار بار گیان کا اُپدیش کرتے تھے ۔ اور میں اپنے من میں طرح طرح کی دلیلیں اس پرکار

سوچتا تھا۔

کیا دُوئی بھاو کے بنا کرودھ اور اگیان کے بنا دُوئی بھاو ہو سکتا ہے۔ مایا سے ڈھکا ہوا مُورکھ جیو کیا ایشور کے سمان ہو سکتا ہے۔ جو سب کی بھلائی کرنے والا ہے۔ کیا اُن کو کوئی دُکھ ہو سکتا ہے۔

جس کے پاس پارس منی ہو۔ کیا وہ غریب رہ سکتا ہے جو پُرش دُوسروں سے دیر کرتا ہے کیا وہ نِربھے رہ سکتا ہے کیا کامی پُرش بنا کلنک لگے رہ سکتا ہے۔ برہمنوں کی بُرائی کر کے کیا ونش رہ سکتا ہے۔ آتما کے سروپ کو جان لینے پر کیا کوئی کرم ہو سکتے ہیں۔ کیا دُشٹ کی سنگت میں رہ کر کسی نے اچھی بُدھی پائی ہے۔ پرائی استری سے بھوگ کرنے والا کیا کبھی اچھی گتی پا سکتا ہے۔ پرماتما کو جاننے والا کیا سنسار کی مایا کے جال میں پھنس سکتا ہے۔ شری رام جی کی نِندا کرنے والے کیا کبھی سُکھی رہ سکتے ہیں۔ راج نیتی جانے بنا کیا کوئی راج کر سکتا ہے۔ بھگوان کے چرِتر کو ورنن کرنے پر کیا پاپ باقی رہ سکتے ہیں۔ پُنیہ کئے بنا کیا شُدھ یش مل سکتا ہے۔ بنا پاپ کئے کیا کوئی بدنام ہو سکتا ہے۔ جسے وید۔ پوران اور مہا پُرش گاتے ہیں۔ بھگوان کی اُس بھگتی کے برابر کیا کوئی اور لابھ ہو سکتا ہے۔ کیا سنسار میں اس کے برابر بھی کوئی نقصان ہے کہ منش کا شریر پا کر بھی شری رام جی کا بھجن نہ کیا جائے

کیا چغل خوری کے سمان کوئی اور پاپ ہو سکتا ہے - کیا
دیا کے سمان کوئی دھرم ہے -
اس طرح میں اپنے من میں انیک دلیلیں سوچنے لگا -
اور منی لومش کی دی ہوئی شکشا پر میں نے دھیان نہ دیا -
جب میں نے بار بار سگن برہم کی تعریف کی تو وہ کرودھ
کر کے کہنے لگے - ارے مورکھ میں تم کو اتم شکشا دیتا ہوں
پر تو نہیں سنتا - جواب پر جواب دئے جاتا ہے - سچی
باتوں پر تو وشواس نہیں کرتا - اور کوّے کی طرح سب سے
ڈرتا ہے - ارے دشٹ - تیرے ہردے میں اپنے مت پر بہت
ہٹھ ہے - جا اسی وقت چنڈال پکشی کوا ہو جا -
میں نے منی جی کا وہ شاپ سر پر چڑھا لیا - میں نہ کچھ
ڈرا نہ دکھی ہوا - میں اسی وقت کوا بن گیا - اور منی جی کے
چرنوں میں سر نوا کر اور رگھوکل کے سرتاج شری رام جی کا سمرن
کرتا ہوا خوشی سے اڑ کر وہاں سے چل پڑا - شو جی کہتے ہیں
ہے پاربتی - جو شری رام جی کے چرنوں سے پریم کرتے ہیں -
اور جن میں کام کرودھ اور اہنکار نام کو نہیں - وہ سارے
سنسار کو اپنے سوامی شری رام جی کا روپ سمجھتے ہیں -
پھر وہ ویر کس سے کریں -
ہے گروڑ جی - سنئے - اس میں منی لومش جی کا کوئی دوش
نہیں - کیونکہ سب کے ہردے میں پریرنا دینے والے تو شری
رام جی ہیں - کرپالو شری رام جی تو منی جی کی بدھی کو پھیلا

دیکھیں میرے پریم کا امتحان لینا چاہتے تھے۔ جب بھگوان نے مجھے من بچن اور کرم سے اپنا بھگت جان لیا۔ تو مُنی کی بدھی پھر پھیر دی۔

میری سمبھ شیلتا اور شری رام جی کے چرنوں میں میرا وشواس دیکھ کر مُنی جی بہت حیران ہو گئے۔ اور بار بار من میں پچھتاتے ہوئے انھوں نے بڑے پریم سے مجھے اپنے پاس بُلا لیا۔ انھوں نے بہت پرکار سے میری تسلی کی اور خوش ہو کر شری رام جی کا منتر دے دیا۔ پھر انھوں نے مجھ سے کہا شری رام جی کے بال روپ کا دھیان کرو۔ وہ سُندر اور سُکھ دینے والا روپ مجھ کو بہت اچھا لگا۔ اور جیسے میں تم کو پہلے ہی بتا چکا ہوں منی جی نے وہاں مجھ کو کچھ دیر تک رکھا اور مجھ کو رام چرت مانس سُنا دیا۔ اور پریم سے وہ کتھا سُنا کر وہ بڑی سہاونی بانی میں پھر کہنے لگے۔

ہے تات۔ یہ سہاونا اور گپت رام چرت روپ سرودر میں نے شو جی کی کرپا سے پایا ہے۔ تم کو شری رام جی کا سچا بھگت جان کر میں نے یہ سب تم کو سُنا دیا ہے۔ ہے تات جن کے ہردے میں شری رام جی کی بھگتی نہ ہو۔ اُن کو یہ کبھی نہیں سُنانا چاہیئے۔ اس طرح مُنی جی نے مجھ کو بہت پرکار سے سمجھایا۔ اور میں نے بڑے پریم سے اُن کے چرنوں میں پرنام کر دیا۔ پھر مُنی جی نے اپنے کمل روپی ہاتھ سے میرے سر کو چھوتے ہوئے ... مجھے ... دیا۔ اب میری کرپا سے

تمہارے ہردے میں شری رام جی کی اٹل بھگتی سدا بنی رہے گی۔ تم
شری رام جی کو پیارے اور سبھی گنوں کے بھنڈار ہو جاؤ۔ تمہیں
کبھی ابھیمان نہ ہو اور تم جو روپ چاہو دھارن کر سکو۔ اس
کے علاوہ تم اپنی مرضی سے جب چاہو مر سکو۔ اور گیان اور
ویراگ کے بھنڈار بن جاؤ۔ شری رام جی کا سمرن کرتے
ہوئے تم جس آشرم میں رہو گے وہاں پر مایا کو سو کوس تک مایا کسی
کو بھی نہیں ستا سکے گی۔ کال۔ کرم۔ گن۔ دوش اور سبھاؤ
کا کوئی دکھ تم کو نہیں ستائے گا۔ اور شری رام جی کا
انیک پرکار کا سندر اور گپت لیلا بھاؤ جو اتہاس اور
پرانوں میں بتایا گیا ہے وہ سب تم بنا کسی محنت کے
جان لوگے۔ اور شری رام جی کے چرنوں میں تمہارا پریم
ہمیشہ بنا رہے گا۔ تم اپنے من میں جو اچھا بھی کرو گے
وہ بھگوان کی کرپا سے سہج ہی پوری ہو جائے گی۔

ہے گروڑ جی۔ سنیئے۔ منی لومش جی کا آشیرباد سنکر آکاش
میں یہ گمبھیر برہم بانی ہوئی۔ "ہے گیانی منی۔ تمہارا بچن ایسا
ہی ہو گا۔ یہ کاگ۔ من۔ بچن اور کرم سے میرا بھگت ہے۔"
یہ آکاش بانی سنکر مجھ کو بہت خوشی ہوئی۔ میں پریم
میں مگن ہو گیا۔ اور میرا سب بھرم دور ہو گیا۔ میں نے
بنتی کر کے منی جی سے آگیا لی۔ اور ان کے چرنوں میں بار
بار پرنام کیا۔ پربھو کی کرپا سے درلبھ وردان پا کر میں خوشی
خوشی اس آشرم میں آ گیا۔ مجھے یہاں رہتے ستائیس کلپ

گذر چکے ہیں۔ مَیں ہمیشہ شری رام جی کے گُن گان کرتا ہُوا اور چترکوٹ اُس کو بڑے پریم سے سُنتے رہتے ہیں۔ جب جب شری رام جی بھگتوں کا کلیان کرنے کے لئے اوتار لیتے ہیں تب تب مَیں اُن کی پوری اجودھیا میں جا کر رہتا ہُوں۔ اور اور اُن کی لیلائیں دیکھ کر سُکھ پاتا ہُوں۔ پھر اُن کے بال رُوپ کو ہردے میں دھارن کر کے مَیں اپنے آشرم میں واپس آ جاتا ہُوں۔

جس کارن مَیں نے کوّے کی جُونی پائی۔ وہ سب کتھا مَیں نے تم کو سُنا دی۔ یہ تات۔ مَیں نے آپ کے سب سوالوں کا جواب دے دیا ہے۔ شری رام جی کی بھگتی کی مہما اپار ہے۔ یہی شریر پا کر مجھے شری رام جی کے چرنوں میں پریم ہُوا۔ اس لئے یہ دیہہ مجھ کو بہت پیاری ہے۔ مَیں نے اپنے سوامی کا درشن پا لیا۔ اور میرے سب بھرم دُور ہو گئے۔

ماس پارائن۔ اُنتیسواں وشرام

رام بھجن کا پرتاپ دیکھو۔ مَیں بھگتی کے مارگ کے لئے ضد کر رہا تھا۔ اور مہرشی لومش نے مجھ کو شاپ دے دیا۔ پر پھر بھی مجھ کو منیوں کے لئے بھی دُرلبھ وردان مل گیا۔ جو لوگ ایسی بھگتی کو تیاگ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور صرف گیان

پانے کا جتن کرتے رہتے ہیں۔ وہ مورکھ گھر آئی سوئی کام دھینو گائے کو چھوڑ کر دودھ کے لئے مدار ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ ہے گرڑ جی۔ بھگوان کی بھگتی کو چھوڑ کر جو دوسرے سادھنوں سے سکھ پانا چاہتے ہیں۔ وہ گندی بدھی والے دشٹ مہاسمندر کو ناؤ کے بنا پار کرنا چاہتے ہیں شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی۔ کاگ بھشنڈی کے بچن سن کر گرڑ جی خوش ہو گئے اور کہنے لگے۔ ہے سوامی۔ آپ کی کرپا سے میرے ہردے میں بھرم۔ شوک۔ موہ اور شک کچھ بھی نہیں رہا۔ آپ کی کرپا سے میں نے شری رام۔ جی کے پوتر گن سن لئے اور میرے من کو شانتی مل گئی۔ ہے دیا ندھان۔ میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ مجھے وہ سمجھا کر بتایئے۔ سادھو۔ منی۔ وید اور پوران کہتے ہیں۔ کہ گیان کے سمان اور کچھ درلبھ نہیں۔ اور وہی بات لومش منی نے بھی آپ سے کہی۔ پر آپ نے بھگتی کی طرح اس کا آدر نہیں کیا۔ اس لئے ہے سوامی۔ ہے کرپا ندھان۔ مجھے بتایئے۔ کہ گیان اور بھگتی میں کیا فرق ہے۔

گرڑ جی کے بچن سنکر گیانی کاگ بھشنڈی جی کو بہت سکھ ملا۔ وہ پریم سے کہنے لگے۔ گیان اور بھگتی ان دونوں میں کچھ بھی فرق نہیں۔ یہ دونوں ہی سنسار سے پیدا ہونے والے دکھوں کو ناش کرنے والے ہیں۔ پر ہے پکشیوں

کی راجہ۔ مُنی لوگ اِن میں کچھ فرق بتاتے ہیں۔ دھیان دے کر وہ بھی سُن لو۔

ہے گرڑ جی۔ ستو۔ گیان۔ ویراگ۔ یوگ اور وگیان یہ سب پُرش روُپ ہیں۔ پُرش کا پرتاپ سب طرح سے بلوان ہوتا ہے۔ اور استری سبھاؤ ہی نربل اور جنم سے جڑ ہوتی ہے۔ جو پُرش ویراگی اور دھیر بُدھی والے ہیں وہ استری کا تیاگ کر سکتے ہیں۔ پر جو کامی۔ وشے بھوگوں میں لین اور شری رام جی کے چرن کملوں سے بمکھ ہوں۔ وہ کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ پر ہے گرڑ جی۔ گیان کے بھنڈار مُنی بھی ہرن جیسی آنکھوں والی استری کے چندرما جیسے مُکھ کو دیکھ کر ویاکل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ استری سنسار میں مایا کا روُپ پرکٹ ہے۔

ہے گرڑ جی۔ میں یہاں نکشپات کی بات نہیں کرتا۔ وید۔ پُران اور سنت پُرشوں کا مت کہتا ہوں۔ کہ ایک استری دوسری استری پر موہت نہیں ہوتی۔ یہ انوکھی ریتی ہے۔ مایا اور بھگتی دونوں استریاں ہیں۔ یہ تو سبھی جانتے ہیں۔ پھر شری رام جی کو بھگتی پیاری ہے۔ مایا بیچاری تو ناچنے والی نٹنی ہے۔ شری رام جی بھگتی پر ہمیشہ کرپا کرتے ہیں۔ اِس لئے مایا اُس سے بہت ڈرتی رہتی ہے۔ جن کے ہردے میں شری رام جی کی بھگتی بس رہی ہو۔ جو ہر طرح کے روگوں سے بری ہے۔ اسے دیکھ کر

مایا شرم کھانے لگتی ہے۔ مایا اس پہ اپنی طاقت کا سکہ نہیں جما سکتی۔ یہ وچار کر جو آتم گیانی منی ہیں۔ وہ سب سکھوں کی کھان بھگتی ہی مانگتے ہیں۔ شری رام جی کا یہ بھید کوئی جلدی نہیں جان پاتا۔ پر جو کوئی اُن کی کرپا سے ایسا جان لیتا ہے۔ اُسے سوپن میں بھی موہ نہیں ہوتا۔

ہے چتر گرڑ جی۔ گیان اور بھگتی کا ایک اور بھید بھی سُنیئے۔ جسے سُن کر شری رام جی کے چرنوں میں ایک رس پریم ہو جاتا ہے۔ ہے تات۔ یہ اکتھ کہانی سُنیئے سمجھنے ہی بنتی ہے۔ کہتے نہیں بنتی۔ یہ جیو ایشور کا انش ہونے کی وجہ سے ابناشی۔ چیتن سروپ۔ نرمل اور سہج ہی آنند کا بھنڈار ہے۔ پر ہے گوسائیں۔ یہ جیو مایا کے بس میں ہو کر طوطے اور بندر کی طرح بندھ جاتا ہے۔ جڑ مایا اور چیتن جیو کے بیچ اہنکار (خودی) کی گانٹھ پڑی ہوئی ہے۔ اگرچہ وہ جھوٹی ہے۔ پھر بھی اُس کا کھلنا بہت مشکل ہے۔ جب سے وہ گانٹھ پڑی۔ جیو سنساری ہو گیا۔ نہ وہ گانٹھ کھلے اور نہ یہ جیو سکھی ہو۔ ویدوں اور پُرانوں نے اس گانٹھ کو کھولنے کے بہت سے اُپائے بتائے ہیں۔ پر یہ گانٹھ کھلتی نہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ اُلجھتی جاتی ہے۔ جیو کے ہردے میں موہ کا خاص اندھیرا چھایا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے گانٹھ دکھائی نہیں دیتی۔ ہم چھوٹیں تو کیسے چھوٹیں۔ ایشور الیہ

میل بنا دے۔ تبھی یہ گانٹھ کھلے۔ وہ میل یہ ہے۔
اگر بھگوان کی کرپا سے جیو کے ہردے میں ساتوک
شردھا روپی نئی بیائی ہوئی گائے آ بسے۔ اور وہ وید
میں بتلائے ہوئے جپ۔ تپ۔ برت۔ یم اور نیم وغیرہ اپار
شبھ دھرم آچرن روپی ہری گھاس کھانے لگے۔ اور
بھاو روپی چھوٹے بچھڑے کو پاکر وہ دودھ چھوڑنے لگے۔
تو اپنا داس نرمل من روپی گوالا ویراگ کی رسی سے اس
گائے کے پیر باندھ کر وشواس روپی برتن میں اتم دھرم
روپی دودھ کو دوہ کر اسی کو تیاگ روپی اگنی پر ابالے
پھر سنتوش اور کشما روپی ہوا سے اسے ٹھنڈا کرے
اور اس میں دھیرج روپی جامن ڈال کر اس کو جما دے۔
اس کے بعد آنند روپی مٹکی میں، ڈال کر وچار روپی متھانی
سے اسے متھے۔ اندریہ دمن کا آدھار بنائے اور اسی کو
سچائی اور میٹھی بانی روپی رسی سے لپیٹے۔ اس طرح متھ
کر اس میں سے شدھ اور پریم [illegible] ویراگ روپی ماکھن نکالے
پھر اچھے اور برے کرموں کا ایندھن جلا کر یوگ
روپی اگنی پرکٹ کرے۔ اور ماکھن کو اس پر گرم کرے۔
جب ممتا روپی میل جل جائے تب اس کو بدھی سے ٹھنڈا
کرکے گیان روپی گھی نکال لے۔ پھر آتم گیان روپی بدھی
شدھ گھی کو پاکر اسے چت روپی دیپک میں بھر دے اور
[illegible]

پھر تینوں اوستھاؤں (جاگرت ۔ سوپن اور سشپتی) اور تینوں گنوں (ست ۔ رج اور تم) روپی کپاس ہی سے نکال کر گیان اوستھا (تریا) روپی روئی کو صاف کر کے اچھی موٹی بتی بنالے اس طرح تیج کی راشی آتم گیان روپی دیپک کو جلائے۔ جس کے پاس جاتے ہیں موہ وغیرہ سب پتنگے جل جاتے ہیں "وہ برہم میں ہوں"۔ اس پرکار کی جو من کی کبھی نہ ٹوٹنے والی اکھنڈ دھارنا کی اوستھا ہے۔ وہی دیپک کی بہت تیز لو ہے۔ اس سے جب آتما کا انوبھو ہوتا ہے تب انوبھو سے پیدا ہونے والا سمندر پرکاش پھیل جاتا ہے۔ اور سنسار ساگر کے اصل کارن بھید اور بھرم کا ناش ہو جاتا ہے۔ مایا کے بلوان پریوار روپی اگیان وغیرہ کا گھور اندھیرا نشٹ ہو جاتا ہے۔ اور بدھی پرکاش ہونے پر پردے روپی گھر میں بیٹھ کر اس گانٹھ کو کھول دیتی ہے جو جیو اس گانٹھ کو اس طرح کھول لے وہ کرتارتھ ہو جاتا ہے۔ پر ہے مکتی راج۔ گانٹھ کو کھلتے دیکھ کر مایا انیک وگھن ڈالنے لگتی ہے۔ وہ انیک ردھیوں اور سدھیوں کو بھیج دیتی ہے۔ جو آکر بدھی کو لوبھ دکھاتی ہیں۔ اور کئی پرکار کی دلیلوں اور چھل بل سے دیپک کے پاس جاکر وہ اپنے آنچل کی ہوا سے اس کو بجھا دیتی ہیں۔

اگر بدھی حیتر ہو تو ان کو اپنا دشمن سمجھ کر وہ ان سدھیوں کی طرف دیکھتی بھی نہیں۔ پر اگر ان وگھنوں سے بدھی کا کچھ

نہ بگڑا ہے۔ تو دیوتا شرارتیں کرنے لگتے ہیں۔ اندریوں کے
دوار ہی انیک جھروکے ہیں۔ جن میں دیوتا اپنے گھر بنائے
بیٹھے ہیں۔ وہ وشے روپی ہوا کو آتے دیکھ کر فوراً سب
کواڑ کھول دیتے ہیں۔ اور وہ تیز ہوا جو ہنی ہردے روپی
گھر میں آتی ہے۔ آتم گیان روپی دیپک بجھ جاتا ہے۔ گانٹھ
تو کیا کھلنی تھی۔ گیان روپی پرکاش بھی نشٹ ہو گیا اور
وشے روپی ہوا کے کارن بدھی دیا کل ہو گئی ہے۔

اندریوں کے دیوتاؤں کو گیان اچھا نہیں لگتا اور ان
کو وشے بھوگ سے سدا پریم رہتا ہے۔ جب وشے روپی ہوا
نے بدھی کو ناسمجھی میں ڈال دیا۔ تو گیان روپی دیپک کو پھر
کون جلائے۔ ہے گروڑ جی۔ اس طرح جیو نانا پرکار کے بھوگ
و دکھ اٹھاتا رہتا ہے۔ بھگوان ہری کی مایا بہت بلوان ہے
اس کا پار پانا بہت مشکل ہے۔ کہنے۔ سمجھنے اور سادھنا کرنے
میں گیان بہت کٹھن ہے۔ اگر اکراہی کے کٹھن کو کاٹنے کی
طرح کوئی بات بن بھی جائے۔ تو بعد میں اس میں انیک
وگھن پڑ جاتے ہیں۔ ہے گروڑ جی۔ گیان کا مارگ تلوار کی
دھار کے سمان ہے۔ اس سے گرتے دیر نہیں لگتی۔ اس مارگ
کو جو بلا کسی رکاوٹ کے پار کر لیتا ہے اس کو موکش مل جاتا ہے

سنت پرش۔ پُران۔ وید اور شاستر کہتے ہیں کہ پرم
موکش کا پانا بہت مشکل ہے۔ پر ہے گوسائیں۔ وہی مکتی
شری رام جی کا بھجن کرنے سے نا چاہے بھی مل جاتی ہے۔ سے

گرو جی ۔ سنیئے ۔ جیسے مچھلی کے بنا جل نہیں ٹھہر سکتا ۔ چاہے کوئی کروڑوں اپائے کرے ۔ ایسے ہی بھگوان کی بھگتی کو چھوڑ کر موکش کا سکھ نہیں مل سکتا ۔ ایسا وچار کر کے چتر بھگت بھکتی کا نرادر کر کے بھگتی پر موہت ہو جاتے ہیں ۔ بھگتی کرتے ہی بھوگر کی جڑ مایا روپی اگیان بنا کوئی اپائے یا محنت کے نشٹ ہو جاتا ہے ۔ بھوجن بھوک کو مٹانے کے لئے کیا جاتا ہے پر پیٹ کی آگ اس کو آپ ہی پچا دیتی ہے ۔ بھگوان کی بھگتی اسی طرح بہت آسان اور سکھ دینے والی ہے ۔ جو سب بیکار کے کرموں کو آپ ہی پچا دیتی ہے ۔ ایسا کون مورکھ ہے جسے وہ اچھی نہ لگے ۔

ہے گرو جی ۔ سیوک اور سوامی کے بھاو کے بنا بھو ساگر کو پار نہیں کیا جا سکتا ۔ آپ اس مت کو دھیان میں رکھ کر شری رام جی کے چرن کملوں کا بھجن کیجئے ۔ جو چیتن کو جڑ کر سکتے ہیں ۔ اور جڑ کو چیتن بنا سکتے ہیں ۔ ایسے سرو شکتی مان شری رام جی کی جو آرادھنا کرتے ہیں وہ دھنیہ ہیں ۔ میں گیان کا مطلب تو آپ کو سمجھا چکا ہوں ۔ اب بھگتی روپی منی کا یہ بھاو سنیئے ۔ شری رام جی کی بھگتی روپی سندر چنتا منی جس کے ہردے میں ہو اس کے ہردے میں رات دن پرم پرکاش رہتا ہے ۔ اس کو دیا ۔ گھی اور بتی کچھ بھی نہیں چاہیئے ۔ موہ روپی دردرتا کبھی اس کے پاس نہیں آ سکتی ۔ اور لوبھ روپی ہوا اس دیپک کو کبھی نہیں

بجھا سکتی - اُس کے پرکاش سے اگیان رُوپی گھور اندھیرا مٹ
جاتا ہے اور اہنکار رُوپی پتنگے نشٹ ہو جاتے ہیں۔ جس کے
ہردے میں شری رام جی کی بھگتی بس رہی ہو - کام دیو جیسے
دُشٹ اُس کے پاس نہیں آ سکتے -

شری رام جی کے بھگتوں کے لئے زہر امرت بن جاتا ہے
اور دُشمن متر بن جاتے ہیں۔ اس بھگتی رُوپی منی کے بنا
کوئی سُکھ نہیں پا سکتا۔ جن کے بس میں آ کر سب جیو دُکھ
پاتے ہیں وہ بڑے بڑے مانسک روگ اُن کو کبھی نہیں
ستاتے - جس کے ہردے میں شری رام جی کی بھگتی رُوپی منی ہو
اُس کو سوپن میں بھی لیش ماتر دُکھ نہیں ہو سکتا۔ سنسار
میں وہی لوگ چتُر ہیں جو اس رتن کو پانے کے لئے اچھی
طرح جتن کرتے ہیں - اگرچہ وہ منی جگت میں پرکٹ ہے
پھر بھی شری رام جی کی کرپا کئے بنا اُسے
کوئی نہیں پا سکتا - اس کو پانے کے سادھن تو آسان ہیں -
پر بد قسمت لوگ اُن کو دُور دھکیل دیتے ہیں -
وید اور پوران پوتر پربت ہیں - اور شری
رام جی کی نانا پرکار کی کتھائیں اُن میں سندر کھانیں ہیں۔
اُن کو بھیا ننے والے جوہری سنت ہیں اچھی بُدھی رُوپی کدال
اور گیان و ویراگ رُوپی آنکھوں سے سر دھا پوروک ڈھونڈتے
ہیں - وہی سب سکھوں کی کھان بھگتی رُوپی منی کو پاتے ہیں
میرے من میں تو وشواس ہے کہ شری رام جی کے بھگت

تو شری رام جی سے بھی بڑے ہیں۔ شری رام جی سمندر ہیں۔ تو سنت پُرش بادل ہیں۔ شری رام جی چندن کے برکش ہیں۔ تو سنت پُرش اُس کی ہوا ہیں۔ سب سادھنوں کا پھل سُہاونی رام بھگتی ہے اور سنت پُرشوں کے بنا اُس کو کوئی نہیں پا سکتا۔ ہے گرڑ جی۔ ایسا وچار کر کے جو لوگ ست سنگ کرتے ہیں اُن کو شری رام جی کی بھگتی سہج ہی مل جاتی ہے

وید ایک طرح سے کشیر ساگر ہے۔ گیان مندراچل پربت ہے۔ اور سنت پُرش دیوتا ہیں۔ جو اُس سمندر سے کتھا روپی امرت نکال لیتے ہیں۔ جو بھگتی روپی مٹھاس سے بھرا ہوتا ہے

ہے گرڑ جی۔ وچار کر دیکھو۔ تو ویراگ کی ڈھال لے کر گیان کی تلوار سے مد۔ لوبھ اور موہ روپی دشمنوں کو مار کر جو جیت پاتی ہے۔ وہ بھگوان کی بھگتی ہی ہے۔

پھر پکشی راج گرڑ جی بڑے پریم سے کہنے لگے۔ ہے کرپالو۔ آپ کا اگر مجھ سے پریم ہے تو ہے سوامی۔ مجھے اپنا سیوک جان کر میرے ان سات سوالوں کا جواب دیجئے۔

(1) کون سا شریر سب سے دُرلبھ ہے۔ (2) سب سے بڑا دُکھ کون سا ہے۔ (3) سب سے بڑا سُکھ کیا ہے۔ (4) سنت پُرشوں اور دُشٹوں کا بھید آپ جانتے ہیں۔ اُن کا سہج سبھاؤ کیا ہے۔ (5) ویدوں میں سب سے بڑا پھل کیا بتایا گیا ہے۔ (6) مہا پاپ کیا ہے۔ اور (7) من کے روگ کیا کیا ہیں۔ یہ سب سمجھا کر کہئے۔

کاگ بھشنڈی جی نے کہا - ہے تات - میں یہ سب نیتی
تھوڑے شبدوں میں بتاتا ہوں - پریم سے شردھا پوروک سنیے۔
(۱) منش شریر کے سمان اور کوئی شریر نہیں - جیسے چر
اور اچر سب کوئی مانگتے ہیں - یہ شریر نرک سورگ اور
موکش کے لئے اُتم سیڑھی ہے اور گیان - ویراگ اور بھگتی
کے سُکھ کو دینے والا ہے - یہ شریر دھارن کر کے جو منش
بھگوان کا بھجن نہیں کرتے اور وشے بھوگوں میں پھنسے
رہتے ہیں - وہ پنچ سے بھی پنچ ہیں۔ وہ مانو پارس منی کو
ہاتھ میں سے پھینک کر اُس کے بدلے میں کانچ کا ٹکڑا
لے رہے ہیں۔

(2) سنسار میں دردِتا کے سمان کوئی دُکھ نہیں ہے۔

(۳) سنت پُرشوں کی سنگت کے سمان کوئی سُکھ نہیں ہے۔

(۴) من - بچن اور کرم سے دوسروں کا اُپکار کرنا سنت
پُرشوں کا سہج سبھاو ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کی بھلائی کے
لئے دُکھ اُٹھاتے ہیں - پر بدقسمت دُشٹ لوگ دوسروں کو
دُکھ پہنچانے کے لئے آپ دُکھ اُٹھاتے ہیں - دیالو سنت
پُرش بھوج پتر کے برکش کے سمان ہوتے ہیں - وہ پروپکار
کے لئے آپ بھاری مصیبت سہتے رہتے ہیں - اور دُشٹ
لوگ سن کی طرح دوسروں کو بندھن میں ڈالتے رہتے ہیں -
جو اپنی کھال اُتروا کر اور مصیبت اُٹھا کر مر جاتے ہیں یا سانپ
اور چوہے کی طرح دُشٹ لوگ بنا کسی مطلب کے بھی دوسروں

دوسروں کا نقصان کرتے رہتے ہیں۔ جیسے اولے کھیتی کا ناش کر کے آپ بھی گل کر نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی دُشٹ لوگ دوسروں کے دھن دولت کو نشٹ کر کے آپ بھی نشٹ ہو جاتے ہیں۔ دُشٹوں کا جنم سنسار کو دُکھ دینے کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے پنچ دھم دار ستارا سروناش کے لئے مشہور ہے۔ جس طرح سورج اور چندرما کے نکلنے سے سنسار کو سُکھ ملتا ہے۔ ویسے ہی سنت پُرشوں کا جنم سب کو سُکھ دینے کے لئے ہوتا ہے۔

(۵) وید میں سب سے سریشٹھ دھرم اہنسا بتایا گیا ہے

(۶) پرائی نندا کرنے کے سمان کوئی پاپ نہیں ایشور اور گورو کی نندا کرنے والے کو مینڈک کی جونی ملتی ہے اور ہزار جنموں تک وہ وہی شریر پاتا ہے۔ برہمن کی نندا کرنے والا بہت سے نرک بھوگ کر پھر سنسار میں آکر کوے کی جونی پاتا ہے۔ جو ابھیمانی جیو ویدوں اور دیوتاؤں کی نندا کرتے ہیں۔ وہ رَورَو نرک میں جاتے ہیں۔ اور سنت پُرشوں کی نندا کرنے والے جیو الو کی جونی پاتے ہیں۔ اُن کو موہ رُوپی رات پیاری ہے۔ گیان رُوپی سورج نہیں۔ جو سب کی نندا کرتے ہیں وہ چمگادڑ کی جونی پاتے ہیں۔

(۷) مانسک روگ جن سے سب لوگ دُکھ پاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ سب روگوں کی جڑ موہ یا اگیان ہے۔ جس سے انیک دُکھ پاتے ہیں۔ کام دیو بات ہے۔ لوبھ کف ہے اور کرودھ پت

ہے۔ جو سدا جیو کو جلاتا رہتا ہے۔ اگر یہ تینوں مل جائیں
جو بہت دکھ دینے والا سنی پات کا روگ پیدا ہو جاتا ہے
نانا پرکار کے وشیوں کے جو مشکل سے پورے ہونے والے منورتھ
ہیں۔ وہ نانا پرکار کے درد ہیں۔ ان کے نام کون گن سکتا ہے
ممتا داد ہے۔ حسد کھجلی ہے۔ اور خوشی اور شوک
گلے کے روگ ہیں۔ دوسروں کے سکھ کو دیکھ کر جلنا دمہ کا
روگ ہے۔ چھل۔ حسد۔ موہ اور مان نہرو یا روگ ہیں۔ ترشنا
بھیانک جلودھر ہے۔ تین پرکار کی اچھائیں تجادری کا روگ
ہے۔ اور پیار اور اگیان دو طرح کے بخار ہیں۔ میں کہاں تک
بیان کروں۔ یہ برے روگ بہت ہیں۔
ایک روگ سے ہی منش مر جاتا ہے۔ پھر یہ بہت لا
علاج اور بے شمار روگ ہوں جو جیو کو سدا دکھ دیتے
رہتے ہیں۔ تو جیو کو کیسے سکھ شانتی مل سکتی ہے۔ ہے گرڑ
جی۔ ان روگوں کے لئے نیم۔ دھرم۔ آچار۔ تپ۔ گیان۔ یگیہ
اور دان وغیرہ کروڑوں دوائیاں ہیں۔ پر یہ روگ ختم نہیں
ہوتے۔ اس طرح جگ کے سب لوگ روگی ہیں۔ ان کو دکھ لگے
ہیں۔ پریم اور جدائی وغیرہ روگ گھیرے رہتے ہیں۔
منشیوں کو دکھ دینے والے یہ پاپی روگ ان کو جان
لینے سے کچھ کم تو ضرور ہو جاتے ہیں۔ پر ان کا ناش نہیں ہوتا
دیش کوچی غلط دوائی پا کر یہ روگ منیوں کے من میں بھی
پیدا ہو جاتے ہیں۔ پھر بے چارے سادھارن لوگوں کی کیا بات

ہی کیا ہے۔ اگر ست گورو روپی وئید کے بچنوں پر وشواس ہو اور وشے بھوگوں میں لگاؤ نہ رہے۔ یہی پرہیز ہے۔ اگر ایسا سنجوگ بن جائے تو شری رام جی کی کرپا سے سب روگ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ شری رام جی کی بھگتی ہی سنجیونی بوٹی ہے۔ اور شردھا سے بھری ہوئی بدھی ہی خوراک ہے۔ اس طرح بھلے ہی یہ روگ نشٹ ہو جائیں۔ ورنہ دوسرے کروڑوں جتن کرنے پر بھی یہ روگ نہیں جاتے۔

ہے گوسائیں۔ جب ہردے میں ویراگ کا بل زیادہ ہو۔ اچھی بدھی روپی بھوک شانتی بڑھتی جائے۔ اور وشیوں کی آشا روپی کمزوری دور ہو جاتے۔ تب جانو۔ کہ من نیروگ ہے جب منش نرمل گیان روپی جل میں اشنان کرتا ہے۔ تو اس کے ہردے میں رام بھگتی چھا جاتی ہے۔ ہے گرڑ جی۔ شو جی۔ برہما۔ شک دیو۔ سنکادک نارد وغیرہ جو برہم گیان میں ماہر ہیں ان سب کی یہی رائے ہے کہ شری رام جی کے چرن کملوں سے پریم کرنا چاہیئے۔ وید۔ پوران اور سب گرنتھ بھی کہتے ہیں کہ شری رام جی کی بھگتی کے بنا سکھ نہیں مل سکتا۔

کچھوے کی پیٹھ پر بھلے ہی بال اُگ جائیں۔ بانجھ استری کا پُتر بھلے ہی کسی کو مار دے اور آکاش میں بھلے ہی طرح طرح کے پھول کھلنے لگیں۔ پر شری رام جی سے بمکھ ہو کر جیو کبھی سکھ نہیں پا سکتا۔ چاہے سراب کے پانی سے پیاس بجھ جائے۔ چاہے خرگوش کے سر پر سینگ نکل آئیں۔ چاہے پانی کو متھنے سے گھی

نکل آتے اور چاہے ریت سے تیل نکل آئے ۔ پر شری رام جی
کا بھجن کئے بنا بھو ساگر کو کوئی پار نہیں کر سکتا ۔ یہ سدھانت اٹل ہے
پربھو شری رام جی مچھر کو برہما بنا سکتے ہیں اور برہما کو مچھر
سے بھی چھوٹا بنا سکتے ہیں ۔ یہ سوچ کر چتر لوگ سب بھرم
چھوڑ کر شری رام جی کا ہی بھجن کرتے ہیں ۔ میں آپ کو طرح
طرح سے نشچے کی ہوئی بات کہتا ہوں ۔ میں جھوٹ نہیں کہتا ۔ جو
منشیہ بھگوان رام کا بھجن کرتے ہیں ۔ وہ اس جہان بھو ساگر
کو پار کر جاتے ہیں ۔

ہے ناتھ ۔ میں نے شری رام جی کا انوپم چرتر اپنی بدھی کے
انوسار الگ الگ اور تھوڑے شبدوں میں کہا ہے ۔ ویدوں کا بھی
آخری فیصلہ ہے ۔ کہ سب کام بھول کر شری رام جی کا بھجن کرنا چاہئے
مجھ جیسے دُشٹ پر بھی جن کی مہر ہے ان شری رام جی کے سمان
سوامی کو چھوڑ کر اور کس کی سیوا کی جائے ۔ ہے سوامی ۔ آپ تو
ساکشات گیان ہیں ۔ آپ کے ہردے میں اگیان نہیں ۔ یہاں
آکر تو آپ نے مجھ پر بہت کرپا کی ہے ۔ کیونکہ آپ نے شکدیو
سنکادک اور شو جی کے من کو اچھی لگنے والی بہت پوتر کتھا
پوچھی ہے ۔ اس سنسار میں ایک پل بھر ۔ گھڑی بھر اور ایک
بار بھی ست سنگ کا ملنا بہت مشکل ہے ۔ ہے گرڑ جی ۔ اپنے
ہردے میں وچار کر دیکھو ۔ میں پکشیوں میں نیچ اور سب پرکار
سے گندا ہوں ۔ پر پھر بھی شری رام جی کے بھجن کا ادھیکاری
ہو گیا ۔ اور مجھ کوے کو بھی بھگوان رام نے جگت میں پوتر اور

مشہور کر دیا۔ اگرچہ میں سب لپ کالس سے پنچ ہوں۔ پھر بھی بھگوان رام نے مجھے اپنا بھگت جان کر آپ جیسے سنت پرش کا سنگ دے دیا۔ آج میں دھنیہ ہوں۔ بہت دھنیہ ہوں۔ ہے ناتھ۔ میں نے اپنی بدھی کے انوسار سب کچھ بتا دیا۔ کچھ چھپا کر نہیں رکھا۔ یہ کیا کوئی شری رام جی کے چرتر روپی ساگر کی تھاہ پا سکتا ہے۔

گیانی کاگ بھشنڈی جی شری رام جی کے انیک گنوں کو یاد کر کے بار بار خوش ہو رہے تھے۔ وہ کہنے لگے۔ شری رام جی کے ایار بل۔ پرتاپ اور سامرتھ کی مہما کو ویدوں نے بھی نیتی نیتی کہہ کر گایا ہے۔ جن کے چرن کملوں کی پوجا شو جی اور برہما کرتے ہیں۔ وہ بھگوان شری رام جی میرے اوپر بڑی کرپا اور پریم کرتے ہیں۔ ہے گرڈ جی۔ ایسا سبھاؤ نہ تو کہیں سنا ہے نہ دیکھا ہے۔ پھر ان کے برابر کس کو بتاؤں تپسوی۔ یوگی۔ گیانی۔ ویراگی۔ کوی۔ ودوان۔ پرمدنکاری سنیاسی۔ شور بیر۔ پرم تپسوی اور گیانی۔ دھرماتما۔ پنڈت کوئی بھی میرے سوامی شری رام جی کا بھجن کئے بنا بھو ساگر کو پار نہیں کر سکتے۔ میں شری رام جی کو بار بار پرنام کرتا ہوں۔ مجھ جیسے پاپی بھی جن کی شرن میں جا کر شدھ ہو جاتے ہیں۔ میں ان شری رام جی کو پرنام کرتا ہوں۔ جن کا نام سنسار کے سب لوگوں کی دوائی ہے اور بھگتوں پر کار کی بھینا تک بیماریوں کے دکھ کو دور کرنے والا ہے۔ وہ دیا کے ساگر شری

رام جی تم پر اور مجھ پر سدا خوش رہیں۔

کاگ بھشنڈی کے شبھ بچن سُن کر اور شری رام جی کے چرنوں میں اُن کا پریم دیکھ کر گرڑ جی جن کا سب بھرم دور ہو چکا تھا۔ بڑے پریم سے کہنے لگے۔ ہے کاگ بھشنڈی جی۔ شری رام جی کی بھگتی کے رس سے بھری ہوئی آپ کی باتیں سُن کر میرے سب منورتھ سپھل ہو گئے۔ شری رام جی کے چرنوں میں میرا پریم نیا ہو گیا۔ اور اگیان سے پیدا ہونے والی میری سب تکلیفیں دور ہو گئیں۔ ہے ناتھ۔ اگیان کے ساگر سے مجھے پار کرانے میں آپ جہاز بن گئے۔ آپ نے مجھے انیک پرکار کے سُکھ دئے۔ اس کے بدلے میں میں آپ کو کچھ نہیں دے سکتا۔ اس لئے بار بار میں آپ کے چرنوں کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے تات۔ آپ شری رام جی سے پریم کرتے ہیں۔ اس لئے آپ کی سب کامنائیں پوری ہو گئی ہیں۔ آپ کے سمان خوش قسمت اور کوئی نہیں۔ سنت۔ برکش ندیاں۔ پہاڑ اور پرتھوی۔ ان سب کے کام دوسروں کی بھلائی کے لئے ہوتے ہیں۔ کویوں نے سنت پُرشوں کا ہردے ماکھن کے سمان کومل ہوتا ہے۔ ایسا کہا تو ہے۔ پر سوچ کر نہیں کہا۔ کیونکہ ماکھن تو اپنے اوپر آنچ آنے سے پگھلتا ہے۔ پر سدا چاری سنت پُرش دوسروں کا دُکھ دیکھتے ہی پگھل جاتے ہیں۔ میرا جنم اور جیون سپھل ہو گیا۔ آپ کی کرپا سے میرا سب بھرم جاتا رہا۔ مجھ کو ہمیشہ اپنا سیوک سمجھنا۔

شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی۔ پکشی راج گرڑ بار بار ایسا

رہے تھے۔ اور پھر کاگ بھشنڈی جی کے چرنوں میں نمسکار
کر کے اور پربھو شری رام جی کا دھیان کرتے ہوئے وہ
بیکنٹھ لوک کو چلے گئے۔

ہے پاربتی۔ سنت پرشوں کے ست سنگ کے سمان اور
دوسرا کوئی بھی لابھ نہیں اور وہ ست سنگ بھگوان کی کرپا
کے بنا پراپت نہیں ہوتا۔ ایسے وید اور پوران کہتے ہیں۔
میں نے تم کو وہ پوتر اتہاس سنایا ہے۔ جس کو کان سے
سنتے ہی سنسار کا بندھن چھوٹ جاتا ہے اور بھگتوں
کے کلپ برکش شری رام جی کے چرن کملوں میں پریم پیدا
ہو جاتا ہے۔ جو لوگ من لگا کر اپنے کانوں سے اس کتھا
کو سنیں گے۔ ان کے من۔ بچن اور کرم سے پیدا ہونے والے
سب پاپ نشٹ ہو جائیں گے۔ تیرتھ یاترا۔ انیک پرکار
کی تپسیا۔ یوگ۔ ویراگ۔ گیان میں ماہر ہونا۔ انیک پرکار
کے کرم۔ دھرم۔ برت۔ دان۔ سنجم۔ اندریہ دمن۔ جپ۔ یوگ
تپ۔ انیک پرکار کے یگیہ۔ پروپکار۔ برہمنوں اور گوروؤں کی
سیوا۔ ودیا۔ نمرتا۔ وویک اور بڑائی وغیرہ۔ وید نے جہاں
تک سادھن بتائے ہیں۔ ہے پاربتی۔ ان سب کا پھل بھگوان
رام کی بھگتی ہی ہے۔ پر ویدوں میں گائی ہوئی وہ شری رام
جی کی بھگتی ان کی کرپا کے بنا کسی کو نہیں ملتی۔ جو لوگ شردھا
سے یہ کتھا سدا سنتے رہیں گے وہ منیوں کو بھی درلبھ شری
رام جی کی بھگتی بنا کسی محنت کے پا لیں گے۔

جس کا من شری رام جی کے چرن کملوں میں لگا ہوا ہو۔ وہی سب کچھ جاننے والا۔ وہی گنی اور وہی آتم گیانی ہے۔ وہی پرتھوی کا شرنگار روپی پنڈت اور دانی ہے۔ وہی دھرماتما ہے اور وہی کل کی رکشا کرنے والا ہے۔ چھل کپٹ چھوڑ کر جو شری رام جی کا بھجن کرتا ہے وہی نیتی کا ماہر ہے اور وہی بہت چتر ہے۔ وہی وید کے اصلی آدرش کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔ وہی کوی ہے۔ وہی ودوان ہے اور وہی یودھا ہے۔

وہ سندر دیس دھنیہ ہے۔ جہاں گنگا بہتی ہے وہ استری دھنیہ ہے۔ جو پتی برت دھرم کا پالن کرتی ہے۔ وہ راجہ دھنیہ ہے جو نیتی کے انوکول راج کرتا ہے۔ وہ برہمن دھنیہ ہے جو اپنے دھرم میں اٹل رہتا ہے۔ وہ دھن دھنیہ ہے جو دان میں دیا جاتا ہو۔ وہ بدھی دھنیہ ہے جس میں کوئی دوش نہ ہو۔ جو پنیہ کرموں میں لگی رہتی ہو۔ وہ گھڑی دھنیہ ہے۔ جس میں ستسنگ سنتوں کا ست سنگ ہوتا ہو۔ وہ جنم دھنیہ ہے جس میں برہمنوں کی بھگتی ہوتی ہو۔ وہ کل دھنیہ ہے۔ جس میں شری رام جی کا کوئی نر بھگت جنم لے۔ وہ کل بہت ہی پوتر ہے اور اس کی پوجا سارے سنسار میں ہوتی ہے۔

ہے تارپتی۔ میں نے پہلے یہ کتھا چھپا رکھی تھی۔ پر اب بدھی کے انوسار میں نے تم کو سنا دی ہے۔ چونکہ تمہارے

ہردے میں بہت پریم ہے۔ اس لئے میں نے شری رام جی کی یہ
کتھا تم کو سُنا دی۔ جو دُشٹ ہو۔ ہٹھیلے سبھاؤ کا ہو۔ جو
من لگا کر اسے نہ سُنتا ہو۔ جو لوبھی۔ کرودھی اور کامی ہو۔
اور سارے چر اور اچر جگت کے سوامی شری رام جی کا بھجن نہ
کرتا ہو۔ اُس کو یہ کتھا کبھی نہ سُنانی چاہئیے۔ جو برہمنوں سے
ویر کرتا ہو۔ اُسے یہ کتھا کبھی نہیں سنانی چاہیئے۔ چاہے وہ
اندر کے سمان راجہ بھی کیوں نہ ہو۔ شری رام جی کی کتھا سُننے
کے ادھیکاری وہی ہیں۔ جن کو ست سنگ سے پریم ہو۔
گورو کے چرنوں سے جن کو پریم ہے۔ جو اپنے جیون میں نیتی
کا پالن کرتے ہوں۔ اور جو برہمنوں کی سیوا کرتے ہوں۔ وہی
اس کتھا کو سُننے کے ادھیکاری ہیں۔ جن کو شری رام جی پرانوں
کے سمان پیارے ہیں۔ اُس کو یہ کتھا بہت سُکھ دینے والی ہے
جن کو شری رام جی کے چرن کملوں سے پریم کی خواہش ہے
اور جو موکش پراپت کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کو یہ کتھا لب لگے
پریم سے کان روپی دونوں دوارا پینی چاہئیے۔ یہ پاپ بھری
کلجگ کے پاپوں کا ناش کرنے والی اور من کا میل دور کرنے
والی۔ شری رام جی کی سب کتھا میں نے سُنا دی۔ سنسار کے جنم
مرن روپی روگ کو دور کرنے کے لئے یہ سنجیونی بوٹی کے سمان
ہے۔ وید اور ودوان سب ایسا کہتے ہیں۔

اس کتھا میں سات سُندر سیڑھیاں ہیں۔ جو رام بھگتی
کا مارگ ہیں۔ اس مارگ پہ وہی لوگ پاؤں رکھتے ہیں جن

یہ بھگوان رام کی محبت کو پاتا ہو۔ کپٹ کو چھوڑ کر جو منش اس
کتھا کو کہتا بھی ہے وہ من چاہی سدھی پا لیتا ہے۔ جو
اسے کہتے۔ سنتے اور اس کی تعریف کرتے ہیں وہ بھوساگر کو
گائے کے کھر کی طرح پار کر جاتے ہیں۔

پاربتی جی کو یہ سُبھ کتھا بہت اچھی لگی اور وہ سُندر
بچن کہنے لگیں۔ ہے سوامی۔ آپ کی کرپا سے میرا سب بھرم
دُور ہو گیا۔ اور شری رام جی کے چرنوں سے میا پریم بڑھ
گیا ہے۔ ہے وشو کے سوامی۔ آپ کی کرپا سے میرا منورتھ سپھل
ہو گیا۔ میرے ہردے میں شری رام جی کی اٹل بھگتی پیدا ہو گئی
اور میرے سب دُکھ مٹ گئے۔

تلسی داس جی کہتے ہیں کہ شو جی اور پاربتی جی کی یہ بات
چیت سُکھوں کے دینے والی۔ دُکھوں کو نشٹ کرنے والی۔ بھوساگر
سے پار کرانے والی۔ بھرم کو مٹانے والی۔ بھگتوں کو خوش
کرنے والی اور سنت پُرشوں کو پیاری ہے۔ جگت میں شری
رام جی کے بھگت ہیں۔ ان کے لئے سنسار بھر میں اس سے
زیادہ اور کچھ پیارا نہیں۔ شری رام جی کی کرپا سے میں نے
اس سُندر چرتر کا درشن اپنی بُدھی کے انوسار کیا ہے۔ اسی
کلجگ میں یوگ۔ یگیہ۔ جپ۔ تپ۔ برت اور پوجا وغیرہ اور
کوئی سادھن نہیں۔ سدا شری رام جی کا ہی سمرن کرنا چاہئے
شری رام جی کا ہی چرتر گانا چاہئے۔ اور شری رام جی کے ہی گن
سدا سُننے چاہئیں۔ جن کی پاپیوں کو پوتر کرنے والی ریتی کو

ودوان۔ وید۔ سنت پُرش اور پران گاتے ہیں۔ ہے من۔
پاپ کو چھوڑ کر ان شری رام جی کا بھجن کر کے کس نے مکتی نہیں پائی۔
ہے مورکھ من سن ۔ انہوں نے گنکا ۔ اجامل۔ دیادھ۔
جٹایو اور گج راج وغیرہ بہت سے نیچ اور دشٹ تار دیئے۔
اہیر یون ۔ کرات ۔ کھس اور چنڈال وغیرہ پاپ روپ نیچ لوگ
بھی جن کا ایک بار نام لینے سے پوتر ہو جاتے ہیں۔ ان شری
رام جی کو میں پرنام کرتا ہوں۔ جو لوگ رگھوکل بھوشن شری
رام جی کا یہ چرتر کہتے۔ سنتے اور گاتے ہیں وہ بنا محنت کئے کلجگ
کے پاپ اور من کے میل کو دھو کر شری رام جی کے دھام بیکنٹھ
کو چلے جاتے ہیں۔ جو آدمی ان منوہر چوپائیوں کو شرشٹ
رہبر سمجھ لیتے ہیں۔ یا صرف پانچ سات چوپائیوں کو بھی منوہر جان
کر ان کو ہردے میں اب لیتے ہیں۔ ان کے گیان موہ سے پیدا ہونے
والے پانچوں دوشوں زکام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اور اہنکار کو
بھگوان شری رام جی نشٹ کر دیتے ہیں۔

جو سندر۔ چتر۔ دیالو اور اناتھوں سے پریم کرنے والے ہیں
وہ ایک بھگوان شری رام جی ہی ہیں۔ وہ نشکام ہیں۔ سب
کا کلیان کرنے والے اور موکش کے دینے والے ہیں۔ ان کے
سمان اور کون ہے۔ جن کی کرپا کے انش ماتر سے مجھ گنوار
تلسی داس نے بھی اننت شانتی پائی۔ ان شری رام جی کے سمان
اور کوئی سوامی نہیں ہو سکتا۔

ہے رگھوویر۔ میرے سمان دین اور آپ جیسا دینوں کا ہتکاری

دوُسرا کوئی نہیں - ہے دکھوُ کل کے سرتاج - ایسا وچار کر میرے آواگون کے بھیانک دُکھ کو دُور کیجیئے-

جیسے کامی پُرش کو استری پیاری ہوتی ہے اور لوبھی پُرش کو دھن پیارا ہوتا ہے - ہے دکھوُ ناتھ جی - آپ مجھے ویسے ہی سدا پیارے لگتے رہیں-

جس رامائن کی شرلیشٹ کوی شری شوجی مہاراج نے پہلے رچنا کی تھی- یہ اُس کا اُترتھ مُشکل تھا- جس رامائن سے سدا شری رام چندر جی کے چرن کملوں کی بھگتی پراپت ہوتی ہے - شری رام جی کے یش کو ورنن کرنے والی اُسی رامائن کو بہت پریم اور شردھا کے ساتھ مجھ تلسی داس نے اپنے ہردے کے موگن کی شانتی کے لئے یہ رام چرت مانس رچا ہے -

یہ رام چرت مانس شری رام جی کے چرتر روُپی راج ہنسوں کا نواس ستھان ہے- یہ سب کو پوتر کرنے والا- پاپ کو نشٹ کرنے والا- سدا کلیان کرنے والا ہے- اس میں بہت ہی نشکام پریم کا جل بھرا ہوا ہے - جو لوگ اِس رام چرت مانس روُپی سروور میں اشنان کرتے ہیں- اُن کو سنسار روُپی سوُرج کی تیز کرنیں جھلس نہیں سکتیں-

شری رام چرت مانس

اُتر کانڈ

اشٹم سوپان

کاگ بھشنڈی جی کے بچنوں کو شن کر اور شری رام جی کے چرن کملوں میں اُن کا پریم دیکھ کر گرڈ جی بہت خوش ہو گئے اور بہت پوتر تا بانی میں کہنے لگے۔

ہے ناتھ۔ اب میرا ہردے گنگا جی کی طرح شدھ ہو گیا ہے آپ کے چرن کمل کی کرپا سے میں مجھ سے نہیں چھوٹیں گے۔ ہے سوامی میں نے بھگوان شری رام جی کے سب گن شن لئے ہیں۔ جس سے میرے سبھی منورتھ پورے ہو گئے۔ ہے کاگ کل کے شرومنی کاگ بھشنڈی جی آپ کی کرپا سے اب میرے انتہ کرن میں بھگوان شری رام جی کے گن سے بھیگے رہیں گے۔ جیسے ندیوں اور نالوں کے ملنے سے سمندر نہیں بھرتا۔ ویسے ہی میرے من میں تو سنتوش ہے۔ پر چت نہیں بھرا وشو اور بھگتی۔ متھا ور ادر جنم۔ پیر اور راچیر جتنی بیدیاں ہیں۔ ان کا ورنن کیسے ہو سکتا ہے۔ ہے پربھو جو شش سکھ کی کھان اجودھیا پوری میں رہتے تھے۔ اُن کو آدر سے ساتھ لے کر شری رام جی اجودھیا کو چھوڑ کر ابھی

سُگریو کے ساتھ بیکنٹھ کو چلے گئے۔ یہ سُن کر میں بہت حیران ہو رہا ہوں
ہے پربھو۔ یہ سب مجھ کو اچھی طرح سمجھائیے۔ میں آپ کو پتا کے
سمان سمجھ کر ایسی ڈھٹائی کر رہا ہوں۔ ہے دیالو۔ یہ پوترا اتہاس
اور جس طرح شری رام جی نے مجھ کیا تھا۔ وہ سب کتھا سُنائیے
گرڑ جی نے گدگد ہو کر جب یہ کومل بچن کہے۔ تو ان کو بہت خوشی
ہوئی۔ اور اُن کے شریر میں رومانچ ہو گیا۔ اور بدھیمان کاگ
بھشنڈی ایسے پریم بھرے بچن سُن کر خوش ہو کر بولے۔

ہے گرڑ جی۔ آپ کو بادا دھنیہ باد ہے۔ آپ نے مجھ پر بڑی
دیا کی ہے۔ شری رام جی کی کرپا سے آپ کے من میں شنک۔ شوک
موہ اور بھرم کچھ نہیں۔ آپ بھگوان شری رام جی کی کتھا کے رس کو جانتے
ہیں۔ آپ کے استنے پیارے بچن مجھ کو بہت اچھے لگے ہیں۔ ہے پر اپکار
کرنے والے سوامی جی۔ اب میں شری رام جی کی یہ ادبھت کتھا پوری طرح
سُناتا ہوں۔ سے پکشی راج آپ کے من کا پریم دیکھ کر انیک پرکار کی بدھیا
اور پرکار کی ماتا یاد آ گئی۔ اب آپ شری رام جی کے بہت اُتم اور
شُدھ گُپت چرتر دل کو سُنیئے۔

شری رام جی دو ہی بھاد سے دیہت۔ نرمل۔ اخلاقی۔ احیا اور
کاگ کے ہر پرکار کے پاپوں سے رہت ہیں۔ انہوں نے اجودھیا پوری
میں رہتے ہوئے آٹھ ہزار ایک سو برس تک انیک لیلائیں کیں۔
برہما جی کے اُتم بیٹوں کو ہر سے میں رکھ کر دیا کے ساگر شری رام جی اجودھیا
میں براجمان ہیں۔ سیتا جی اور شری رام جی کی شان کو دیکھ کر کروڑوں کام
دیو شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ ساگر شری رام جی اجودھیا ہو جاتے ہیں۔

ایک دن شری رام جی نے چھوٹے بھائیوں کو اور پرجا کو بلایا اور
اُن کو بڑے آدر سے گورو وششٹ جی کے آشرم پر لے گئے۔ نگر کی شنکرات
کو بہار تا سوریہ گرہن تھا۔ اس لئے گورو جی کے چرنوں میں سر نوا کر
انہوں نے کاشی کو جانے کی آگیا مانگی۔ کاشی کو دھرم کا ستھان سمجھ کر وہاں
جانے کے لئے ایک پرکار کی سواریاں تیار کروائی گئیں۔ اور اس طرح
شری رام جی چتر انگنی سینا کو ساتھ لے کر چل پڑے۔
بیچ بیچ میں ٹھہرتے ہوئے وہ کاشی جا پہنچے اور سب لوگوں نے
بڑی شردھا سے کاشی پوری کو پرنام کیا۔ پھر ان سب نے گنگا جی
کو پرنام کیا۔ اور سب لوگ اتنے خوش تھے کہ اُن کی سب تھکاوٹ
جاتی رہی اور وہ سب نرمل ہو گئے۔ کرپا کے ساگر اور سکھ کی راشی
شری رام جی نے برہمنوں۔ ڈنڈی سوامیوں۔ جینیوں اور سنیاسیوں
کی پوجا کی اور اتنا دان دیا کہ اس کا حساب نہیں ہو سکتا ہے۔ اُس دان
کو دیکھ کر دھن کے دیوتا کوبیر اور دیوتاؤں کے سوامی اندر بھی شرما گئے
اس طرح وہاں کئی دن تک رہ کر شری رام جی نے ہر طرح سے تینوں لوگوں
کو بہت سکھ دیا۔ اور پھر وہ خوشی خوشی واپس اجودھیا کو لوٹ آئے۔
اجودھیا پوری میں ہر روز آنند منگل ہونے لگا۔ اور شری رام
جی ہر روز دان کیا کرتے تھے۔ ہے گرڑ جی۔ وہاں کبھی ایسا نہیں تھا کہ
کسی کو دکھ۔ ہر بیچ یا شوک نے ستایا ہو۔ ہر جگہ ویدوں اور پرانوں
کی چرچا سننے میں آتی تھی۔ اور دوسرے کسی دھرم کو کوئی نہیں جانتا تھا۔
شری رام جی نے جب دیکھا کہ اُن کے لئے دن بدن پریم بڑھ رہا ہے
تو انہوں نے سمجھا کہ سب نگر واسی بہت خوش ہیں۔ اور سیوا چار کر کے

کہ اب ہم نے صرف ایک سو برس اور رہنا ہے۔ وہ کچھ سوچ میں پڑ گئے
انہوں نے سوچا کہ میں اشومیدھ یگیہ کروں۔ جس کا گان کر کے سب لوگ
بھوساگر کو تر جائیں۔ اس کے بعد میں اپنے پرم دھام بیکنٹھ کو جلدی
چلا جاؤں۔ بڑے بھائی کے بچنوں کو پورا کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے
اس لئے کل سویرا ہوتے ہی پریم سے گورو جی کی چرنوں میں جاکر جیسا
وہ کہیں گے۔ اسی طرح سے یگیہ کر ڈالوں گا۔ اپنے من میں اس طرح سوچ
کر سنسار کے پتے اور شوک کو دور کرنے کے لئے انہوں نے نانا پرکار
کے بچن ترک کئے۔

مہرشی نارد جی نے شری رام جی کی مہما پرانوں میں گائی ہے میں
تم کو سناتا ہوں۔ شری رام جی کی مہما بہت اپرم پار ہے۔ اس کو ورنن
کرنے میں کویوں کے من بھی دھیرج کھو بیٹھتے ہیں۔ ان کو میں نادان کیسے
کہوں۔ کیا ہنسوں کی قطاریں کو آبھی شوبھا پا سکتا ہے۔ رام راج
میں پاپ کا نام کانوں سے سنا بھی نہیں جاتا تھا۔ چتر لوگ سب وید
اور پران پڑھتے تھے۔ سب سنسار کے بندھن کو دور کرنے والے شری رام
چرن کے کنول کا گان کرتے ہوئے سب استری پرش سورگ لوک میں
بھی نہیں جانا چاہتے تھے۔ سب لوگ اپنے ماتا پتا اور گورو کی آگیا کا پالن
کرتے تھے۔ اور تپ۔ یگیہ اور دان کرتے ہوئے شری رام جی کا بھجن
کرتے تھے۔

رام راج میں پرجا اتنی خوش تھی۔ مانو وے انیک اندر اور کوبیر تھے
راج محل میں بھی آنند چھایا رہتا تھا۔ جس طرح چندرماں کو دیکھ کر چکور
خوش ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی شری رام جی کو دیکھ کر سب رانیاں خوش

رہتی تھیں۔ شری رام جی کے راجا ہوتے ہی پرتھوی کا سب پاپ نشٹ ہو گیا۔ کئی لوگ بڑے پریم سے بنوں میں رہتے تھے اور جہاں تہاں گھومتے پھرتے تھے۔ پرتھوی بڑی سہاونی ہو گئی۔ اور بن سندر ہو گئے۔ وہاں پشو اور پکشی ایک ساتھ کلول کرتے تھے۔ ان میں کبھی ویر نام کو سنائی نہیں دیتا تھا۔ سب ایک ساتھ بنوں میں گھومتے رہتے تھے۔ بے شمار گرنتھ اور بے شمار شاستر بھی شری رام جی کی مہما کا درنن کرتے کروڑوں شیش ناگ۔ ان گنت برہما اور شو جی اور سرسوتی جتنے بھی کوی اور پنڈت ہیں وہ مل کر بھی رام راج کے گنوں کا درنن نہیں کر سکتے۔ اگر کاجل گری پربت وغیرہ سب پہاڑوں کی سیاہی بنا کر سمندر روپی دوات میں بھر دی جاوے۔ کلپ برکش کی ڈالی کی قلم بنالی جاوے سارا دیپ والی پرتھوی کا کاغذ بنا لیا جاوے اور سرسوتی۔ وشنو مہادیو۔ برہما۔ اور شیش ناگ مل کر سو ہزار کلپ تک جلدی جلدی لکھتے رہیں تب بھی شری رام جی کے ان گنت حیران کرنے والے پوتر گنوں کا پار نہیں پایا جا سکتا ہے۔

گرڑ جی۔ آگے جا کر جو اپار چتر ہوئے وہ بھی سنو۔

ایک بار شری رام جی اپنے بھائیوں کے ساتھ راج دربار میں بیٹھے تھے کہ ایک برہمن روتا ہوا وہاں آ گیا۔ وہ اپنے گھر سے بڑے کڑوے بچن بول کر کہہ رہا تھا کہ سنسار سے سوبھ و نش ڈوب گیا۔ رگھو۔ دلیپ اور سگر اجو جیسے بڑے بڑے راجا ہوئے ہیں جن کا ایسا پرتاپ تھا کہ ان کے راج میں پتا کے ہوتے ہوئے پتر کبھی نہ مرتا تھا۔ شری رام جی نے یہ بات اپنے کانوں سے سنی تو عام منشوں جیسی لیلا کرتے ہوئے

وہ من میں سوچنے لگے کہ کیا کارن ہے۔ جو اس برہمن کا پتر مر گیا۔ برہمن
کا دکھ دیکھ کر وہ بہت ویاکل ہو گئے

شری رام جی نے چت کی بات جان کر اسی سے آکاش بانی ہوئی۔ ہے
شارنگ دھنش دھارن کرنے والے شری رام جی۔ سنیئے۔ بندھیاچل پربت
پر جہاں بہت جنگل بن ہے۔ ایک شودر تپسیا کر رہا ہے۔ ہے راجن۔ برہمن
کے پتر کے مرنے کا یہی کارن ہے۔

اس طرح برہمن کے پتر کی موت سن کر شری رام جی رتھ پر سوار
ہو کر فوراً چل پڑے۔ آگے جا کر وہ بڑے پوتر پربت دیکھ کر ان کو بہت
خوشی ہوئی۔ پھر بہت غصہ میں آ کر انہوں نے ایک بان مارا۔ جس سے فوراً
ہی اس تپسیا کرنے والے شودر کا سر کٹ کر پرتھوی پر گر گیا۔ بھگوان
شری رام جی نے اس کو پوتر سمجھ کر اس کو بھگتی کا بر دان دے دیا اور وہ
آپ پہنچا تاپ کرنے کیلئے بہت اور تیرتھ یاترا کرنے لگے۔ اس برہمن
کا مرا ہوا پتر اسی وقت خوش ہو کر اٹھ بیٹھا اور بھگتوں کے دکھ دور
کرنے والے اور سب کو سکھ دینے والے بھگوان رام جی اجودھیا واپس آ گئے۔
بھگتوں کو سکھ دینے والے شری رام جی نے چیت ماس کال آٹھ کو سندھیا کر کے
مہادیو جی پوجا کی۔ پھر بھوجن کیا۔ اور اس کے بعد سب کو سونے کی آگیا
دے کر وہ آپ بھی سونے چلے گئے۔ جب چار گھڑی رات رہ گیا تو شری رام
جی کا دھیان ٹوٹ گیا۔ انہوں نے جلدی سے بھائیوں کے ساتھ پوجا ان کی
اور جب شام ہو گئی تو آشرم واسی بیٹھ شروع کر دیئے۔ پھر شری رام
جی تک آ گیا پاکر سب لوگ اپنے اپنے گھر کو چلے گئے۔ اور سب نے گھر جا کر
شام کی سندھیا کی۔ اجودھیا پوری میں گیت اور رات دن خوشی رہتی

تھے۔ اور شام کو آکر سب حال شری رام جی کو بتا دیتے تھے۔ ایک دن
شری رام جی نے سب چتر دوتوں کے منہ سے الگ الگ سماچار سُننے پر
ایک دوت بالکل چپ تھا۔ اُس کے چپ رہنے پر شری رام جی نے اُس
سے بڑے پیار سے پوچھا کہ وہ چپ کیوں ہے۔ پر پھر بھی اُس کے منہ
سے کوئی بھی نہ نکلا اور بہت پوچھنے پر وہ کہنے لگا۔ ہے مہاراج۔ ایک
دھوبی اپنی استری کو کڑے بچنوں سے ڈانٹ کر کہہ رہا تھا۔ میں رام
نہیں جس نے راون کے گھر رہتی ہوئی سیتا کو پھر رکھ لیا۔ تو کل رات
باہر رہی ہے۔ میرے گھر سے نکل جا۔ ویالو شری رام جی نے دوت کے
بچنوں کو اپنے من میں رکھا۔ اور رات کو بھی وہ یہی سوپن دیکھتے رہے
جب وہ پراتہ کال جاگے تو وہ بہت دکھی تھے۔ اس وقت اجودھیا میں
رہتے ہوئے شری رام جی کو ایک یگ بیت چکا تھا۔ اور وہ سوچنے لگے کہ
پتا کے راج کو وہ ایک ہزار برس اور بھوگیں گے اور اب سیتا جی کو تیاگ
کر وید کی مریادا کا پالن کریں گے۔ تاکہ دھرم کا ناش نہ ہو۔
یہ سوچ کر شری رام جی فوراً سیتا جی کے پاس چلے گئے اور بڑے
پریم سے کہنے لگے۔ ہے پریا تم اپنی پرتیچھا یا کو یہاں چھوڑ کر اپنے بھاو
ستھان کو چلی جاؤ۔ سیتا جی نے ان کے چرنوں میں پرنام کیا اور وہ
آکاش مارگ سے اپنے ستھان کو چلی گئیں۔ پر اُن کو کسی بھی چیز یا اچر پرانی
نے نہیں دیکھا۔ پھر مایا روپی سیتا کو سمجھا کر شری رام جی نے کہا کہ تم من چاہا
وردان مانگو۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے ناتھ میں رشیوں کے ستھان کو چھوڑ کر
آپ کے پاس آئی ہوں۔ اور یہاں رہنے سے ہچکچاتی ہیں۔ مجھے وہیں
جانے کی اچھا ہے۔ شری رام جی نے مُنیوں کی استریوں جیسے کپڑے اور

زیور جو سیتا جی کے من کو اچھے لگے اُن کو پہنائیے اور ہنس کر کہا پراتہ کال تمہارے من کی اچھا پوری ہو جاویگی۔

جب پراتہ کال ہوتے ہی جگت کے سوامی شری رام جی جاگے۔ تو اُن کے کمل جیسے مکھ کو دیکھ کر بھکاری بہت خوش ہوئے اور وہ شری رام جی کے گن گانے لگے۔ پھر بھرت۔ لکشمن اور شترگھن بھی وہاں آ گئے اور سب نے پرتھوی پر سر رکھ کر شری رام جی کو پرنام کیا۔ پھر شری رام جی چپ رہے اُن کے شریر کو کملایا ہوا اور ان کے مکھ کو گھبرایا ہوا دیکھ کر وہ سب بہت ڈر گئے اور تینوں بھائی تھر تھر کانپنے لگے۔ شری رام جی کی لیلا کو سمجھنا بہت مشکل ہے یہ ایسے جان کر شری رام جی نے سانس چڑھا کر بڑی منوہر اور گوڑھ بھانی میں کہا۔ لکشمن سنو۔ تم سیتا جی کو ساتھ لے کر بن کو چلے جاؤ۔ یہ بانی سنتے ہی سارے بھائی مسکیا کر جانو سوکھ گئے۔ اُن کے شریر جلنے لگے اور اُن کے ہردے میں آگ بھڑکنے لگی۔ شری رام جی ہنسی کر رہے ہیں۔ یا سچ کہہ رہے ہیں۔ یہ سوچ کر وہ بڑے دکھی ہو رہے تھے۔ بھرت اور دوسرے بھائی سب گھبرا گئے۔ اُن کے مکھ سے کوئی شبد نہ نکلتے تھے۔ شترگھن نے دونو ہاتھ جوڑ لئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ شری رام جی کے بچن سنکر وہ بہت گھبرا گیا تھا۔ اُس نے کہا۔ ہے سوامی۔ سیتا جی تو جگت کی ماتا ہیں اس بات کو سارا سنسار جانتا ہے۔ آپ سنسار کے پتا ہیں اور سب کے ہردے میں نواس کرتے ہیں۔ آپ ست چت آنند ہیں۔ چر اور اچر سب میں سمائے ہوئے ہیں۔ اور آنند کی راشی ہیں۔ کیا کارن ہے جو آپ نے من۔ بچن اور کرم سے سیوا کرنے والی سیتا جی کو تیاگ دیا ہے۔

شری رام جی نے چھوٹے بھائی کی بہت ہی پریم بھری بانی سنی تو اُن کی

کملی سمان آنکھوں سے جل بہنے لگا۔ اور انہوں نے بڑے میٹھے بچن کہکر
بھائیوں کو اس طرح سمجھایا۔ ہے تات اگر تم میرے بچنوں کو ٹالو
گے تو میرے شریر میں پران نہیں رہیں گے۔ ہے بھائی۔ برہما کی اچھا اور
ہونہار بہت بلوان ہے۔ پر تمہارا تو ہر طرح سے کلیان ہی ہوگا۔ ہے
چھوٹے بھائی میری اس آگیا کا پالن کرو اور سویرے ہی سیتا جی کو ساتھ
لے جاؤ۔

شری رام جی کے ایسے کڑوے بچن سن کر بھرت جی نے دونوں ہاتھ
جوڑ کر کہا۔ ہے سب کچھ جاننے والے پربھو۔ میری بنتی سنیئے۔ ہماری
بدھی تو بہت تھوڑی ہے۔ سوریہ ونش سارے سنسار میں مشہور ہے
اور آپ کے پتا دسرتھ اور ماتا کوشلیا ہیں۔ تینوں لوکوں کے سوامی آپ
کو سارا سنسار جانتا ہے۔ آپ کے گنوں کو شیش ناگ اور وید گا رہے ہیں۔
آپ کی سچائی کی شکتی تینوں لوک میں پرگٹ ہے۔ جس کو شیش ناگ اور وید
ورنن نہیں کر سکتے۔ شوبھا کی کھان اور سارے جگت کی ماتا سیتا جی میں
کوئی برائی نہیں اور وہ سب کا کلیان کرنے والی ہیں۔ جن کی نقل کر کے
سنسار بھر کی استریاں پتی برت دھرم کا پالن کرتی ہیں۔ وہ سیتا جی آپ
سے الگ ایک چھن بھر بھی زندہ نہیں رہ سکتی جیسے دریا سمندر سے۔ کیا جل کے
بنا مچھلی رہ سکتی ہے۔ یا بادلوں کے بنا کھیتی ہو سکتی ہے۔ بہت ہی پوتر
پتی بھگتی اور ستی کو جاننے والی سیتا جی آپ کے بنا ایک پل بھی کیسے رہ
سکتی ہیں۔

بھرت کی نمرتا اور پریم سے بھری ہوئی بانی سن کر شری رام جی نے بھرت
سے کہا۔ ہے بھرت تم نے سندر اور نیتی کی بات کہی ہے۔ پھر بھی دھیان کر

سارا راج نیتی۔ دھن اور دھرم کی رکشا کرنی چاہیئے۔ دُوت کے مُنہ سے سُنی ہوئی بدنامی کی بات بھائیوں کو بتاتے ہوئے شری رام جی نے پھر کہا۔ ہے بھائی۔ یہ ہماری کُل پر بہت بھاری دُکھ دینے والا کلنک لگ رہا ہے۔ دیکھو۔ سورج دنش میں بہت سے راجا ایک سے بڑھ کر ایک گیانی اور بدھیمان ہوئے ہیں۔ سو تم بھو شنو۔ دیکھو۔ راجا سگر اور بھگیرتھ کے ٹلیش کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں۔ راجا دسرتھ کو تو آپ نے اچھی طرح دیکھا ہے۔ جنہوں نے پرانوں کے لوجہ سے بھی اپنے بچن کو نہیں ٹالا۔ اس کُل میں ذرہ سا بھی کلنک سُن کر اگر میرے پران رہ رہ جائیں تو سمجھو کہ میں بڑا ہی نیچ اور نِردھرک ہوں۔

بھرت جی کہنے لگے۔ ہے سروانتریامی آپ تو انیک پاپوں کو ہرنے والے ہیں۔ میری بنتی سُنیئے۔ سیتا جی تو بنا کلنک ہیں اور پرم پوتر ہیں۔ ہے بھائی۔ برہما۔ وشنو۔ شو جی اور سب دوسرے دیوتاؤں نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ اور اگنی پریکشا کر کے آپ نے بھی ہر طرح سے سیتا جی کو آزما لیا ہے۔ اس چرتر کو سوپن میں دیکھ کر بھی دیوتا۔ منی اور منشیہ خوش ہو رہے ہیں۔ جو مورکھ سیتا جی پر کلنک۔ لگائیگا وہ کروڑ کلپ تک رورو نرک میں باس کرے گا۔ اور سو کروڑ کلپ تک نرک سے دُکھ پاتا رہے گا۔

اس طرح کہ شری رام جی کے من میں بہت کرودھ دیکھ کر بھرت جی لکشمن جی کے پیچھے چلے گئے۔ اور شری رام جی نے کہا۔ ہے لکشمن۔ ہٹھ اور سوچ کو چھوڑ کر میری بات سنو۔ سنسار چاہے بھلا کہے چاہے بُرا اگر میری آگیا کو مان کر کوئی جواب دو گے تو میں پران تیاگ دوں گا

اور تم جنم بھر شوک کرتے رہو گے۔ اس لئے سیتا جی کو جلدی سے رتھ
پر بٹھا کر گنگا جی کے پاس چھوڑ کر واپس لوٹ آؤ۔ سیتا کو بہت گھنے
بن میں جہاں کوئی بھی نہ ہو۔ جتن کر کے چھوڑ آؤ۔ دکھی ہو کر تم میری
بات کو مت ٹالو۔

تب لکشمن جی یہ سوچ کر کہ شری رام جی کے بنا اُن کو بھی مرنا پڑیگا
بہت نراش ہو کر وہاں سے چل دیئے۔ انہوں نے جا کر سیتا جی کو ایک
بہت سندر رتھ میں بٹھا لیا۔ اور بہت سے گہنے اور کپڑے سنبھال کر
رکھ دیئے۔ اور اس طرح شری رام جی کی پیاری پتنی سیتا جی بڑی
خوش ہو کر چل پڑیں۔ پر لکشمن جی کو اداس دیکھ کر وہ بہت ویاکل ہو رہی
تھیں۔ جیسے منی کے بنا سانپ ویاکل ہو جاتا ہے۔ وہ من میں سوچ
رہی تھیں۔ پر منہ سے کچھ نہ کہہ سکتی تھیں۔

شری گنگا جی کو پار کر کے رتھ دوسری طرف جا پہنچا۔ گھنے بن کو دیکھ
کر سیتا جی ڈر گئیں۔ کوئی دوسرا کارن سمجھ کر سیتا جی نے ڈرتے ہوئے
بڑی منوہر بانی میں کہا۔ ہے دیور جی۔ یہاں تو منیوں کے آشرم
دکھائی نہیں دیتے۔ تم کہاں اور کس کام کے لئے جا رہے ہو۔ یہاں تو
پکشی۔ ہرن۔ شیر۔ زہریلے سانپ۔ جنگلی ہاتھی۔ سور۔ بھیڑیئے اور بھیانک
بھیلے پھر رہے ہیں۔ کوئی منی آتا جاتا دکھائی نہیں دیتا۔ ہے ناتھ ڈر کے
مارے میرے تو پران نکلنے کو ہیں۔

سیتا جی کو اس طرح ویاکل دیکھ کر لکشمن جی من میں سوچنے لگے کہ دیوتا
نے یہ کیا کیا۔ ان کو رتھ میں بیٹھے بیٹھے مورچھا آ گئی اور وہ بہت دکھ کے
کارن پرتھوی پر گرنے لگے۔ پر پھر بھی انہوں نے اپنے آپ کو سنبھال لیا

سیتا جی کو دیکھ کر ان کے من کو کچھ دھیرج مل گیا اور انہوں نے کہا پیاس کے مارے اب تو بنا جل کے پران نکل رہے ہیں۔

جب سیتا جی نے دیکھا کہ لکشمن جی کے پران گلے میں آ گئے ہیں۔ تو وہ بہت گھبرا گئیں اور من میں سوچنے لگیں کہ میرے کارن ہی لکشمن جی اپنے شریر کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔ میرے جیون پر دھکار ہے۔ لکشمن جی کی دشا کو دیکھ کر سیتا جی کو بس مورچھا آ گئی۔ اور اسی سمے بہت سہاونی آکاش بانی ہوئی۔ ہے لکشمن۔ سنو۔ سیتا جی کو چھوڑ جاؤ۔ سوبھاگ وتی ستیا جی جیتی رہیں گی۔

آکاش بانی کو سن کر لکشمن جی نے کچھ دھیرج دھارن کر لیا۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر سیتا جی کی پرکرما کی اور ان کے چرنوں میں پرنام کر کے وہ بہت ڈرتے ہوئے روتے روتے کر اجودھیا کی طرف چل پڑے۔

جب سیتا جی کو ہوش آئی تو وہ چاروں طرف دیکھنے لگیں۔ وہاں نہ رتھ تھا نہ گھوڑے اور نہ ہی لکشمن جی۔ وہ سوچنے لگیں کہ یہ پران پہلے سے ہی اتنا دکھ سہ رہے ہیں۔ یہ نہ جانے اب بھی نکلتے کیوں نہیں۔

سیتا جی اس طرح بن میں بہت ورلاپ کر رہی تھیں کہ اتنے میں مہرشی والمیک جی گھومتے ہوئے وہاں آ گئے۔ انہوں نے پوچھا۔ ہے پتری تم بن میں کس کارن آئی ہو۔ مجھے بتاؤ۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے منی ور میں راجہ جنک کی پتری اور شری رام جی کی دھرم پتنی ہوں۔ جن کو سارا سنسار جانتا ہے۔ پر مجھے کچھ پتہ نہیں کہ انہوں نے مجھے کیوں تیاگ دیا ہے۔ وہ دھرماتما کی گتی بہت بلوان ہے۔ میرے دیور لکشمن جی مجھے یہاں چھوڑ گئے ہیں۔

کے سوامی شری رام جی! اب کرپا کر کے ہم کو اپنی سندر بھگتی دے دو جس اٹل بھگتی کو منی، یوگی اور تپسوی ڈھونڈتے رہتے ہیں۔

ماتاؤں نے جو جو ور دان مانگے شری رام جی نے وہی دے دیئے تب سب ماتاؤں نے اپنے من کو شدھ کر کے بڑی شردھا کے ساتھ اپنے اپنے شریر کو یوگ کی اگنی میں جلا دیا۔ یوگ کی اگنی میں شریر کو جلا کر وہ سب اپنے پتی راجا دسرتھ کے لوک کو چلی گئیں۔ اسی سمے بھرت شترگھن، لکشمن اور شری رام جی سب شوک کے بس میں ہو گئے۔ گورو جی نے ماتاؤں کا کریا کرم شری رام جی سے وید ودھی کے انوسار کرا دیا۔ اور پھر شری رام جی نے کروڑوں پرکار سے دان دیئے۔ سنسار میں ایسا کون کوی ہے جو اُن کو کہتے ہوئے اُن کا انت پا سکتا ہے۔

گئوئیں، کپڑے، سونا، رتن، ہیرے اور موتیوں سے جڑے ہوئے بہت پرکار کے کپڑے اور پرلوک کے لئے دھن اور مکان دے کر شری رام جی نے برہمنوں کو خوش کر دیا۔ بھکاریوں نے منہ مانگا سب کچھ پا لیا۔ جیسے کسی کنگال کو کوبیر کی پدوی مل گئی ہو۔ برہمن وید پاٹھ کر کے آشیرواد دے رہے تھے کہ اجودھیا کے راجا شری رام جی بہت دیر تک راج کرتے رہیں۔ شری رام جی نے دان دیکر برہمنوں کو ہر طرح سے خوش کر دیا۔ اور جو جو اُتم کام کرنے تھے وہ سب کر کے فارغ ہو گئے سب برہمن اور بھکاری اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

پھر شری رام جی سب ہر طرح سے سکھی ہو گئے اور سوچنے لگے کہ سب سنسار کو جتانے والا اور سارے جگ میں مشہور ایک اشومیدھ یگیہ کروں۔ جو سب پاپ اور دکھوں کو دور کر کے سنسار کا پرم کلیان

کرنے والا ہے۔

شری رام جی چھوٹے بھائی اور منتری کو لے کر گورو وششٹ جی کے گھر چلے گئے اور انہوں نے اُن کے چرنوں میں ماتھا رکھکر پرنام کیا مُنی راج وششٹ بہت خوش ہو گئے اور اُن کو بڑے پریم سے ملے انہوں نے شری رام جی کے کومل شریر کو دیکھ کر کشل پوچھی۔ تو شری رام جی نے کہا۔ ہے سوامی۔ آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر کشل ہی کشل ہے۔ گورو جی کو پرنام کرنے کے بعد شری رام جی نے دوسرے برہمنوں کو بھی نمسکار کیا اور ان سے آشیرباد پا کر وہ وہاں بیٹھ گئے۔ مہرشی وششٹ جی پوران اور رہے اتہاس کی کتھائیں سنانے لگے۔ اور شری رام جی آنند سے سُننے لگے۔ شری رام جی نے اپنے بھائیوں کو بھی بہت اچھی طرح سے سمجھا کر اُن کو سکھ دیا۔ اور وہ سب بڑے پریم سے گورو جی کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر سورج ونش کے چندرماں ست جیت آنند گھن شری رام جی دونو ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے۔ ہے ناتھ۔ آپ کے چرنوں کے پرتاپ سے میری مریادا سنسار بھر میں مشہور ہے ہے سب کچھ جاننے والے گورو جی۔ آپ میری کامنا پورا کر دیں۔ آپ کی کرپا سے میں نے بہت سے یگیہ کئے ہیں۔ جو ایک سے ایک بڑھ کر تھا پھر بھی سب نگر واسی اپنے من میں کہہ رہے ہیں کہ وہ اب اشو میدھ یگیہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہے سوامی۔ آپ جو آگیا دیں۔ میں اُس کو اب آپ کے چرنوں میں سر نوا کر پورا کروں گا۔

ان پریم بھرے بچنوں کو سن کر گورو جی کے شریر میں رومانچ ہو گیا اور وہ کہنے لگے۔ ہے رام جی تم ایسی سندر نیتی کی بات کیوں نہ کہو

تمہاری کامنا ضرور پوری ہوگی۔ ہے بھرت تم اٹھو اور جا کر تیاری کرو۔

گورو جی کے بچن سُن کر بھرت۔ شترو گھن لکشمن اور منتری سب خوش ہوکر گھر کو چل دیئے اور بہت پرکار سے گورو جی کے چرنوں میں سر جھکا کر سب براہمن بھی اُن کے ساتھ چل پڑے۔ شری رام جی نے بڑے بڑے آدر سے سیوک نگر نواسی اور منتری وغیرہ سب لوگوں کو جلدی بلا بھیجوایا۔ اور اُن سے کہا کہ نگر کے بازار۔ راستے۔ پھاٹک اور گھروں میں شامیانے تان کر ان کو خوب سجاؤ۔

یہ بات سُن کر سب سیوک اپنے اپنے کام میں لگے گئے۔ اور سب رانیاں بھی یہ سماچار پا کر بہت خوش ہوگئیں۔ نگر میں انیک پرکار کے منڈپ بنائے گئے۔ اور اس سمے کی اجودھیا کی شوبھا کو دیکھ کر برہما کی بدھی بھی ہار گئی۔ ہاتھیوں اور گھوڑوں کو سب لوگ خوب سجانے لگے اور دیوتاؤں کو اس بات کا پتہ لگا تو وہ بھی خوش ہوکر نقارے بجانے لگے۔

منتری نے بہت سے تپسویوں کو جلدی بلا لیا۔ اور انہوں نے آتے ہی جے ہو کہہ کر سر جھکا دیا۔ منتری نے اُن کو آگیا دی۔ کہ جن میں رشیوں کے آشرموں پر جاؤ۔ اور اُن سب کو آدر سے نیوتا دے آؤ۔

اُدھر شری رام جی نے گورو وششٹ جی سے کہا کہ آپ کی جو آگیا ہو وہی کروں۔ گورو جی نے شری رام جی کے من کی بات پہچان کر بڑے پریم سے میٹھی بانی میں کہا۔ آج جنک پوری کو ایک دوت کو بھیج دو تا کہ راجا جنک اپنے سماج کے ساتھ یہاں آجائیں۔ ہے رگھوونش شرومنی رام جی

سارے شہر اور جاتی کے لوگوں کو اور رودرن۔ کوبیر۔ اندر۔ یمراج اور
سرشٹ منی لوگوں کو نیوتا بھجوا دیا۔

شری رام جی گورو جی کو ساتھ لے کر شہر میں آئے تو شہر کی سجاوٹ
کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اُسی سمے جنک پوری کو جلدی ایک دوت
بھیج دیا گیا۔ اور دیس دیس کے راجاؤں کو بھی نیوتا بھیج دیا گیا۔ جامونت
سگریو۔ ببھیشن۔ نل۔ نیل اور انگد وغیرہ جو اپنے وطن کے بھوشن
تھے۔ اُن سب کو بھی بلا بھیجا اور رودرن۔ کوبیر۔ اندر یمراج اور کال یہ سب
دیوتا شری رام جی کے پاس آ گئے۔ دیوتاؤں کی استریاں بمانوں پر چڑھ
کر خوش ہو کر گیت گا رہی تھی جن کو سن کر کوئل بھی شرمانے لگی۔ سرشٹ
منی جو بھی آئے۔ شری رام جی نے اُن کو ٹھہرنے کے لئے بڑے اُتم ستھان
دیئے۔ چندرماں۔ مہادیو۔ وشنو۔ سورج۔ سنکادک اور دوسرے
دیوتا جو ناری کال سے چلے آ رہے ہیں اجودھیا پہنچ گئے۔ اور رشی وشوامتر
کے ساتھ اپنی اچھا سے رہنے والے سات ہزار منی وہاں آ گئے۔ پراشر
بھرگو۔ نارد۔ ویاس۔ اگست اور سب منیوں کے سموہ آ گئے۔ اور
دیول اور بسشٹ جی بھی آ گئے۔ یگیہ کا سہاونا ستھان بہت سہاونا دکھائی
دیتا تھا۔ جسے دیکھ کر شری رام جی بہت خوش تھے۔

جو دوت جنک پوری بھیجا گیا تھا۔ اُس کو دیکھ کر وہاں کے نگر واسی
خوش ہو گئے۔ جب دوارپال نے جا کر راجا جنک کو بتایا کہ اجودھیا سے
چیٹھی آئی ہے۔ تو وہ فوراً اُٹھ کر چل پڑے۔ ان کے شریر میں رومانچ ہو گیا
اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اُن کے من کو جتنا آنند ہوا اس کو سرسوتی
اور شیش ناگ بھی بیان نہیں کر سکے۔ راجا جنک جی کے رونگٹے کھڑے

ہوئے ہیں تھے۔ آپ ہی دوار پر چلے گئے اور دوت کو دیکھ کر بہت
خوش ہوئے۔ انہوں نے دوت سے پوچھا، شری رام جی اور ان کے
بھائی کشل تو ہیں۔ دوت نے چٹھی دے کر کشل کا سب سماچار سنا
دیا۔ راجا جنک نے اس چٹھی کو پریم سے ہردے اور آنکھوں سے لگایا
پریم کے کارن ان کا گلا رک گیا اور ان کے منہ سے کوئی شبد نہ نکلتا
تھا۔ اس وقت راجا جنک کے من میں جیسا پریم تھا اس کو ودوان
بھی ورنن نہیں کر سکتے۔ وہ بڑے آنند میں مگن ہو کر اونچی آواز سے
کہنے لگے۔ جے ہو جے ہو۔ چٹھی پڑھ کر ان کے ہردے میں پریم نہیں سماتا
تھا۔ انہوں نے چتر دوتوں کو بلا کر ہنستے ہوئے کہا۔ نگر گاؤں اور شہر کو
منگل کے ساج سجاؤ اور انیک پرکار کے باجے بجاؤ۔ پھر انہوں نے
منتری کو بلا کر وہ چٹھی اس کو دے دی۔ منتری نے اٹھ کر ہاتھ جوڑ کر نمرتا سے
چٹھی لے لی۔ اور بڑے آنند سے شری رام جی کا سمرن کر کے اس کو پڑھا۔
نگر میں یہ خبر بہت جلدی پھیل گئی۔ سب لوگوں نے اپنے اپنے گھروں میں منگل
کے کلش سجا دیئے۔ اور اس وقت سب کے من میں اتنا آنند تھا کہ اس
کو بیان کرنا ممکن نہیں۔ راجا نے بہت سا دان دیا۔ اور بہت سے سیوکوں کو بھی
دیوتانش کا شریر دھارن کر کے سکھ دینے والی جنک پوری میں [illegible]۔ وہ راجا
سے کلیان کاری بچن کہنے لگے کہ آپ لوگ سب کام چھوڑ کر اجودھیا پوری
کو چلیے۔ ایسا کہہ کر دیوتا لوگ اچھے اچھے سجا کر چل پڑے اور راجاؤں کے
شرومنی راجا جنک دونوں ہاتھ جوڑ کر ستندر کرنے لگے۔ ہے شری رام جی
ہے رگھو کل کے چندرما۔ ہے تپسیا کے ناتھ جی۔ ہم آپ کے چرنوں کا سمرن کرتے
ہیں۔ آپ لکشمن جی اور سیتا سمیت سدا میرے ہردے میں نواس کریں۔ آپ

بیٹھے۔ راجا جنک کی اتنی بڑی سینا کو دیکھ کر پرتھوی ڈگمگانے لگی اور سمپپ شیش ناگ بھی ہلنے لگے۔ رتھوں اور پیدلوں کا سمودا تنا اپار تھا کہ سنسار میں کوئی سوکہ کوی ہی اس کو ورنن کرنے کا جتن کریگا باجے بجوا کر راجا منیوں سمیت چل پڑے اور تھوڑے ہی دنوں میں تیرتھ راج جودھیا کے پاس پہنچ گئے۔ شری رام جی نے خوش ہو کر شہر کے باہر آ کر ان کو سرجو کے کنارے پر ٹھہرا دیا۔ اور لکشمی جی کو سماج کا کام سونپ کر وہ آپ راجاؤں کے شرومنی راجا جنک کے پاس چلے گئے راجا نے ان کو مل کر اپنے پاس بٹھا لیا اور گدگد خوش ہو کر وہ ان سے میٹھی بانی میں بات چیت کرنے لگے۔ ان کے چندرما جیسے مکھ اور سالسے شریر کو دیکھ کر راجا جنک آنند میں مگن ہو گئے۔ پھر نمر سبھاؤ والے شری رام جی نے سب کی سیوا کر کے منتری اور بھرت کو وہاں بلالیا اور راجا جنک کی سیوا بھرت جی کو سونپ دی اس کے بعد شری رام جی نے جو کہا وہ سُنو۔

شری رام جی نے بڑے پریم سے گورو جی کے آگے سر جھکا دیا۔ اور ان من چاہا آشیرباد پالیا۔ پھر انہوں نے سب دیوتاؤں اور گورو منڈلی کو پرنام کیا اور اپنی اچھا کے انوسار آشیرباد پا کر وہ خوش ہو گئے۔ پھر شری رام جی دس ہزار سرشٹ منیوں کو ساتھ لے کر یگیہ شالا میں چلے گئے تو گورو وششٹ جی نے نمرتا سے کہا۔ شری رام جی تیر بھگ سنو۔ جس دھرم کا ویدوں نے ورنن کیا ہے آپ سے سنت۔ پوران اور سب لوگ جانتے ہیں۔ ہے رام جی استری کے بنا یگیہ کا پھل نہیں ملتا اس لئے اب سیتا جی کا آنا ضروری ہے۔

گورو جی کے بچن سُن کر شری رام جی چپ رہ گئے۔ اور سچ یا جھوٹ کچھ بھی نہ کہہ سکے۔ وہ بولے ہے مُنی راج۔ کرپا کر کے کوئی ایسا اپائے کیجئے جس سے میری پرتگیا اور لیش نہ جائے۔

تب دونوں طرف کے گورو وں۔ نارد مُنی اور سنک وغیرہ نے مل کر کہا۔ ہے اناد ی پربھو سُنئے۔ سیتا جی کے سمان سُندر اور سوشیل ہیروں جڑی سونے کی استری بنوا دیئے۔ اُس کے انگ انگ میں اُتم گہنے اس طرح سجاؤ کہ اُس کے روپ۔ کو دیکھ کر کام دیو اپنی استری رتی سمیت شرمندہ ہو جائے۔ کوئی استری پرش بھی اُس مورتی کو نہ پہچان سکے۔ اور سیتا جی کو دیکھ کر سب لوگ حیران رہ جائیں۔

اُس وقت کی اپار شوبھا کو کون کوی بیان کر سکتا ہے۔ جگت کے پِتا دیالو شری رام جی نے انیک چرتر کئے۔ جن کو کوئی سمجھا نہ پایا سونے کے جڑے ہوئے اُس پر سندر مرگ چھالا بچھا ہوا تھا۔ اور اُس پر کرپالو شری رام جی بیٹھ گئے۔ اُن کو سیتا جی کے ساتھ بیٹھے دیکھ کر دیوتا مسکرانے لگے۔ اور اُن سب نے خوش ہو کر اُن کو پرنام کیا۔

گیانی گیروجی نے بہت بڑی بھیڑ دیکھ کر سدھی سدھیوں کو آدر سے بلا کر کہا۔ کہ تم جا کر جو مناسب ہو کرو۔ اور جو چیز کوئی چاہے اسے مہیا کرو۔ یہ گیا پا کر اور شری رام جی کے من کی بات جان کر گُون نرمی سے وہ۔ یہ آ گیا پا کر اور شری رام جی کے من کی بات جان کر گون ودھی سدھیوں نے انیک مکان بنا دیئے۔ جن کو دیکھ کر برہما جی بھی تعریف کرنے لگے۔ دیوتاؤں کی کام دھین گائے اور کلپ برکش ہر مکان میں موجود تھے جن کا ورنن سرسوتی جی اور شیش ناگ بھی نہیں کر سکے نگر۔ گھر۔ باہر گلی اور اٹاری ان سب کو سجا کر اُن میں خوشبو بھر دی۔

سب وشاؤں کی آشا کرنے کے لئے ایسے لوگ مقرر کر دیئے گئے جو اپنا کام کرنے اور گیان کے ماہر تھے۔

جو لوگ گیان میں چتر اور پنیہ آتما تھے۔ بھرت جی نے اُن کو وہی استھان رہنے کے لئے دیئے، جن کے وہ قابل تھے۔ وہ لوگ اپنے اونچے بھاگیہ کی تعریف کرتے تھے اور اپنی شان سے کوبیر کی پدوی کو بھی نیچا گنتے تھے۔ جنہوں لوگوں کے ناگ، پکشی، دیوتا، راکشش اور دوسرے جو بھی برہما جی کے بنائے ہوئے جیو تھے ان میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کو شری رام جی آدر اور پریم سے نہ ملے ہوں یگیہ کا کام وششٹھ اور اُتم برہمنوں کو سونپ دیا گیا جو بڑے چتر تھے اور دیگر معاملتی کو اچھی طرح جانتے تھے

موسم بہار کے ماگھ کے مہینے میں شری رام جی یگیہ شالا میں جا بیٹھے اور گورو جی اُتم بچن بولے۔ کہ ایک سجا ہوا گھوڑا لاؤ جیسا کہ ویدوں میں کہا گیا ہے۔ گورو جی کے بچنوں کو سن کر لکشمن جی خوش ہو گئے اور بار بار اُن کے چرنوں میں نمسکار کر کے وہ اصطبل میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک گھوڑے کو طرح طرح کے گہنے پہنا دیئے۔ وہ سفید رنگ کا بہت سندر گھوڑا تھا جس کے کان کالے تھے۔ اور جو سورج کے گھوڑوں کو بھی مات کرتا تھا۔ ایسے معلوم ہوتا تھا۔ جیسے اُس کو کام دیو نے آپ بنایا ہو۔ اُس کی جڑاؤ زین اتنی سندر تھی کہ اس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ سنسار کو ایسے جان پڑتا تھا، مانو سورج دیو آپ رتھ پر چڑھ کر آ گئے ہوں۔ مستک پر سندر کلغی ٹیکہ شوبھا پا رہا تھا جس میں ہیرے جڑے ہوئے تھے وہ ہیرے آکاش کے تاروں سے جان پڑتے تھے اور ان کو دیکھ کر دیوتا بھی خوش ہو گئے۔ سیوک کے ہاتھ میں بس اُتم ریشم کی ڈوری تھی۔ جس کے

تھے۔ بجلی کی چمک بھی تجھ دکھائی دیتی تھی۔ یہ یودھا لکشمن جی ساٹھ ہزار
یودھاؤں کے ساتھ۔ اس گھوڑے کو شری رام جی کے پاس لے آئے۔

شری رام جی نے رشی وشوامتر کے کہنے کے انوسار ساٹھ [illegible]
بیتنے کے لئے اس گھوڑے کی پوجا کی۔ انہوں نے ایک پہر کال کے دان
دیئے اور گھوڑے کو تلک لگا کر ایک پتر میں لکھا۔ اجودھیا پوری میں
ایک ویر یودھا دشمنوں کی سینا کا ناش کرنے والا ہے جس سے اندر
بھی ڈرتا ہے۔ جس میں بل ہو وہ اس کے اس گھوڑے کو پکڑ لے یا ڈنڈ
نہیں تو بن کو بھاگ جائے۔

ایسا لکھ کر گھوڑے کے مستک پر وہ پتر اچھی طرح سے باندھ دیا
گیا۔ یہ بات سُن کر بہت سے سُنیا چل پڑے اور بھرگو وغیرہ سب منی
اکٹھے ہو کر رگھو کل تک شری رام جی کے پاس آگئے۔ انہوں نے لوناسُر کی
سب کتھا بتا دی۔ جس نے منیوں کو بہت دکھ دیا تھا۔ اُن کے بچن سُن کر
شری رام جی کی آنکھوں میں جل بھر آیا۔ انہوں نے ہنس کر ہاتھ ترکش
منگوایا۔ اور اس میں سے ایک ایسا بان شتروگھن کو دیا۔ جس کی چمک چل
رہ جاتا تھا۔ انہوں نے کہا میرا منتر پڑھ کر لوناسُر کو مار دینا اور سب
راجاؤں کو جیت لینا۔ پھر شری رام جی نے ببھیشن کو بلایا۔ اور اس
نے آ کر بڑے آدر سے سر جھکا دیا۔ سوریہ ونش کے شرومنی شری رام
جی نے اس سے لوناسُر کا سب چرتر پوچھا۔ تو راکشسوں کے راجہ ببھیشن
نے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے مہاراج۔ میں سب کچھ سچ سچ کہتا ہوں۔
سُنیئے۔ ہے ناتھ۔ میری ایک سوتیلی بہن تھی جس کا نام کمبھینسی تھا۔ راون
نے مدھو نام والے راکشس سے بنتی کر کے بڑے آدر سے اس کا ویاہ

اُن کے ساتھ کر دیا۔ اُس کا پتر یہ لونا سُر ہے جس نے بڑے آدرسے شری مہاراج کی سیوا میں من کو لگا دیا ہے۔ جو یا ندھی شوجی نے اس کا دہار تب دیکھ کر اس کو ایک ترشول دیدیا۔ اور کہا کر جس کے ہاتھ میں یہ بھاری استری ہو گا وہ جو دھ لوگوں میں سب کو جیت سکے گا۔ ہے پر بھو اُسی کے بل پر دہ دیوتا۔ آکاش منش اور ناگ کسی کو کچھ نہیں گنتا۔ اُس نے ان سب کو جیت کر اپنے بس میں کر رکھا ہے۔ اور سب کو دکھ دے رہا ہے۔

لونا سُر کا چرتر سُن کر شری رام جی من ہی من ہنسنے لگے۔ اور انہوں نے شترگھن کو بل دے کر اس کا ان بڑھایا۔ شترگھن نے چترنگنی سینا کو سجایا۔ اور اپنے دونوں پتروں کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ شری رام جی کی چرن سُن کر تیس ہزار مدنگ اور سنکھ ایک ساتھ بجنے لگے۔ ہاتھیوں کی چنگھاڑ سے پرتھوی نیچے دھنسنے لگی۔ دس ہزار ایسے رتھ سجائے گئے جو سورج کے رتھ کو بھی مات کرتے تھے۔

شترگھن جب سینا کو سجا کر دو سنکھ بجا کر چلے تو آکاش میں بہت سے نگاڑے بجنے لگے۔ شہر کے باہر جا کر جب شترگھن نے سینا کو ترتیب دی تو اس میں اپنے پتروں کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ راستے میں بارہ دن ٹھہر کر وہ جمنا ندی کے کنارے جا پہنچے۔ وہ ہر روز انیک پرکار کا دان کرتے تھے۔ اور رات دن شری رام جی کے چرنوں کی پوجا کرتے تھے۔ انہوں نے جمنا جی کے پوتر جل کی اشنان کر کے بڑے آدر سے شری سوامی جی کی پوجا کی۔ اور پھر اپنے سوامی شری رام چندر کا سمرن کرتے ہوئے وہ آگے بڑھے۔ جو دل میں کہا کہ سیتا اور بلوان یودھا ہیں۔

جا کر ادھٹانشر سے نگر کو گھیر لیا۔ اُس سمے جیدھ کے بہت سے باجے بجنے لگے
جن کو سُن کر راکشسوں کے راجا ادیانشر کے من میں ابھیمان پیدا ہو گیا۔
اُدھر کے پاس ساٹھ ہزار بلوان یودھاؤں کی سینا تھی وہ یودھاؤں کو
للکارتا اور گرجتا ہوا آ گیا اور اپنی سینا کو دیکھ کر بہت خوش تھا۔ وہ
کہنے لگا۔ مارو۔ کھاؤ اور راجا کو پکڑ کر باندھ لو۔ وہی اپائے کرو
جس سے ہماری جیت ہو۔ یہ کہہ کر اُس نے سینا کو آگے چلا دیا۔ مانو
پہاڑ سے آندھی آ رہی ہو۔ لڑائی کے باجوں کا شبد سُن کر یودھا گرجنے
لگے۔ دونوں طرف بہت سے باجے بجنے لگے۔ اپنے اپنے سوامی کی جے
بلا کر اور اپنے برابر کے یودھاؤں کو چُن کر دونوں طرف کے یودھا یدھ
کرنے لگے۔ تلوار چلانے ماہر یودھا بلوان دشمنوں کے ساتھ ہتھ گتھا ہو کر
لڑنے لگے۔ کوئی کُشتی کو پسند کرتے ہوئے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر
روکنے لگے۔ ویر یودھا بان۔ شکتی۔ برچھا۔ ترشول۔ فرسے اور تلوار
چلا رہے تھے۔ وہ ہاتھ۔ پیر اور سر کاٹ کر اُن کو تیر سے ہی روک دیتے
تھے۔ اور زمین پر سینچ کرنے دیتے تھے۔ یودھا گر جاتے تھے اور اٹھ کر
پھر لڑنے لگتے تھے۔ پکڑو۔ پکڑو کہہ کر وہ کئی پرکار کی مایا رچ رہے تھے
شترو گھن جن کے بلوان بانکے پتر راکشسوں کی سینا کا بہت سنگھار
کر رہے تھے۔ اور یودھا آپس میں یدھ کی کارروائی کو دیکھتے ہوئے
ایک دوسرے کو مار رہے تھے۔ دیوتا گروہ ڈر کر یہاں سبھی گر آکاش مارگ
میں پھولوں کی بارش کرتے ہوئے شترو گھن کی جے جے کہہ رہے تھے۔
لوتانشر نے اپنی سینا کو بھاگتے دیکھا تو وہ اپنے دو پتروں کو جن کے
نام مست اور اکھنڈ کیتو تھے ساتھ لے کر ران بھومی میں آ گیا۔ شترو گھن کے

بڑے بیر سبا ہو کے ساتھ جنگ کال کے سمان لڑنے لگا۔ دوسرے چتر
پرپ کیتو اور اکھنڈ کیتو ایک دوسرے کو للکارتے ہوئے خوب لڑ رہے
تھے اور کوئی بھی ہار نہیں جانتا تھا۔

سینا کے سب یودھا ستر شترو کر اپنی اپنی جوڑی کے ساتھ
لڑ رہے تھے۔ اس بھیانک یدھ کو دیکھ کر دیوتا ڈر گئے۔ اور اپنے
گرو برہسپتی سے پوچھنے لگے کہ جیت کس کی ہو گی۔ گرو برہسپتی ہنس
کر کہنے لگے۔ ہے اندر۔ تم من میں سوچ مت کرو۔ شری رام جی کے
پرتاپ کا ہردے میں سمرن کرو۔

پشپکیتو نے بہت غصہ میں آ کر اکھنڈ کیتو کو مار کر پرتھوی پر گرا دیا
اور اور بیر بیا ہوئے تھے۔ [illegible] کو مار ڈالا اور اس کے ہاتھ پیر کاٹ کر
اس کو پرتھوی پر ڈال دیا۔ ان کے بان دشمن کے ہاتھ پیر اور سر کو
کاٹ کر انہیں پرتھوی پر گرا کر بڑی جلدی سے ترکش میں واپس آ گئے۔
اور سورج دھوج کے بیٹوں کو ایک دن بھومی میں پڑا پایا گیا

لوتا شرائے دونوں بیروں کی موت کی خبر سن کر بہت گھبرا گیا اور چکر
کھا کر پرتھوی پر گر پڑا۔ پھر ہوش میں آ کر وہ ترشول لے کر یدھ بھومی میں
آ کر شترگھن کے ساتھ لڑنے لگا۔ وہ خود بہت بلوان اور پرتاپ والے
تھے اس لئے دونوں طرف کی سینائیں پھر ایک دوسرے سے بھڑ گئیں۔ سر
پیر اور ہاتھ کٹ کٹ کر آکاش مارگ میں اڑنے لگے جس کو دیکھ کر ڈاکنیاں
خوش ہو گئیں۔ وہ بڑی خوشی سے خون کی ندی میں اشنان کر کے
یودھاؤں کے سروں کی مالائیں بنانے لگیں۔ اور سانپر آئیں مونہہ میں جوش
ہو کر ناچنے لگیں۔ سنکھ اور مردنگ کی آواز سننے لگی جس کو سن کر

یودھاؤں کا حوصلہ بڑھ گیا۔ بھرتیوں کی استریاں تیز رفتار سے ناچنے لگیں۔ اور کھوپڑیوں کی مالائیں شیو جی کے اوپر چڑھانے لگیں۔ کہیں ماتکائیں یودھاؤں کا خون پی رہی تھیں اور کہیں ڈاکنیاں سب چربی اور مانس کھا کر آکاش میں خوش ہو کر گا رہی تھیں۔

شترو گھن نے بہت سے بلوان یودھاؤں کو مار دیا اور وہ ان بھومی میں گر پڑے۔ راکششوں کو مرتے دیکھ کر بلوان راکشش یوتاسر تھوڑی دیر کے لئے انتردھیان ہو گیا۔ اور اپنی مایا سے اُس نے استر شستر وبھاڑن کئے ہوئے دیوتاؤں کے بہت سے سوہ پر کٹ کر دیئے۔ برہما وشنو۔ مہادیو سنکادی اور دوسرے جتنی لوگ جو وید کو جاننے والے تھے وہاں آ گئے یعنی۔ ترشول۔ تلوار۔ ڈھال۔ کلہاڑی اور دھنش بان سے کر وہ دیوتا۔ پکڑو پکڑو۔ مارو مارو کہنے لگے۔ یہ سن کر یودھاؤں نے ہاہاکار کر دیا۔ اور حیران ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔ جب راکشش شترو گھن کی سینا سے زیادہ ہو گئے تو بہت ہی بلوان یودھا اپنے ہاتھ ملنے لگے۔ اُن کی سینا کو ویاکل دیکھ کر نارد جی وہاں آ گئے اور انہوں نے سب سماچار ان کو اچھی طرح سمجھا دیا۔ تب شترو گھن نے شیو جی کا سمرن کر کے اچھی طرح سا وِدھان ہو کر شری رام جی کا دیا ہوا بان دھنش پر چڑھا لیا۔ اور جیسے سورج کے نکلتے ہی اندھیرے کا ناش ہو جاتا ہے ویسی طرح رن بھومی میں کوئی بھی مایا کا دیوتا نہ رہا جب شترو گھن نے منتر پڑھ کر بان چھوڑا تو کروڑوں بان نکل کر آکاش میں اِدھر اُدھر چھا گئے۔ اور مایا ایسے نشٹ ہو گئی جیسے ہوا کے جھونکوں سے بڑے بڑے بادل نشٹ ہو جاتے ہیں۔

جب سباہو نے دیوتا دمن کا کچھ بھی نہ دیکھا تو وہ کال کے سمان
جل کر یونا سے کہنے لگا اے دیوتا دمن کے دشمن۔ ترشول کو سنبھال کر
پکڑ۔ ایسے کہہ کر سباہو نے اس کی چھاتی میں گرز زور سے مارا اور کہا یونا م
اس گدا کی چوٹ کو وہ سہ سکا بعد میں بیاکل اور مورچھت ہو کر پرتھوی
پر گر پڑا۔ اپنے سوامی کو بیاکل دیکھ کر اس کے بہت سے یودھا ہاتھوں میں
ایک ایک شستر لے کر دوڑے۔ کیتو بھی نام کا ایک بہادر وانگشن جو ... نام
کو مورچھت سمجھ کر تین ہزار یودھاؤں کا ساتھ لیے جو رتھ میں بہت چتر
تھے سباہو کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ [illegible] نکلتا ہوا بان چھوڑنے
لگا۔ پر سباہو نے ان بانوں کو کاٹ ڈالا۔ تب وہ وانگشن شرمندہ ہو کر
ترشول لے کر دوڑتا ہوا یوپ کیتو کے سامنے چلا گیا۔ اس نے ترشول کو
تاک کر یوپ کیتو کی چھاتی میں مارا جس سے وہ ادھیاد شری رام جی کا نام
کرتے ہوئے مورچھت ہو گیا۔ سباہو نے بھائی کو مورچھت دیکھ کر بہت کرودھ
میں آ گیا۔ اس کا کرودھ روکے نہیں رکتا تھا۔ اس نے بہت کرودھ میں آ کر
تین ہزار بھینکر بان ایک ساتھ چھوڑ دیئے۔

وانگشن کو بیاکل کر کے اپنے کل کا ٹیک سباہو جیسے کہ بھائی یوپ
کیتو کے پاس جلدی جلدی چلا گیا۔ اس نے وانگشن کی چھاتی میں ایسے بان
مارے کہ وہ پرتھوی پر گر پڑا۔ اور اس کو اپنے شریر کی کوئی سدھ نہ رہی۔ سباہو
نے یوپ کیتو کی چھاتی سے ترشول کو نکال لیا۔ اور اس کو رام نام کی دوائی
دے دی۔ رام کا نام سنتے ہی یوپ کیتو کا شریر پوتر ہو گیا۔ اور وہ [illegible]
بان اور ترکش لے کر بھائی کے ساتھ ہنستا ہوا چلنے لگا۔ انہوں نے ان بڑی
بڑی [illegible] یودھاؤں کو للکار للکار کر دیوتاؤں کے دشمنوں کو مار دیا

لو کا شکر بلوان کیتھ کو مورچھت دیکھ کر اپنے رتھ پر چڑھا کر بہت جلدی وہاں
سے دور لے گیا۔ اُس نے اُن یودھا کو رتھ پر چڑھا کر شری اجودھیا جی کے
گھر بھیج دیا۔ اور آپ اپنے بہت بہادر یودھاؤں کو ساتھ لے کر رن بھومی
میں گرجنے لگا۔

گھر میں جا کر کیتھ کو ہوش آ گئی۔ تو اپنے بھائی کی مدد کے لئے پھر رن بھومی
میں آ گیا۔ وہ اتنا بلوان تھا کہ کال بھی اُس سے ڈرتا تھا۔ پر یہ بھی
اس لڑائی میں ہار گیا۔ اُس سمے رن بھومی میں اگر دوتا سگروا کو ہاتھ جوڑ کر کہا تھا
(کہ) کیا اور کہا ہے تات۔ اُن دنوں میں میری اچھا پوری ہوئی۔ مدھو کے
دشمن سری رام جی کے چھوٹے بھائی شترگھن اور اُن کے چھوٹے بیٹے اور
شتروپ کے ساتھ جو یہاں سے رن بھومی میں گر پڑے۔ ان یودھاؤں کو دیکھ کر
پکڑا جائے۔ ان بالکوں کو دیکھ کر میرا ہردے جاتا رہا۔ دشمن کی تعریف سن
کر لو اپنے من میں بہت اہنکار کرتا ہوا۔ لو کا شکر کہنے لگا۔ تم اپنے من میں
دکھ مت مانو۔ میں دشمن کی سینا کو جما میں ڈال دوں گا۔ اور بھائی اور
پتر سمیت دشمن کو مار ڈالوں گا۔ شترگھن کو مار کر ودھ سینا کو جما میں ڈال
کر راجا کو سر نوا دوں گا۔

وہ سوچ کر چھوڑ کر اس سینا کو سنبھال کر بلند ہی جلدی دشمنوں کی سینا
کے پاس آ گیا۔ بڑے بڑے بھائی اور بہت سے راکشس رن بھومی میں جا کر
گرجنے لگے۔ اُدھر سے کیتو اور رسا جو بھی ہاتھ میں دھنش بان لے کر
وہاں جلدی آ پہنچے۔ سب یودھا اپنے اپنے سوامی کا جیکار بلا کر اپنی اپنی چوٹی
کے ساتھ یدھ کر رہے تھے۔ سر اور پیر کٹ کٹ کر گرنے لگے۔ جنہیں یوگنیاں
کے لڑکے اور لڑکیاں کھانے لگی۔ گدھ گیدڑ اور کوے خون کو پی کر

بہت سکھی ہو رہے تھے۔ اور بہت سے خون کا دان دے کر اپنے من
میں ہنستے ہوئے آنند پا رہے تھے۔ یدھ بھومی میں دونوں طرف کے بہادر
غصے میں آ کر لڑنے لگے۔ اور کائر لوگ وہاں سے بھاگ گئے۔ دونوں طرف
لوہا بجنے لگا اور لڑائی میں ان بانکے بہادر یودھا لڑنے لگے۔ بھاگتے
ہوئے یودھاؤں سے لڑنے والے یودھا کہتے تھے کہ تم لڑتے کیوں نہیں
اور جب شرماتے ہوئے وہ یودھا غصے میں آ کر واپس آ گئے۔ یودھاؤں
کے گھوڑوں للکار للکار کر آپس میں لڑنے لگے۔ اور ایسا گھمسان کا یدھ
ہونے لگا جس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ رن بھومی میں بانوں کی ورشا اس
طرح ہو رہی تھی جیسے برسات کے موسم میں بادلوں سے جل برس رہا ہو
گھوڑوں کی ٹاپوں سے دھول اڑ کر آکاش میں اتنی چھا گئی کہ ہر طرف
اندھیرا چھا گیا۔

شتروگھن کے تیر لڑائی میں دشمن کا اپار پربھاو دیکھ کر شتروگھن کے
پاس اوپر سے آ گئے۔ اور رشی بالکوں کا اتساہ بڑھا دیکھ کر شتروگھن۔ دیوتا
اور ناگ سب بہت خوش تھے۔ راکشش لوگ اپنے بل اور بدھی کو کھو کر
اپنے نگر کو چلے گئے اور راکششوں کو لیش مل گیا۔ رات میں وہ راکشش
سب باتوں کو سمجھ کر سویرا ہوتے ہی پھر یدھ کرنے کو چل پڑے۔ لوان
لوناسر نے بہت کرودھ میں آ کر ہاتھی گھوڑے اور سواریوں کو خوب
سجایا اور یدھ کے باجے بجاتا ہوا وہ آپ لڑنے کے لیے آ گیا۔ مہا دیو
کا سمرن کر کے اور بڑے ترشول کو ہاتھ میں لے کر وہ دشمنوں پر اس طرح
جھپٹا جیسا کال کے سمان یمراج ہو۔ اس نے کئی بار میں بہت سے
یودھاؤں کو مار دیا اور پھر شتروگھن کے پاس کرودھ کرتا ہوا جا پہنچا

اُس نے آتے ہی شتروگھن کی چھاتی میں ترشول مارا۔ جس سے
شتروگھن چکر کھا کر پرتھوی پر گر پڑا۔ اُس کو مورچھت دیکھ کر وہ
تلوار لے کر دوڑا۔ تو سباہو کے دل میں بہت کرودھ آگیا۔ اور اُس
نے اپنی بڑی بھاری گدا سے لونا سُر کا ہاتھ توڑ دیا اور اُس کے ساتھی
کو مار ڈالا۔ پھر بلوان سباہو نے پہنتے ہوئے بہت سی دشمن کی سینا
کو مار گرایا۔ اور لونا سُر بنا ہاتھ کے بڑی گھبراہٹ کے ساتھ بے ہوش
زمین پر گر پڑا۔ ہوش آنے پر دیوتاؤں کا دشمن لونا سُر اٹھ کر بڑے
غصہ کے ساتھ گرجتا ہوا استر سنبھال کر چل پڑا۔ شتروگھن اٹھا اور رن میں
وچار کر کے اُس نے پریم کے ساتھ سب کو سنا دیا۔ پھر اپنی سب سینا
اور دیوتاؤں کو ویاکل دیکھ کر اُس مہا بڑی کا شردھا سے شری رام جی
دیئے ہوئے بان کو دھنش پر چڑھایا اور شری رام جی کے چرنوں کا
دھیان کر کے اُس نے وہ بان چھوڑ دیئے جس سے بلوان راکشش لونا سُر
کا دھڑ سر سے الگ ہو کر پرتھوی پر گر پڑا۔

اُس کا مرنا سُن کر انیک دیوتا بانوں پر چڑھ کر آکاش مارگ سے
وہاں آگئے اور نگارے بجا کر پھولوں کی ورشا کرتے ہوئے کہنے لگے
مہا بلی آج ہمارے سب کے دُکھ دور ہو گئے پھر سب دیوتا جے جے کار کر کے
وید منتروں کے ساتھ آشیرباد دینے لگے۔ راکششوں کے راجا لونا سُر
کو مرا ہوا دیکھ کر پنچ راکشش غصہ کے کارن آپے سے باہر ہو گیا وہ
گرج کر بہت زور سے گرجنے لگا۔ اور ایک بہت بڑی شلا اٹھا کر
لے آیا۔ سباہو نے للکار کر سو بان مار کر اُس شلا کی ٹکڑیاں
کاٹ کر پرتھوی پر ڈال دیں۔ تب وہ راکشش منہ پھیلا کر دوڑا اور

ہوا ان سباہو کے پاس آ گیا۔ سباہو نے دھنش کو کان تک کھینچ کر
ایک ایسا بان مارا جس سے اُس کا سر کٹ کر پرتھوی پر جا گرا۔

اُسی سمے اندر بڑی جلدی سے وہاں آ گئے اور دونوں ہاتھ جوڑ کر بڑے
پریم سے کہنے لگے۔ بھگوان آپ نے ہم سب دیوتاؤں کا کشٹ دور کر دیا
ہے۔ ہم آپ کی اُستتی کس منہ سے کریں۔ پھر اس نے بڑی نمرتا سے
اُستتی کی اور بہت طرح سے آشیرواد دیئے۔

اُدھر سے شتروگھن جی دیوتاؤں کو ساتھ لے کر شری رام چندر جی کے مٹھ
میں پہنچ گئے۔ اور نارد جی نے آدر کے ساتھ سب سماچار سنا کر سب
کے نام جتا دیئے۔

شتروگھن نے جھٹ اُٹھ کر گلے لگا لیے اور اُنہیں اپنے دونوں بیٹوں
کو سنبھال لیا۔ ایک نگر کا نام متھرا رکھ دیا۔ جس کا اب سب سے بڑا جاتا
ہے۔ دوسرے کا نام ودشا رکھا گیا جس کی ہمارے ویدوں میں بھی گاتی گئی
ہے۔ سباہو بڑے لڑکے کو جو بڑا اور بہادر بھی تھا جب شتروگھن کے
کنارے پر ہونے پر متھرا نگر کا راج دے دیا۔ اور چھوٹے لڑکے یوپ کیتو
کو ودشا نام والے نگر کا راج دے دیا۔ جو وہاں سے کچھ دور تھا۔ پھر جو دو
پوتھا۔ شتروگھن نے دونوں پتروں کو راج نیتی سمجھا کر یوپ کیتو کو اپنے
ساتھ لے لیا۔ اُس نے یوپ کیتو کو نگر سونپ کر اُسے آشیرواد دیا اور
گھوڑے کو پانے کے لئے آگے چل پڑا۔

چرتے پھرتے بجائے تو گھوڑا دکشن کی طرف کو چلا گیا جس کو
سب سنسار جانتا ہے۔ منتری سمیت پتر کو ساتھ لے کر سب سینا کے
ساتھ شتروگھن نے جمنا کو پار کر لیا۔ جمنا جی کے کناروں کی بندنا کر کے

نے یدھ میں سینا کو ہرا کر گھوڑے کو پکڑ لیا ہے۔ یہ سن کر شترگھن بہت
کرودھ میں آ کر سینا کو لے کر چل پڑے۔ پر اُن کماروں کو یدھ بھومی
میں کرودھ سے گرجتے ہوئے دیکھ کر شرم محسوس کرنے لگے۔

شترگھن جی نے کہا۔ ہے منیوں کے ہنس سمان بالکو۔ اپنا
کرودھ چھوڑ کر گھوڑا واپس دے دو۔ ایسا کرنے سے بھگوان تمہاری اپیکشا
کر کے اپنا جنم سپھل کر لیں گے۔ بالکوں نے کہا۔ ہے راجن تمہارا کیا
نام ہے۔ تم کس گھرانے کے رہنے والے ہو۔ اپنی سیتا کو بن میں کس لئے
چھوڑ رہے ہو۔ یہ گھوڑا کس نے چھوڑا ہے۔ نربھے ہو کر یہ پتر گھوڑے
کے ماتھے پر کیوں باندھا ہے۔ ہے بھائی اگر تمہارے شریر میں بل اور
پرتاپ نہیں تو گھوڑے کو اس پتر کے ساتھ یہیں چھوڑ کر اپنے گھر لوٹ
جاؤ۔

شترگھن ایسے کڑوے وچن سن کر شرم محسوس کرنے لگے اور مسکرا کر
بولے۔ اچھا ہاتھ میں شستر اٹھاؤ۔ بالکوں نے کہا۔ آپ بڑے
بلوان راجا ہیں۔ جو ہم کو للکار رہے ہیں۔ پر کیا تالی بجانے سے
کبھی شیر بھی ڈرتے ہیں۔ ایسا کہہ کر انہوں نے ہاتھ میں دھنش بان
لے لیا۔ اور مہرشی والمیک جی کے چرنوں میں سر نوا کر پراتھنا کر کے
شترگھن کے رتھ کو توڑ ڈالا۔ اور گھوڑے اور سارتھی کو مار کر
ان کے شریر میں کروڑوں بان مارے۔ اُن کو مورچھت کر کے
راجا کی سینا کو مار ڈالا۔ انہوں نے ایک ایک کو للکار کر سب یودھاؤں
کو مار گرایا۔ تب کچھ تھوڑے سے یودھا اپنی بہادری کو مٹی میں ملا کر
بھاگ کر شری رام جی کے پاس چلے گئے۔ شری رام جی نے آنند سے

سب کتھا پوچھی تو وہ سب بالکوں کی تعریف کرنے لگے کہ منی کے
دونو بالکوں نے سب سینا کو مار دیا اور شترگھن کو مورچھت کر دیا ہے
شری رام جی سن کر گھبرا گئے اور کہنے لگے ۔ ہے لکشمن تم دونو بھائی
جاؤ ۔ اور منی بالکوں کو زبردستی باندھ کے لے آؤ ۔ ان کو مارنا
مت ۔ پر باندھ کر یہاں لے آنا ۔ منیوں کے بالکوں کو مارنا واجب نہیں
لکشمن جی بڑی بھاری سینا لے کر چل پڑے اور جلدی ہی رن
بھومی میں جا کر کہنے لگے ۔ ہے منی کے بالکو تم اپنے پران لے کر گھر چلے
جاؤ ۔ کیونکہ ہم سورج ونشی دیوتاؤں اور برہمنوں کا پالن کرتے ہیں
ہے تات ۔ اب میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جاؤ ۔ تم کو دیکھ
کر میرے شریر میں بڑا کرودھ ہوتا ہے ۔ وہ بالک لکشمن جی کے
بچن سنتے ہی ہنسی کر کہنے لگے ۔ ہے بہادر رن دھیر پہلے اپنے بھائی
کو جا کر دیکھو ۔

بھائی کو دیکھ آؤ ۔ یہ بچن سنتے ہی لکشمن جی نے دھنش چڑھا کر
ہاتھ میں بان لے لیا ۔ پر بالکوں کا منیوں جیسا بھیس دیکھ کر وہ من
میں سوچنے لگے اور اپنے کل کی مریادا کو وچار کر من میں ہچکچا گئے
اور انہوں نے پھر کہا ۔ ہے منی کے بالکو ۔ اپنے سہائکوں کو بلا لاؤ ۔ کیونکہ
تم اکیلوں کو مارنے میں کوئی بھلائی نہیں ۔ یہ سنتے ہی کش نے ایک تیز
بان دھنش پر چڑھایا جس سے پرتھوی کانپنے لگی ۔ اور شیش ناگ
جی گھبرا گئے ۔ اس کے چھوڑتے ہی بان آکاش میں ایسے چھا گئے
کہ سورج کا پرکاش بھی پھیکا پڑ گیا ۔ لکشمن جی اتنے بلوان بالک کو دیکھ کر
کرودھ میں آ گئے اور نربھے ہو کر رتھ کو روک کر کھڑے ہو گئے ۔ بان

سے بان کو کاٹ کر وہ انیک پرکار سے کرتب کرنے لگے جن کو دیکھ کر حیرانی ہوتی تھی اور پھر انہوں نے جھپٹ کر کش کے گدا ماری جس سے لگتے ہی کش مورچھت ہو کر پرتھوی پر گر پڑے۔

کش کو مورچھت دیکھ کر لو گرجتے ہوئے دوڑے اور آتے ہی لکشمن جی کی چھاتی پر ایک بان مار دیا۔ پرنتو لکشمن جی بہت بلوان تھے وہ پرتھوی پر نہیں گرے۔ دونو ویر ایک دوسرے کو للکار کر آرام سے کشتی لڑنے لگے۔ پر ہار کوئی نہ مانتا تھا۔ بہت سے اپائے اور بل کرتے ہوئے وہ پرتھوی پر گرتے ہی پھر اٹھ کر لڑنے لگتے تھے۔

سب سینا کو ویاکل اور مری ہوئی دیکھ کر لکشمن جی نے شری رام جی کو یاد کیا اور ایک بان مار کر لو کو پرتھوی پر گرا دیا۔ جس سے ویاکل ہو کر وہ مورچھت ہو گئے۔ سیتا جی اور منی والمیک کے چرنوں کا سمرن کر کے کش مورچھا سے اٹھے اور فوراً لکشمی جی کے سامنے آ گئے۔ اپنے چھوٹے بھائی کو مورچھت دیکھکر ان کے من میں بہت افسوس ہوا اور وہ لکشمن کے پاس پہنچ گئے۔ اس شریشٹ ویر کو آتے دیکھ کر لکشمن جی دھنش بان لے کر بڑھے۔ پر انہوں نے جتنے بان مارے وہ کش نے کاٹ کر نیچے گرا دیئے۔

دشمن کو بہت بلوان دیکھ کر لکشمن جی بہت دکھی ہو گئے اور من میں سیتا جی کو تیاگنے کے بارے سوچنے لگے کہ اس سے تو پران چھوڑنا ہی اچھا تھا۔ اتنے میں کش نے کرودھ میں آ کر وہ بان نکالا جس کو شریشٹ منی والمیک نے منتر کے ساتھ دیا تھا۔ اور جس کے چلنے سے سورگ۔ پا تال اور مرتیہ لوک میں کوئی بھی نہیں بچ سکتا تھا۔ اس بان کو اس ... میں

بان تھا۔ جسے برہما۔ وشنو اور شو جی بھی مانتے ہیں۔ کشٹ نے اُس
بان کو تاک کر لکشمن جی کی چھاتی میں مارا جس سے وہ بے ہوش ہو کر
پرتھوی پر گر پڑے۔ اُن کے سب سینا بھاگ کر اجودھیا پوری کو چلی گئی
اور وہاں جا کر اُنہوں نے رن بھومی کے یدھ کا سب سماچار سنا دیا۔ اور
جس طرح لکشمن جی پرتھوی پر گرے یہ بھی وہ بھی بتا دیا۔ وہ کہنے لگے ہے
ناتھ جس طرح سب سینا ماری گئی وہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے
یہ دیوتاؤں کے دیو وہ دونو سندر بالک چھوٹی عمر کے ہیں۔ اور
روپ میں آپ کے ہی سمان ہیں۔ ان کے سر پہ گھونگر والے بالوں کے
پٹے بہت شوبھا پاتے ہیں۔ ان کی بہادری کا ورنن کرنا مشکل ہے۔
یہ سُن کر بھرت جی بہت بلکھ کر بولے۔ ودھاتا نے ہم کو سیتا جی
کو تیاگنے کا پھل دیا ہے۔ اور شری رام جی نے ان سے کہا۔ تم جا کر
دیکھو۔ ہے بھائی۔ کیا تمہارا اس یدھ سے ہار گیا۔ متوالے ہاتھیوں گھوڑوں
اور رتھوں کو سجاؤ۔ یگیہ چاہے رہ جائے۔ پر تم جا کر دشمنوں کو ضرور
دیکھو۔ یہ بالک تو راون کی طرح دکھ دے رہے ہیں۔ بھرت جی ایسے
کٹھور بچن سن کر شرمندہ ہو گئے۔ تب شری رام جی نے اُن کو
بہت پرکار سے حوصلہ دیا۔ اور جاموَنت۔ سگریو۔ بھبھیشن۔ دِوِد۔ ابد
مینڈ۔ نیل اور نل جو اپنے دلش کے بھوشن تھے اور ہنومان اور
انگد وغیرہ منتریوں کو بلا کر کہا۔ ہے تات یدھ بھومی میں دشمنوں کو
مار کر بھگا دو۔ اور دونوں بھائیوں کو ساتھ لے آؤ۔

بھرت جی سر نوا کر بڑی بھاری سینا کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ اُن
کے من میں بہت کرودھ تھا۔

یودھاؤں نے یدھ بھومی میں خون کی ندی بہتی دیکھی۔ تو وہ بہت ڈر گئے اور لڑنے کی آشا چھوڑنے لگے۔ اتنے میں سیتا جی کے دو بلوان پتر رن بھومی میں آ گئے۔ جن کو دیکھ کر سب جلد سامنے سے پیچھے ہٹ گئے۔ ہنومان جی نے کہا۔ وہ ماتا دھنیہ ہیں جنہوں نے تم کو جنم دیا ہے۔ تم دونو بھائی اپنے گھر کو کسی پرکار لوٹ جاؤ۔ رن سے لوٹ جاؤ یہ شبد سن کر وہ بالک غصے سے کہنے لگے ہے بھائی اگر تمہارے شریر میں بل نہیں تو اپنے گھر چلے جاؤ۔ ہم یدھ کائروں کو نہیں مارتے۔ بھرت نے یہ شبد سن کر کہا۔ اچھا۔ بالکو سنبھالو اپنا دھنش بان۔

سب یودھوں اور بانروں نے کٹکٹا کر ٹوٹ پڑے۔ لو کشوں کے سمُوہ اکٹھے ہو گئے اور سب نے ایک ہی ساتھ وہ بھر کش لو پر پھینک دیئے۔ پر انہوں نے اُن کو کاٹ کر تل تل کر دیا۔ اُس نے دشمنوں کے بان ایک پل میں اس طرح کاٹ ڈالے جس طرح دشٹ لوگوں کے سب منورتھ نشپھل ہو جاتے ہیں۔ پھر اُس نے غصے میں آکر بان چھوڑے جنہوں نے یودھاؤں کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے پرتھوی پر گرا دیا۔ جہاں تہاں بھینکر چیل اور گدھ سن میں خوشی ہو کر ماس کھانے لگے اور بھوتوں کا سماج شمشان شوبھا پانے لگا۔ وہ سب ایسا آنند منا رہے تھے جیسے کوئی بیاہ ہو رہا ہو۔ ڈاکنیاں خوش ہو کر ادھر اُدھر گھومنے لگیں اور شاکنیاں خون سے لت پت ہو گئیں۔ کالکا لاشوں کو دونو ہاتھوں سے کھینچ رہی تھیں۔ اور شو جی کے گن مست ہو کر کھیل رہے تھے۔ وہ انتوں کو پکڑ کر گلے میں لپیٹ کر خون پی رہے تھے۔ پریت بھوت پریت تن ہاتھیوں کی کھال کھینچ رہے تھے اور بلوان بیتال متوالے

ہاتھیوں کی سونڈ کو ہاتھ میں لے کر کھینچ رہے تھے اور اُن سے خون کو
پی کر خوش ہو کر چاروں طرف گھوم رہے تھے۔ دونوں بھائیوں نے بھینکر یدھ
کر کے دن بھومی میں بانروں کو جیت لیا اور یدھ میں دھاتا کو اپنے
خلاف دیکھ کر بھرت جی وہاں آ گئے۔

جب دیکھا اور بندر گھائل ہو چکے تھے اور بانوں کے پیچھے سے
دکھی ہو رہے تھے۔ بھرت جی نے جامونت اور سگریو کو بلایا۔ جیسے
شترگھن انگد اور ہنومان بھی وہاں آ گئے۔ بھرت جی نے کہا۔ بھبھیشن کو ساتھ
لے کر جاؤ۔ اور دونوں بالکوں کو پکڑ لاؤ۔ بھگوان کی مہما کو نہ جانتے ہوئے
ببھیشن اور بانر آ کر لڑنے لگے۔ کش نے کہا۔ ہے انگد۔ سنو۔ تمہارا بل
سارا سنسار جانتا ہے۔ تم نے اپنے پتا کو مروا کر ماتا دوسرے پرش کو
دیدی۔ اور سب شرم چھوڑ کر یہاں لڑنے آ گئے۔ آج اس کا پھل رن
بھومی میں بھوگو اور اپنے کلنک کو مٹاؤ۔ یہ سنتے ہی انگد کو بہت غصہ آگیا
اور ایک پہاڑ اٹھا کر وہ کش پر لپٹا۔ کش نے اُس بڑے پہاڑ کو آتے
دیکھ کر بان سے کاٹ کر تل تل کر دیا۔ انگد کو جیسا ابھیمان تھا بھگوان
نے اُس کو ویسا ہی پھل دیدیا۔ کش نے ایک ایسا بان مارا جس کے لگتے
ہی انگد اور نیل آکاش کو اڑ گئے۔ جب وہ پرتھوی پر آنے لگے تو کش
نے ایک اور بان چھوڑ دیا۔ اور اُس بان کے لگنے سے وہ پرتھوی پر نہ
آ سکے۔ جیسے گیند اچھلتی ہے پر پرتھوی پر نہیں ٹکتی۔ ویسے ہی وہ کبھی
آکاش کی طرف اور کبھی پرتھوی کی طرف آتے تھے۔ تب انہوں نے
گھبرا کر کہا۔ ہے پربھو ہماری رکشا کیجئے۔ ہم آپ کی شرن آتے ہیں
ہے بھگوان۔ ہم کو بڑا ابھیمان تھا اور ہم نے سب سنسار کے سوامی

آپ کو نہیں پہنچا تھا۔ تب کش نے ان دونوں بندروں کو پانچ بان مارے
اور ان کو نکمی جان کر ہنستے ہوئے ان کو چھوڑ دیا۔

پھر وہ دونوں لڑکا دوڑ کر بھرت جی سے لڑنے لگے یہ دیکھ کر بندر بہت
ڈیا کل ہو گئے۔ جاموونت، ہنومان، سگریو اور دوسرے بہت سے بندر
برکشوں اور پہاڑوں کو لے کر دوڑے اور ان کو آتے دیکھ کر کش نے اپنے
چھوٹے بھائی سے ہنس کر کہا۔ آج ریچھوں اور بندروں کو چھوڑ کر بھرت
کو جیتونگا۔ یدھ بھومی میں شری رام جی کے پتر دلیرنے جو کھیل کیا اُس کا
ورنن وید، سرسوتی اور ششی ناگ بھی نہیں کر سکتے۔

دونوں ویر بالک رن بھومی میں آ کر کھڑے ہوئے تو ان کو دیکھ کر ریچھ
اور بانر بہت شرم محسوس کرنے لگے۔ کش نے جو بان دھنش پر چڑھا کر چھوڑا
اس سے سگریو وغیرہ سبھی بانر مورچھت ہو گئے۔ سب سینا بھی مورچھت
ہو کر پرتھوی پر گر پڑی۔ کوئی بھی ایسا بندر نہ تھا جو گھائل نہ ہوا ہو۔ بھرت
جی نے سب سینا کو مورچھت دیکھ کر بہت کرودھ میں آ کر ایک بان لو کی
چھاتی میں مارا جس سے وہ گھبرا کر مورچھت ہو کر زمین پر گر گیا۔ اسے
اپنے شریر کی سدھ نہ رہی۔

کش نے لو کو مورچھت دیکھ کر بڑے کرودھ سے بان کو دھنش پر
چڑھایا اور دھنش کو کان تک کھینچ کر بھرت کی چھاتی میں سو بان مارے
دونوں بہادروں میں گھمسان کا یدھ ہونے لگا۔ جب بھرت جی یدھ
بھومی میں مورچھت ہو گئے تو کش نے لو کو چھاتی سے لگا لیا اور یدھ
میں جیت پا کر اپنے من میں ماتا اور گورو کے چرنوں کا سمرن کیا۔

ایودھیا سے چار دوت یدھ کی خبر لینے آئے تھے انہوں نے دیکھا

کہ بھرت جی کی سب سینا سودھ چھٹ پڑی ہے - خون کی ندی کو دیکھ کر وہ
بہت ڈر گئے جس میں ہاتھی - گھوڑے اور رتھ بہہ رہے تھے انہوں
نے بہت ڈراؤنی اُس ندی کو بھی دیکھا جس میں بہتی ہوئی ڈھالیں کچھوں
کی طرح اچھل اچھل کر پھر ڈوب جاتی تھیں - خون کی اس ندی کی بڑی
بڑی لہروں میں یودھاؤں کی لاشیں بہہ رہی تھیں - اور گدھ اُن پر گر کر کھانے
آ جاتے تھے -

وہ دوت لوٹ کر ایودھیا آ گئے - اور انہوں نے سب سماچار شری
رام جی کو سنا دیا - سریشٹ دوتوں کے بچن سن کر شری رام جی کو بہت
دکھ ہوا - انہوں نے یگیہ کو چھوڑ کر اپنی سینا کو سجایا اور بڑے کرودھ
میں آ کر دن بھرت جی کی طرف چل پڑے اور جہاں سب سینا سودھ چھٹ پڑی
تھی وہاں پہنچ گئے - سریشٹ منی کے سندر بالکوں کو دیکھ کر شری رام
جی نے سر جھکا دیا - اور ان کو اپنے پاس بلا لیا - بالکوں کے آنے پر انہوں
نے پوچھا - تم اپنے ماتا پتا - دیس اور گاؤں کا نام بتاؤ - تم نے یدھ میں بڑے
بڑے یودھاؤں کو جیت لیا ہے - بالکوں نے جواب دیا - کہانی مت
کہیے شستر دھارن کیجئے - نام اور گاؤں کو جان کر کیا کریں گے - یدھ
بھومی میں زیادہ بات چیت کرنا کاترتا ہے اس لئے سب سوچ
کو چھوڑ کر یدھ کیجئے -

شری رام جی نے کہا - ہے تات ونش کے پوچھے بنا میں تمہارے
کومل شریروں میں بان نہیں ماروں گا - تب بالکوں نے جواب دیا
ہماری ماتا کا نام سیتا ہے جو راجہ جنک کی پتری ہے - مہرشی والمیک
جی نے ہمارا پالن کیا ہے - پتا کے ونش کا ہم کو اب تک کچھ پتہ نہیں - ہمارے

نام لو اور کش ہیں۔

یہ سن کر شری رام جی بھی سوچنے لگے کہ ان بالکوں کو مارنا واجب نہیں۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے یودھاؤں کے گھمنڈ ٹوٹ گئے ہیں۔ وہ ٹھہراؤ کے ساتھ آرام سے لڑیں گے۔

یہ کہہ کر شری رام جی نے انگد۔ نل۔ جاموَنت۔ سگریو۔ بھبیشن۔ ہنومان دودھیبل اور میند کو جو لڑنے میں بڑے ماہر تھے اپنے پاس بلا کر کہا۔ دشمنوں کے ان کو نشٹ کرنے والے بھرت شتروگھن اور لکشمن وغیرہ سب رن بھومی میں مورچھت پڑے ہیں جو ساری پرتھوی کے بہادروں میں شرومنی تھے۔ اور جنہوں نے راون جیسے یودھاؤں کو مار ڈالا۔ بلوان دشمنوں کے گھمنڈ کو چور چور کرنے والے وہی بہادر آج یدھ میں ان کے بالکوں سے ہار گئے ہیں۔ اس لئے تم لوگ یدھ کر کے اپنے کل کی لاج بچاؤ

یہ سن کر بانروں کے سموہ بہت سے برکشوں اور پہاڑوں کو لیکر گرجتے ہوئے پھر رن بھومی کو لوٹ گئے۔ بلوان لیشاوھان ہو کر جنگی بان ہاتھ میں لئے ہوئے رن بھومی میں آگئے۔ اور بھبیشن کے سامنے آکر بڑے غصے سے کہنے لگے۔ بے مورکھ بجتی۔ تو نے رن بھومی میں اپنے بھائی کو مروا دیا۔ اور کایروں کی طرح دشمن کے ساتھ جا ملا۔ تیرا بھائی جو تیرے پتا کے سمان تھا اس کی استری مندودری کو زبردستی اپنے گھر رکھ لیا ہے۔ پاپی تو نے کئی بار اس کو ماتا کہہ کر پکارا تھا اور اسی کو استری بنا لیا۔ کیا تیرا دھرم یہی ہے۔ ارے نیچ۔ تو جا کر سمندر میں ڈوب مر۔ ارے مورکھ تو اپنا گلا کاٹ کر مر جا۔ تجھ کو میرے سامنے رن بھومی میں گال بجاتے شرم نہیں آتی میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جا۔ نہیں تو تجھے مرنے میں دیر نہیں لگیگی

یہ سنتے ہی بھبیشن نے شرمندہ ہو کر ہاتھ میں گدا اٹھائی۔ پر
لو نے باڑوں سے کاٹ کر اس کے ٹوٹے ٹکڑے کر دیئے۔ پھر اس نے
کرودھ میں آکر سات بان مارے جن کے لگتے ہی ویر بھبیشن پرتھوی پر
گر پڑا۔ پھر تو شتروگھن نے ایک ترشول چلا دیا جو بجلی کی طرح لو کے
شریر میں گھس گیا۔ ترشول کو نکال کر دونوں بھائیوں کو اور کش نے
پھر فوراً ہی آکر ایسے بان مارے جن سے جاموونت۔ سگریو۔ نل اور انگد
پاٹھا سے گر گئے۔ بندروں اور ریچھوں نے بڑی کوششوں سے ہنومان کے
چھکے چھوٹ گئے تو لو اور کش نے ان کو روئی کے سمان اڑا دیا۔ لو نے اپنے
باڑوں سے سب بندروں کو گھائل کر دیا۔ جس سے جیسا واجب تھا اس
کو ویسا ہی پھل مل گیا۔

اس کے بعد لو اور کش پھر بلوان یودھاؤں کو للکارنے لگے۔ اور
بڑے بڑے یودھا انگد اور ہنومان برکش اور پہاڑ اٹھا کر دوڑے
اور ان شلاؤں کو لو اور کش پر پھینک کر لیا۔ پھر تو کر ان سے لڑنے لگے
بندروں نے بڑے کرودھ میں آکر ان پر حملہ کیا۔ پر ان کو اتنی بھی پیڑا
نہ ہوئی جتنی مچھر کے کاٹنے پر ہاتھی کو ہوتی ہے۔

جب لو اور کش نے دونوں بانروں کو مار کر پرتھوی پر گرا دیا
تو جاموونت۔ سگریو کے پاس جا کر کہنے لگا۔ ہے بھائی ہم نے بہت
کرونڈوں یدھ جیتے ہیں۔ پر بالک اتنے بلوان ہیں کہ میں کہتا ہوں
ان کو کوئی بھی نہیں جیت سکتا۔ اس سنسار میں سدا امر کوئی نہیں رہتا
اس لئے آؤ ہم لڑائی میں جان دے دیں۔ لو کے بہت سے بلوان ریچھوں
اور بانروں کو آتے دیکھا تو بانوں کو لے کر دشمن پر چڑھ آیا۔ اور انہوں

کو کھینچ کر سگریو کی چھاتی میں ایسے مارا کہ وہ اٹھائیس میل دور جا گرا۔ تب جاموونت بہت غصہ سے دوڑا اور کش کے ساتھ کشتی کرنے لگا۔ کش نے اپنے بل سے جاموونت کو پرتھوی پر پٹک دیا۔ اور اس کے دونوں ہاتھ اور پیر باندھ کر اس کو ویاکل کر دیا۔ اُس کے بعد اُس نے ہنومان کو باندھ لیا اور اس کو گھوڑے کے پاس لے جا کر رکھ دیا۔ اُس کی رکھوالی کے لئے وہاں لو کو چھوڑ کر وہ آپ شری رام جی کے پاس چلا گیا۔ پھر شری رام جی کو رتھ پر سوتے ہوئے دیکھ کر بلوان کش شرمندہ ہو کر لوٹ آیا۔

پھر گھوڑے کے اوپر اچھے اچھے وستر اور بھوشن ڈال کر وہ ہنومان جی کو ساتھ لے کر آشرم کی طرف چل پڑے دونوں بالک اچھے اچھے استر کپڑے۔ گہنے اور پھول اور باندروں کو گھوڑے کے ساتھ لے کر آشرم پر جا پہنچے۔ دونوں نے سیتا جی کو پرنام کر کے وہ گہنے اُن کو بھینٹ کر دیئے سیتا جی ان گہنوں اور بندروں کو پہچان کر بہت گھبرا گئی اور پرتھوی پر گر پڑی۔ اُسی سمے ہنسوں میں سرشیٹ رشی والمیک جی وہاں آ گئے اور ان کو دیکھ کر سیتا جی اُن سے بنتی کر کے اپنے پتروں کو سمجھا کر کہا۔ ہے پترو۔ تم ہنومان اور جاموونت کو فوراً چھوڑ دو۔ شترگھن لکشمن۔ بھرت اور شری رام جی کو یدھ میں پرجیت کر کے تم نے اپنے کل کو کلنک لگا دیا ہے۔ ودھاتا نے مجھ کو ودھوا کر دیا۔ اس لئے اب سب سوچ کر چندن اور اگر کی لکڑیاں لے آؤ۔ تاکہ میں اپنے پتی کے ساتھ ستی ہو جاؤں۔

والمیک جی نے سیتا جی کو دھیرج دیا اور لو کش کو ساتھ لے کر وہ آپ رن بھومی میں چلے گئے۔ اُن بالکوں کے چرتر کو دیکھ کر وہ

اپنے من میں بہت خوش تھے۔ شری رام جی کے ریچھ اور لنگوروں
کو پہچان کر انہوں نے شری رام جی کے پاس جا کر کہا ہے کوشل پتی
شری رام جی اٹھئے۔ آپ کے دیش پتر آپ کے سامنے کھڑے ہیں
منی کے سندر بچن سن کر بھگتوں کے دکھ کو دور کرنے والے
شری رام جی جاگ پڑے اور مسکراتے ہوئے انہوں نے جوں ہی
آنکھ کھولی۔ توں ہی منی نے ان کو چھاتی سے لگا لیا۔ شری رام جی کو
دیکھ کر انہیں بہت خوشی ہوئی۔ وہ بار بار اپنے بھاگیہ کی تعریف کر رہے
تھے۔ لکشمن جی جس طرح سیتا جی کو بن میں چھوڑ گئے تھے انہوں نے وہ
سب بھید شری رام جی کو سنا دیا۔ پھر انہوں نے برہما مہا دیو اور
سورج کی سوگند کھا کر لو اور کش کی سب کتھا بتا دی۔ تب شری رام جی
نے دونوں پتروں کو چھاتی سے لگا لیا اور دیوتاؤں نے امرت کی ورشا کر کے
ساری سینا کو زندہ کر دیا۔

سب بھائیوں سمیت بھرت جی جاگ اٹھے اور لکشمن جی سیتا جی کے
پاس جانے لگے تو شری رام جی نے ان کو بلا کر کہا ہے تات۔ میری بات
سنو۔ ہے بھائی تم میری بات مان کر سیتا جی کو کہو کہ وہ قسم کھائے۔ لکشمن
جی نے سیتا جی کے پاس جا کر سر نوایا اور کشل سنا کر ان کو کئی پرکار سے
سمجھایا۔ ایشور کی اچھا سے یہ بات سیتا جی کے من میں بھی آ گئی۔ دھرتی
نے آ کر ہزار پھن پھیلائے اور ہیروں سے جڑے ہوئے سنگھاسن پر
سیتا جی کو پریم سے بٹھا کر پاتال کو لے گئی۔ اس سمے کا ورنن نہیں
ہو سکتا۔ لکشمن جی اس چرتر کو کھڑے دیکھتے رہے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے
شری رام جی نے اس چرتر کو سنا تو وہ سمجھ گئے کہ سیتا جی کو اس بات

کو بلا لاؤ۔ دھرم راج کے آنے پر برہما جی نے اُن سے پدارتھ کی تو
شدھ من میں شری رام جی کا سمرن کر کے چل پڑے۔ وہ سرشٹ منی کا
بھیس دھارن کر کے اجودھیا جا پہنچے۔ وہ بڑے تپسوی اور جوان
لگتے تھے اور ان کی کمر پر مرگ چھالا شوبھا پا رہی تھی۔ انہوں نے
لکشمن جی کو دوار پال سمجھ کر بڑے میٹھے بچنوں میں اپنا سندیس دیا۔ تو
لکشمن جی نے فوراً جا کر سماچار شری رام جی کو سنا دیا۔ یہ سنتے
ہی شری رام جی دوار پر آ گئے اور انہوں نے منی کو دیکھ کر پرنام کیا
شیتل بچن کہہ کر ان کا سواگت کیا۔ اور بڑے آدر سے اُن کو آسن پر بٹھا کر
اُن کو ارگھ دیا۔

منی سرشٹ نے شری رام بانی میں کہا۔ ہے سب کچھ جاننے والے
سوریہ ونش کے شرومنی سنئے۔ میں منی سرشٹ کا بھیس دھارن
کر کے آیا ہوں۔ اس لئے میرے اور آپ کے سوا یہاں اور کوئی نہ
کیونکہ تیسرا پرش ہماری بات چیت سنے گا۔ تو اس کا اسی وقت ناش
ہو جائے گا۔ جو پرش میرے کہے ہوئے شبدوں کو سنے گا۔ اسے میں شراپ
دے دوں گا۔ چاہے وہ ساکشات برہما، وشنو یا مہادیو بھی ہو۔ یہ
سن کر شری رام جی نے کہا۔ سنو لکشمن تم دوار پر جا کر بیٹھو۔ یہاں پر
کوئی آنے نہ پائے اور نہ ہی بولنے پائے۔ یہ جان کر بھی اگر کوئی یہاں آ گیا
تو نشچے ہی اس کی موت ہو جاوے گی۔ یہ بات جھوٹ نہیں ہو سکتی۔
پھر تپسوی منی نے میٹھی بانی میں کہا۔ ہے رگھوناتھ۔ دکشا کرو
دکشا کرو۔ پھر اس نے برہما جی کی ساری بات سنا کر سر جھکا دیا۔ بھگوان
کی اچھا بڑی بلوان ہے۔ اتفاق سے اسی سمے درباسا رشی وہاں

آ گئے۔ لکشمن جی نے منی کو دیکھ کر اُن کا سواگت کیا۔ منی نے کہا۔ ہے لکشمن
سُنو۔ میں شری رام جی کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ اگر تم کوئی بات بناؤ
گے یا روک ٹوک کرو گے تو میں تمہارے گھر، نگر اور راج کو بھسم کر دوں گا
منی کی بانی سن کر لکشمن جی کانپنے لگے۔ اور اپنا مرنا نشچے جان کر شری
رام جی کے پاس چلے گئے۔ انہوں نے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا۔ مہاراج! دربا
سا رشی اندر آنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر شری رام جی بولے۔ ہے بھائی۔
تم نے یہ بہت برا کیا جو یہاں آ گئے۔ سچ ہے کرم کی گتی ٹالی نہیں جا سکتی
کاگ بھشنڈی جی کہتے ہیں کہ بھگوان شری رام نے یہ کھیل اپنے پرن کے
انوسار کیے ہے۔ گرڑ جی۔ اب آگے کی کتھا سنو۔

شری رام جی نے کہا۔ منی درباسا کو آدر کے ساتھ فوراً اندر لے
آؤ۔ لکشمن جی جس نے منی کے پاس جا کر کہا کہ آپ جلدی چلئے۔ بھگوان
رام جی نے آپ کو بلایا ہے۔ پھر بھگوان رام نے منی کو آتے دیکھ کر
خوشی سے اٹھ کر اُن کو اچھے آسن پر بٹھا دیا۔ اور بڑے آدر سے
اُن کے چرنوں کا چرنامرت لے کر کہا۔ ہے منی سریشٹھ مجھے اپنا داس
سمجھ کر آگیا دیجئے۔ جس کو میں آدر سے جلدی پورا کر سکوں۔ منی جی نے
نے کہا۔ ہے دیا ندھان میں بہت دنوں سے بھوکا ہوں۔ اور بھوجن
کے بنا مر رہا ہوں۔ شری رام جی نے منی کی اچھا کے انوسار ان کو بھوجن
کرایا اور بہت پرکار سے اُن کی استتی کی۔ تب منی نے خوش ہو کر
پرارتھنا کی اور آشیرباد دیا۔

شری رام جی نے اس طرح منی سریشٹھ کو وداع کر دیا۔ پر لکشمن جی
کو دیکھ کر اُن کے من میں بہت دکھ ہوا۔ اور اسی سمے بھرت وغیرہ بھائیوں

کے ساتھ نگر نواسی اُن کو ملنے کے لئے آ گئے۔ سب لوگ اُن کے چرنوں
میں نمسکار کر کے ہاتھ جوڑ کر کھڑے رہے اور اُن کے مکھ کی حالت کو
دیکھ کر کانپنے لگے۔ شری رام جی نے بھرت کو بلایا اور اپنی کمل جیسی آنکھوں
میں جل بھر کر کہا۔ گورو جی کو آدر کے ساتھ فوراً یہاں لے آؤ۔ بھرت جی
دکھی ہو کر جلدی ہی گئے اور گورو جی کو سب بات سنا کر انہیں رتھ پر بٹھا کر
لے آئے۔

شری رام جی گورو وششٹ جی کو دیکھتے ہی بڑے ویاکل ہو کر
اُن کے چرنوں پر گر پڑے۔ وششٹ جی سب بات سن کر سمجھ گئے
کہ شری رام جی اب ہم کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر لکشمن جی نے اپنے
من میں وچار کیا کہ شری رام جی کے بنا جیون کو دھکار ہے۔ من میں ایسا
وچار کر انہوں نے شری رام جی کے چرنوں کو پرنام کیا اور سرجو ندی کے
کنارے پر جا کر اُس کے اس کے پوتر جل کا آچمن کیا۔ کمر کے برابر جل میں
کھڑے ہو کر انہوں نے بھگوان کا اکھنڈ دھیان کیا۔ اور رام رام کہہ کر پرانا
یام کے دوارا پران چھوڑ دیئے۔ اسی طرح شری رام جی کے چھوٹے
دیش لکشمن جی اُن کے دھام کو چلے گئے۔ یہ جان کر شری رام جی بھرت
جی کے ساتھ بہت ویاکل ہو گئے۔ اور ان کو جیون کے ساتھ کوئی لگاؤ
نہ رہا۔ وہ کہنے لگے۔ بھائی لکشمن کو کسی نے نہیں چھوڑا۔ بلکہ اُس نے آپ
مجھ کو تیاگ دیا ہے۔ اس لئے اب کوئی ایسا آپائے کرو جس سے میں اُس
کو دیکھ سکوں۔ ہے بھرت تم راج گدی پر بیٹھ کر نگر نواسیوں کے
جیون کو سپھل کرو۔

یہ بچن سن کر بھرت جی بہت ویاکل ہو گئے اور پرتھوی پر گر پڑے

وہ کہنے لگے۔ ہے سوامی۔ میرے پران اب چلنا ہی چاہتے ہیں۔ میں لکشمن کے بنا زندہ نہیں رہ سکتا۔ شری رام جی بولے۔ اچھا۔ تو تم بھی چلو یہ کہہ کر انہوں نے اپنے پتروں کو بلایا اور اُن کا راج الگ کر کے بہت سی راج نیتی سکھلا دی۔

انہوں نے بھرت جی کے جییشٹ پتر کو جس کا نام تکش تھا۔ تکش نگر کا راج دیدیا۔ اور دوسرے پتر کو جس کا نام پشکل تھا اور جیسے سارا سنسار جانتا ہے۔ پشکر نگر کا راج دیدیا۔ لکشمن جی کے دو پتر تھے جن کے نام چتر کیتو اور انگد تھے وہ بڑے بہادر یودھا تھے جنہوں نے پشچم دشا کے بہت سے راکششوں کو مارا تھا۔ شری رام جی نے ان گاؤں کے الگ الگ نام رکھ کر وہاں کا راج اپنے پتر کے سمان انگد دونو پتروں کو دیدیا۔

اجودھیا کا راج انہوں نے اپنے بڑے پتر کش کو دیدیا۔ اور اُس کو راج نیتی کا اپدیش دے کر کہا۔ ہے پتر۔ اپنے بھائیوں پر دیا رکھنا اور ہر سمے میں راج نیتی کو دھارن کرنا۔ بہت دور اُتر دشا میں ایک نگر تھا۔ جو ہر پرکار کے سکھ اور سمپدا کی کھان تھا۔ وہاں کا راج انہوں نے اپنے دوسرے پتر لو کو دیدیا۔ پھر بھی اجودھیا کے سمان دوسرا کوئی نگر نہیں۔

آٹھ ہزار رتھ پچاس ہزار گھوڑے اور دس ہزار متوالے ہاتھی جن سواریوں کو دیکھ کر اندر کے ہاتھی بھی شرمندہ ہو جاتے تھے اور جنہوں نے دگ پالوں کے پرتاپ کو بھی مات کر دیا تھا۔ اُس دھن کو دیکھ کر جس کے برابر اور کچھ نہ تھا اندر اور کوبیر بھی شرم محسوس کرتے

تھے۔ پھر ان کی اُپما کو کون ورنن کر سکتا ہے۔ شری رام جی نے ہر ایک پتر کو اتنا دھن دیا جس کا ورنن نہیں ہو سکتا۔ اگواپچھے بھگوان رام نے کرمنڈوں کو پیرول کے سمان دھن دولت سب پتر جون لیں۔ اُن کی یوگیتا کے انوسار بانٹ دی۔

شری رام جی نے سب پتروں کو خوش کر کے اُن کو ودا کر دیا اور پھر برہمنوں کے سمودہ اور بھکاریوں کو بلا لیا۔ گئو۔ وستر۔ پرتھوی دھن اور گھر وغیرہ برہمنوں کو دے کر اُن کو خوش کر دیا۔ پھر جو بھیا اسی بھکاری کہنے لگے۔ ہے انیما اور ونا شی پربھو۔ ہم نے جنم بھر آپ کے چرنوں سے پریم کیا۔ پر آخری اسے ہم بدقسمت ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہے کرپا کے ساگر آپ ہم کو اپنا داس سمجھ کر اپنے ساتھ لے چلیں تو ہم سب لوگوں کا منورتھ سپھل ہو جائے گا۔ ایسے پریم بھرے بچن سُن کر بھگوان رام بہت خوش ہو کر کہنے لگے چلو۔

ٹھیک سمے جان کر سگریو وہاں آ گئے۔ اور کشکندھا کا راج انگد کو دیکر وہ بہت سکھی تھے۔ اسی طرح بہادر جاموونت۔ بھبیشن۔ نل۔ نیل۔ دوِوِد اور کروڑوں بندر جو دیوتاؤں کے اوتار تھے۔ شری رام جی بولے ہے بھبیشن تم سو کلپ تک لنکا پوری کا راج کرو۔ یہ میرا بچن اٹل اور سچ ہے۔ اس کے بعد تم کو سورگ لوک مل جاویگا۔ پھر انہوں نے جاموونت سے بہت میٹھے شبدوں سے کہا تم پرتھوی پر دواپر یگ تک نشچے ہی رہو گے۔ جب میں کرشن روپ دھارن کرکے تم سے لڑوں گا۔ تب تم مجھ کو یدھ بھومی میں پہچانو گے۔

اس طرح سب کو سب پرکار سے دھیرج دے کر شری رام جی

سرجو ندی کے تٹ پر چلے گئے۔ اُن کی داہنی طرف بھرت جی بائیں طرف شتروگھن اور پیچھے سب اجودھیا باسی اور سب پہلے پیارے لوگ تھے۔ اگنی۔ وید۔ گائتری اور چھند اپنا اپنا روپ دھارن کر کے سب دیوتا وہاں آ گئے سب جڑ۔ چیتن۔ چر اور اچر بیتا مبر پہن کر خوشی خوشی [illegible] رہے تھے۔

کاگ بھشنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے گرڑ جی۔ سُنو۔ سب دیوتا سندر روپ دھارن کر کے وہاں آ گئے۔ اُس سمے بھگوان رام نے جو چرتر کئے دھیان [illegible] سمے کے انوسار انہوں نے ہنومان جی کو کہا تم تب تک یہاں بھو رہو۔ جب تک سورج۔ چندرما اور شیشی ناگ رہیں۔ جو منش تمہاری سیوا کرے گا۔ اُس کے بڑے سے بڑے دکھ دور ہو جائیں گے۔

اُدھر دھرم راج نے برہما جی کے پاس جا کر کہا۔ اپنے لوک جانے کے لئے شری رام جی سرجو کے تٹ پر آ گئے ہیں۔ یہ سُن کر سب دیوتاؤں کے ساتھ برہما۔ شیوجی۔ سنکادی اور بہت سے رشی جو سنسار سے بہت پرے اور اناری ہیں وہاں آ گئے۔ کروڑوں رتھ اور انیک پرکار کے بمانوں سے آکاش ایسا لال ہو گیا جس کا ورنن نہیں ہو سکتا دیوتا لوگ آکاش میں جے جے کار کر کے اچھا کے انوسار دان پاتے تھے۔ دراستے میں آکاش کے رتھوں کی پرچھائیں ٹڈیوں کے سمان دکھائی دیتی تھی۔ اُس سمے جو منش سرجو ندی کے جل کو چھوتا تھا وہ سیدھا بیکنٹھ روپ پا لیتا تھا۔

جب شری رام جی بمان پر چڑھ کر اپنے پرم دھام بیکنٹھ کو جانے

لگے تو اُن کو دیکھ کر اندر بھی شرما گیا۔ آکاش میں پھولوں کی اپار ورشا
ہونے لگی۔ اندر پر برہما جی وید پاٹھ کرنے لگے۔

بھرت جی خوشی خوشی وید کا پاٹھ کرتے ہوئے بڑی شردھا سے
دیالو شری رام جی کے سوروپ میں لین ہو گئے۔ شترگھن بھی شردھا
سے سرجو کے جل کو چھو کر کل کے سمان شوبھا پاتے ہوئے شری رام جی
میں جا اُٹھے۔ بندر وغیرہ سب یودھا بھگوان رام کا ہردے میں دھیان
کرتے ہوئے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے۔ اور سگریو بار بار شری رام جی کے
چرنوں کا دھیان کرتے ہوئے سورج لوک کو چلے گئے۔

سوریہ ونش کے شرومنی شری رام جی دیوتاؤں کے ساتھ سرجو
ندی کے جل کے پاس آئے اور برہما وغیرہ دیوتاؤں کو بلا کر کہنے لگے
تم لوگ ایک ماس بھی سرجو کے تٹ پر رہنا۔ جو کوئی پرانی بھی میری
شرن میں آویں۔ اُن کو تم بمان سے دینا۔ تا کہ وہ موکش کو پراپت کر سکے
جو کوئی پریم سے سرجو ندی میں اشنان کریں گے وہ شردھا سے میرے
چرنوں میں پریم رکھتے ہوئے بھوساگر کو تر کر میرے دھام بیکنٹھ میں
پہنچ جائیں گے۔ اجودھیا پوری سے اُن منشوں کو جو سدا ہمارے
ساتھ رہتے تھے۔ بڑے آدر سے جلدی ہمارے پرم دھام کو لانا

ایسے کہہ کر بھگوان شری رام جی اس طرح انتردھیان ہو گئے
جیسے بجلی بادل میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہ دیکھ کر آکاش میں سب
دیوتا جے جے کار کرنے لگے۔ اور شری رام جی چراچر کو ساتھ لے کر
اپنے لوک کو چلے گئے۔

اس سارے پرسنگ کو مہادیو جی نے گریجا کو شری رام جی

جو گرڑ جی نے دھارن کیے پاربتی جی کو سنایا تھا اور کہا تھا ہے پاربتی کاک بھشنڈی پرشوں
کہا ہے ست سنگ کے سمان اور کوئی لابھ نہیں ہے یہ وید اور پرانوں
کا مت ہے ۔ کر دہ ست سنگ بھگوان کی کرپا کے بنا نہیں ملتا۔

اس طرح سب بات چیت سن کر گرڑ جی کے شریر میں پریم
کے کارن اور مانچ ہو گیا اور کاک بھشنڈی جی کو بھگوان شری رام
جی کا سیوک جان کر وہ بار بار ان کے چرنوں میں نمسکار کرنے
لگے ۔ انہوں نے بڑے پریم سے کاک بھشنڈی جی کے چرنوں میں
سر جھکایا اور اپنے ہردے میں شری رام جی کا دھیان کرتے
ہوئے بیکنٹھ دھام کو چلے گئے۔

لوکش کانڈ سماپت

اوم

شانتی شانتی شانتی